ISSN 2977-3555

روزنامہ

صحافت

برمنگھم

باخبر، با اثر حقیقتوں کا پیام بر

www.sahafat.in/uk

Birmingham Edition U.K.

بین الاقوامی امداد میں کٹوتیاں غزہ کے لاکھوں افراد کے لیے خطرے کی گھنٹی، سنگین طبی و انسانی نتائج سے انتباہ

ص:02

Published from Birmingham (U.K.), India-Delhi, Mumbai, Lucknow, Dehradun

Volume No.04, Issue No.78, Tuesday, 22 September 2026, 8 Pages

جلد نمبر (۴)، شمارہ نمبر (۷۸)، بروز منگل، ۲۲ ستمبر، ۲۰۲۶ء، ۹ ربیع الثانی، ۱۴۴۸ھ، ۸ صفحات

جنوبی لبنان میں قابض اسرائیل کا مسلسل انہدامی و فوجی شیطانی سلسلہ

بیروت: جنوبی لبنان پر قابض اسرائیلی جارحیت میں مزید شدت آ گئی، جہاں فضائی حملوں، توپ خانے کی بمباری اور بھاری مشین گنوں سے سرچ آپریشنز کے ساتھ ساتھ متعدد قصبوں میں گھروں اور تنصیبات کو بارود سے اڑانے کا گھناؤنا سلسلہ جاری ہے، جبکہ اس دوران بیروت اور تل ابیب کے درمیان مذاکراتی راستے کو درپیش میدانی اور سیاسی رکاوٹیں بھی بدستور برقرار ہیں۔ قومی خبر رساں ایجنسی کے مطابق قابض فوج نے بیروت اور تل ابیب کے مابین امریکہ کی سرپرستی میں طے پانے والے فریم ورک معاہدے کو حتمی شکل دینے کی سفارتی کوششوں کے ساتھ ساتھ جنوبی لبنان کے کئی سیکٹرز میں اپنی کارروائیوں میں شدید اضافہ کر دیا۔ قصبہ المنصوری میں قابض فوج نے فجر کے وقت قصبے کے اندر اور اس کے گردونواح میں متعدد رہائشی مکانات کو دھماکہ خیز مواد سے اڑا دیا، جبکہ ان دھماکوں کی آوازیں صیدا کے دیہات اور ساحل لبنان تک سنائی دیں۔ اسی طرح مجدل زون میں بھی مکانات اور گوداموں کو دھماکوں سے تباہ کرنے اور مسمار کرنے کے عمل ریکارڈ کیے گئے۔ اس کے ساتھ ساتھ قابض اسرائیلی جنگی طیاروں نے وادی زبقین پر فضائی حملے کیے، جبکہ المنصوری، مجدل زون اور ان سے متصل وادیوں کو شدید توپ خانے کی بمباری کا نشانہ بنایا گیا۔ قابض فوج نے علاقے میں جاری اس کشیدگی کے تسلسل کے طور پر جنوبی لبنان کے دو قصبوں دیر سریان اور المنصوری میں دو دھماکے بھی کیے۔ یہ فضائی حملے کفر تبنین کے گردونواح اور النبطیہ الفوقا کے اطراف میں واقع حرج علی الطاہر تک پھیل گئے، جبکہ قابض فوج نے صربین، حداثا، میس الجبل کے اطراف کے علاوہ وادی السلوقی اور وادی زبقین کی سمت میں بھاری مشین گنوں سے فائرنگ اور سرچ آپریشنز کیے۔

مسجد اقصیٰ پر یہودی وزیر کی یلغار

یہودی آبادکار گروہوں کی طرف سے پولیس کے تحفظ میں مسجد اقصیٰ کے مبارک صحنوں پر دھاوا

عالم اسلام اور عرب ممالک کی طرف سے شدید مذمت

مقبوضہ بیت المقدس: (ایجنسی) عرب ممالک اور عالم اسلام نے پیر کے روز قابض اسرائیلی حکومت کے وزیر قومی سلامتی ایتمار بن گویر اور یہودی آبادکاروں کے گروہوں کی طرف سے قابض پولیس کے تحفظ میں مسجد اقصیٰ کے مبارک صحنوں پر دھاوا بولنے کی شدید مذمت کی ہے، جبکہ اس دوران مسجد میں موجودہ تاریخی اور قانونی حیثیت پر ان دھاووں کے اثرات، اور نئے حقائق مسلط کرنے اور القدس کی شناخت کو تبدیل کرنے کی کوششوں سے خبردار کیا گیا۔ بنجمن نیتن یاہو کے وزیر ایتمار بن گویر نے مسجد اقصیٰ پر اپنے دھاوے کے دوران یہودی تہواروں کے مطابق مشرقی حصے میں تلمودی رسومات ادا کیں، جبکہ القدس گورنری نے اطلاع دی ہے کہ 796 یہودی آبادکاروں نے اتوار کی صبح مسجد کے صحنوں پر دھاوا بولا، اس کے علاوہ 80 دیگر افراد 'سیاحت' کے نام پر داخل ہوئے۔

مصر: جمہوریہ مصر نے قابض حکومت کے ایک عہدیدار اور یہودی آبادکاروں کے گروہوں کی طرف سے قابض پولیس کے تحفظ میں مسجد اقصیٰ پر دھاوا بولنے کی شدید ترین الفاظ میں مذمت کرتے ہوئے اسے اسلامی مقدسات کے تقدس کی پامالی اور دنیا بھر کے مسلمانوں کے جذبات کو مشتعل کرنے کا سوچا سمجھا اقدام قرار دیا ہے، جو مزید کشیدگی اور تصادم کا پیش خیمہ بن سکتا ہے۔ مصری وزارت خارجہ نے مسجد اقصیٰ میں موجودہ تاریخی اور قانونی حیثیت کی پابندی کرنے، القدس میں اسلامی اور عیسائی مقدسات پر ہاشمی سرپرستی کا احترام کرنے کی ضرورت پر زور دیا اور شہر کی عربی و اسلامی شناخت کو تبدیل کرنے یا اس کے مقدسات پر نئے حقائق مسلط کرنے کی کسی بھی کوشش کے خلاف خبردار کیا۔

سعودی عرب اور قطر: سعودی عرب کی مملکت نے مسجد اقصیٰ کے صحنوں پر دھاوا بولنے کی شدید مذمت کی اور قابض حکام کی طرف سے جاری کردہ اشتعال انگیز اور اکسانے والے اقدامات کو مسترد کر دیا۔ انہوں نے مسجد اقصیٰ میں موجودہ تاریخی اور قانونی حیثیت کا احترام کرنے کی ضرورت پر زور دیا۔ دوسری طرف قطر کے ملک نے خبردار کیا کہ ایتمار بن گویر اور یہودی آبادکاروں کی طرف سے مسجد الاقصیٰ پر دھاوا بولنا بین الاقوامی قانون اور بین الاقوامی انسانی قانون کی خلاف ورزی ہے، اور دنیا بھر کے لاکھوں مسلمانوں کے جذبات کو مشتعل کرنا ہے، اور فلسطینی عوام کے جائز حقوق اور سنہ 1967ء کی سرحدوں پر اس کی آزاد ریاست کے قیام جس کا دارالحکومت مشرقی مقبوضہ بیت المقدس ہے، کے لیے اپنے حمایت یافتہ مؤقف کی تصدیق کی۔

اردن: مملکت اردن نے مسجد اقصیٰ میں نئے حقائق مسلط کرنے یا اس کی تاریخی اور قانونی حیثیت کو نقصان پہنچانے کی کوششوں سے خبردار کیا، اور ان دھاووں کو مسترد کیا جو وزراء، عہدیداروں اور یہودی آبادکاروں کی طرف سے قابض پولیس کے تحفظ میں انجام دیے جاتے ہیں۔ اردن کی وزارت خارجہ کے ترجمان نے کہا کہ یہ اقدامات مسجد میں زمانی اور مکانی تقسیم کی کوششوں کے ذریعے اس میں نئے حقائق مسلط کرنے کا ہدف رکھتے ہیں، اور انہیں بین الاقوامی قانون اور بین الاقوامی انسانی قانون کی صریح خلاف ورزی قرار دیا۔ اردن نے اس بات کی بھی تصدیق کی کہ القدس اور اس کے مقدسات پر قابض فریق کی کوئی حاکمیت نہیں ہے، اردنی وزارت اوقاف کے ماتحت بیت المقدس اوقاف کی انتظامیہ اور مسجد اقصیٰ کے امور کا محکمہ ہی وہ فریق ہے جو مسجد کا انتظام چلانے اور اس میں داخلے کو منظم کرنے کا مجاز ہے۔

خلیج تعاون کونسل: خلیج تعاون کونسل کے ممالک نے ایتمار بن گویر اور یہودی آبادکاروں کی طرف سے مسجد اقصیٰ پر دھاوا بولنے کی مذمت کی، اور ان اقدامات کے نتائج سے خبردار کیا، اور اس بات کی تصدیق کی کہ یہ امن اور استحکام کے حصول کی کوششوں کو کمزور کرتے ہیں، اور عالمی برادری سے مطالبہ کیا کہ وہ اپنی ذمہ داریاں پوری کرے اور بار بار ہونے والی خلاف ورزیوں کے خلاف ایک فیصلہ کن مؤقف اختیار کرے۔

امریکہ کے ساتھ طویل جنگ کے لئے تیار

ایرانی پاسداران انقلاب کا اعلان، نئی صلاحیتیں استعمال کرنے کی دھمکی

تہران: (یواین آئی) اسلامی انقلابی گارڈ کور (آئی آر جی سی) نے اعلان کیا ہے کہ اس نے امریکہ کے ساتھ "طویل مدتی جنگ کے لیے خود کو تیار کر لیا ہے "اور اب وہ پہلے کے مقابلے میں زیادہ تیار ہے۔ آئی آر جی سی کے ترجمان حسین محبی نے پیر کو یہ بات کہی۔ ایران کی نیم سرکاری خبر رساں ایجنسی مہر نیوز کے مطابق، محبی نے امریکہ کی "تاریخی اور شرمناک شکست "کا ذکر کرتے ہوئے دعویٰ کیا کہ واشنگٹن کو کئی محاذوں پر اسٹریٹجک ناکامیوں کا سامنا کرنا پڑا ہے۔ ان میں آبنائے ہرمز کو دوبارہ کھولنے میں ناکامی، خطے میں امریکی فوجی اڈوں اور انٹیلی جنس مراکز کی کمزوریاں اور ایرانی صلاحیتوں کے مقابلے میں امریکی فوجی ٹیکنالوجی کی کارکردگی شامل ہے۔ محبی نے کہا، "امریکہ کوئی جنگ نہیں ہارا، امریکہ ایک نظام ہارا ہے۔ "انہوں نے دعویٰ کیا کہ امریکہ کو خطے میں اپنا اثر و رسوخ بھی کھونا پڑا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ایران اب خطے میں ایک نئے سکیورٹی نظام کی تشکیل میں کردار ادا کر رہا ہے۔ محبی نے کہا، "جنگ جاری ہے اور اسلامی انقلابی گارڈ کور نے خود کو طویل مدتی جنگ کے لیے تیار کر لیا ہے۔ ہم پہلے بھی تیار تھے اور اب طویل جنگ کے لیے پہلے سے بھی زیادہ تیار ہیں۔ "آئی آر جی سی نے خبردار کیا کہ امریکہ کی جانب سے مزید فوجی کارروائی تنازع کو نئے علاقوں تک پھیلا سکتی ہے۔ محبی نے کہا، "اگر ایران کے خلاف ایک اور جارحیت شروع کی گئی تو ہماری دفاعی اور جارحانہ حکمت عملی میں نمایاں تبدیلیاں آئیں گی ... ہم یقینی طور پر جنگ کا جغرافیہ تبدیل کر دیں گے۔ "انہوں نے مزید کہا، "ہم یقیناً نئی صلاحیتوں کے حامل نئے ہتھیار میدان میں

پورے ایران کو ہوا میں اڑا سکتا ہوں: ٹرمپ

واشنگٹن: (یو این آئی) فوکس ٹی وی چینل کے ٹرے ہنگسٹ سے بات کرتے

ہوئے امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے کہا کہ اگر ایران مطالبات قبول نہیں کرتا تو اس ملک کو "ہوا میں اڑانا "ضروری ہوگا یا نہیں، یہ وقت کا معاملہ ہے۔ ڈونلڈ ٹرمپ نے کہا کہ ایران کو مکمل طور پر ختم کر دینا،

قابض اسرائیل کے مغربی کنارے کو نگلنے اور اس پر قبضہ جمانے کا منصوبہ

غزہ: مقبوضہ مغربی کنارے کے شمالی شہر طولکرم کے گردونواح میں قابض اسرائیلی اقدامات کو مغربی کنارے میں جاری اس وسیع تر سیاق و سباق سے الگ کر کے نہیں دیکھا جا سکتا، جہاں اراضی کی جبری ضبطی، یہودی آباد کاری کی توسیع اور فلسطینیوں پر عائد کردہ پابندیاں ایسے ہتھکنڈوں کے ساتھ جڑی ہوئی ہیں جن کا مقصد مقام کی ماہیت کو تبدیل کرنا اور زمین پر نئے حقائق مسلط کرنا ہے۔

اسی پس منظر میں قابض اسرائیلی حکام کی جانب سے طولکرم شہر کے جنوب میں واقع ضاحیہ ارتاح میں وقف زمین پر بنے ہوئے مقام بنات یعقوب کو ایک آثار قدیمہ کا علاقہ قرار دینا اور اسے نام نہاد اسرائیلی محکمہ آثار قدیمہ کے دائرہ اختیار میں دینا فلسطینی اراضی پر قبضہ وسیع کرنے کے تسلسل میں ایک نئی کڑی کی حیثیت رکھتا ہے۔

آثار قدیمہ، زمین پر قبضے کا نیا دروازہ

فلسطینی وزارت اوقاف و امور دینیہ کے مطابق یہ اسرائیلی قدم ایک وقف زمین کو نشانہ بناتا ہے، جس پر وزارت نے اس اقدام کی شدید مذمت کرتے ہوئے خبردار کیا ہے کہ آثار قدیمہ کے زمرے کا استعمال یہودی آباد کاری کے غاصبانہ منصوبوں کو آگے بڑھانے کے لیے کیا جا سکتا ہے۔ وزارت نے بین الاقوامی اور انسانی حقوق کے اداروں سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ اوقافی اراضی اور املاک کے تحفظ کے لیے فوری مداخلت کریں۔ یہ اقدامات صرف مقام بنات یعقوب تک محدود نہیں رہے، بلکہ قابض فوج نے اسی روز طولکرم کے جنوب اور مشرق کے کئی علاقوں میں ایسے اشتہار آویزاں کیے جن میں اراضیاں ضبط کرنے اور انہیں آثار قدیمہ قرار دینے کا اعلان کیا گیا تھا، اور اس کے لیے ان علاقوں میں قدیم آثار کی موجودگی کا جھوٹا بہانہ بنایا گیا تھا۔ ان اقدامات کی زد میں ضاحیہ ارتاح میں واقع مقام بنات یعقوب کا تفریحی زون بھی آیا، جہاں قابض فوج نے دھاوا بول کر وہاں ایسے اشتہار لٹکا دیے جن میں اس پر قبضے اور اسے آثار قدیمہ قرار دینے کا اعلان کیا گیا تھا۔ اسی طرح طولکرم کے مشرق میں واقع 'ا[illegible] تابا کے عزب اُبو یاسین میں بھی ایسے ہی اشتہارات لگائے گئے، جن کے ذریعے آثار قدیمہ کی موجودگی کے بہانے اراضی کے وسیع رقبے پر قبضہ کرنے کا اعلان کیا گیا، جبکہ اس کے ساتھ ساتھ طولکرم کے جنوب میں واقع مناطق [illegible] فا اور الحفاصی کو بھی نشانہ بنایا گیا۔

ایسا منصوبہ جو طولکرم کی حدود سے بھی آگے تک پھیلا ہوا ہے

یہ تمام اقدامات ایسے وقت میں سامنے آئے ہیں جب مغربی کنارے کو یہودی آباد کاری، اراضی کی جبری ضبطی اور نئے رقبوں پر تسلط جمانے کی مسلسل اور شدید لہر کا سامنا ہے، اور یہ ایک ایسا سلسلہ ہے جو مختلف بہانوں اور زمروں کے تحت متعدد علاقوں اور مقامات کو اپنی لپیٹ میں لے رہا ہے۔ سنہ 2026ء کے دوران آثار قدیمہ اور ان کے گردونواح سے جڑے ہوئے کئی اسرائیلی اقدامات دیکھنے میں آئے، جن میں مقبوضہ بیت المقدس کے شمال میں واقع مقام النبی صموئیل کے گردونواح میں تقریباً 27 دونم اراضی کو ہتھیانے کے احکامات بھی شامل ہیں، جن کی زد میں ایک مسجد، آثار قدیمہ کا مقام، زرعی اراضیاں اور وہاں تک پہنچنے والے راستے بھی آئے، جبکہ اس کے علاوہ ہیرودیون کے مقام، زرعی اراضیوں اور اس سے متصل تنصیبات کو بھی ایک ایسے ہی غاصبانہ حکم کا نشانہ بنایا گیا۔

یہ اقدامات مغربی کنارے کے طول و عرض میں مسلسل انہی کارروائیوں، غاصبانہ قبضوں اور جبری نقل مکانی کے ساتھ ساتھ جاری ہیں، جو اس فلسطینی خدشے کو مزید تقویت دیتے ہیں کہ انتظامی اور قانونی ہتھکنڈوں کو زمین پر قبضہ جمانے اور یہودی آبادکاری کا دائرہ وسیع کرنے کے آلے کے طور پر استعمال کیا جا رہا ہے۔

طولکرم مسلسل اور تدریجی قبضے کے نشانے پر

مقام بنات یعقوب کے گردونواح میں رونما ہونے والی یہ نئی پیش رفت طولکرم گورنری میں پیش آنے والے دیگر اقدامات سے ہرگز الگ نہیں ہے، بالخصوص جب شہریوں کی نقل و حرکت اور اراضیوں تک رسائی پر پابندیاں مسلسل برقرار ہوں، اور ان کے ساتھ ساتھ ایسی عسکری اور غاصبانہ کارروائیاں جاری ہوں جو گورنری میں فلسطینیوں کا جینا دوبھر کر رہی ہیں۔ مقام بنات یعقوب اور اس کے گردونواح کو آثار قدیمہ قرار دینے کا یہ قدم محض اسی مقام تک محدود نہیں ہے، بلکہ یہ ایک ایسے تسلسل کا حصہ ہے جہاں زمین پر قبضہ جمانے کا عمل اس کے استعمال اور درجے کی تبدیلی کے ساتھ جڑا ہوا ہے، تاکہ اس کے بعد ایسے اقدامات کی راہ ہموار کی جا سکے جو اس کے اصل مالکان کو وہاں جانے سے روکیں اور زمین پر ایک نیا حقائق پر مبنی دور مسلط کریں۔

وہ اعداد و شمار جو تسلط اور جبری نقل مکانی کے پھیلاؤ کی عکاسی کرتے ہیں

اقوام متحدہ کے تازہ ترین اعداد و شمار اس غاصبانہ سلسلے کے اصل حجم کو بے نقاب کرتے ہیں؛ یکم جنوری سنہ 2023ء سے لے کر اگست سنہ 2026ء کے آخر تک مغربی کنارے کے 130 فلسطینی اجتماعات کو مکمل یا جزوی طور پر جبری نقل مکانی کا سامنا کرنا پڑا، جن میں 48 ایسے اجتماعات بھی شامل ہیں جن کے تمام باشندوں کو ان کے گھروں سے بے دخل کر دیا گیا، جبکہ اس دوران جبری نقل مکانی کا شکار ہونے والے فلسطینیوں کی تعداد 400,6 سے تجاوز کر گئی، جن میں 100,3 سے زائد بچے بھی شامل ہیں۔

غزہ میں خواتین اور بچوں کا مسلسل قتل نسل کشی کی جنگ میں شدت اور جنگ بندی کی نفی ہے: حماس

غزہ: اسلامی تحریک مزاحمت 'حماس' کے ترجمان حازم قاسم نے کہا ہے کہ قابض اسرائیلی فوج کی طرف سے غزہ کی پٹی میں روزانہ کی بنیاد پر خواتین اور بچوں کا قتل عام جاری رکھنا ایک سال قبل شرم الشیخ میں جنگ بندی کے معاہدے پر طے پانے والے معاہدے کے باوجود جاری نسل کشی کی جنگ میں مزید شدت لانے کے مترادف ہے۔ حازم قاسم نے اپنے ایک جاری کردہ بیان میں اس بات پر زور دیا کہ امن کونسل اور اس کے اداروں کی خاموشی اور قابض اسرائیل کو واضح طور پر اس فریق کے طور پر نامزد کرنے سے انکار جو جنگ بندی معاہدے کو سبوتاژ کرنے کی کوشش کر رہا ہے، سراسر ناقابل قبول ہے اور اسے مزید برداشت نہیں کیا جا سکتا۔ انہوں نے خبردار کیا کہ امن کونسل، نکولے ملادی نوف اور امریکی ثالث کی جانب سے قابض ریاست کے جرائم کو جواز فراہم کرنے کی کوششیں، اس کی خلاف ورزیوں سے نمٹتے وقت آئندہ اسرائیلی انتخابات کو مدنظر رکھنا، دراصل ان جرائم کے تسلسل کے لیے ڈھال فراہم کرنے اور جنگ بندی کے معاہدے کی جڑیں کاٹنے کے مترادف ہے۔ حماس کے ترجمان نے امن کونسل میں شامل عرب اور مسلمان ممالک کو دعوت دی کہ وہ کونسل کی جانب سے ان جرائم کو روکنے میں ناکامی کے تناظر میں، قابض ریاست کے جاری کردہ جرائم اور پے در پے خلاف ورزیوں کے خلاف ایک واضح اور عملی موقف اختیار کریں، بالخصوص جب فلسطینی فریق جنگ بندی کے معاہدے پر مکمل طور پر کاربند ہے۔ دوسری جانب میدانی صورتحال یہ ہے کہ قابض فوج اکتوبر سنہ 2025ء میں اعلان کردہ جنگ بندی اور عارضی امن معاہدے کی خلاف ورزیاں جاری رکھے ہوئے ہے، جنہیں آج 347 واں روز ہو چکا ہے، یہ خلاف ورزیاں پرسکون ماحول کی بحالی کے دوسرے مرحلے کے نفاذ کے حوالے سے جولائی سنہ 2026ء کے اواخر میں طے پانے والے سمجھوتوں کے بھی صریحاً خلاف ہیں۔ موصولہ اعداد و شمار کے مطابق ان خلاف ورزیوں کے نتیجے میں جنگ بندی کے نفاذ کے آغاز سے لے کر اب تک 394,1 فلسطینی شہید اور 839,4 دیگر زخمی ہو چکے ہیں۔ میدانی سطح پر آج قابض فوج نے غزہ پٹی کے مشرقی اور جنوبی حصوں میں اپنی توپ خانے کی بمباری اور ٹینکوں و عسکری گاڑیوں سے فائرنگ کا سلسلہ مزید تیز کر دیا، جبکہ جنگی طیاروں نے پٹی کے وسط میں واقع البریج کیمپ کے شمال مشرقی علاقوں میں رہائشی عمارتوں پر فضائی حملے کیے، جس کے نتیجے میں خواتین اور بچوں سمیت متعدد فلسطینی شہید اور زخمی ہو گئے۔

مقبوضہ بیت المقدس پر شدید محاصرہ 'یوم غفران' کی مناسبت سے قابض فوج کے اقدامات نے شہر کا دم گھٹ گیا

غزہ: قابض اسرائیلی فوج نے آج پیر کے روز مبینہ یہودی تہوار 'یوم غفران' کے موقع پر مقبوضہ بیت المقدس اور اس کے اطراف میں سخت محاصرہ اور نقل و حرکت پر وسیع پابندیاں عائد کر دی ہیں، جبکہ شہر بھر میں اداروں اور دکانوں کو بند کر کے سیکورٹی اقدامات مزید سخت کر دیے گئے ہیں۔ ان اقدامات میں القدس کی طرف جانے والی متعدد اہم سڑکوں، مرکزی گزرگاہوں اور راستوں کی بندش کے ساتھ ساتھ فلسطینیوں کی نقل و حرکت پر سخت پابندیاں بھی شامل ہیں، ایسے وقت میں جب قابض فوج نے شہر، پرانے شہر اور مبارک مسجد الاقصیٰ کے اطراف میں اپنی نفری میں اضافہ کر دیا ہے۔

وسیع پیمانے پر بندش اور شہری کی نقل و حرکت میں مفلوج

مقامی ذرائع نے اطلاع دی ہے کہ قابض فوج نے القدس میں مرکزی اور ذیلی سڑکیں بند کر دیں، اور متعدد مقامات پر فوجی ناکے اور گشتی چوکیاں اور کنکریٹ کے بلاکس نصب کر دیے، جس کے نتیجے میں باشندوں کی نقل و حرکت محدود ہو گئی اور بعض علاقے اپنے گردونواح سے کٹ گئے۔ قابض حکام نے 'یوم غفران' کی تقریبات کے ساتھ کیے جانے والے اقدامات کے دائرے میں اداروں اور دکانوں کو بند کر دیا، شہر میں ٹرانسپورٹ اور کام کی نقل و حرکت کو محدود کر دیا۔ قابض فوج نے القدس اور مغربی کنارے کے درمیان متعدد راستوں اور چوکیوں کو بھی بند کر دیا، جس سے فلسطینیوں کی نقل و حرکت میں رکاوٹ پیدا ہوئی اور بعض القدس کے باشندوں کو شہر میں واپس آنے سے روک دیا گیا۔

ان اقدامات کے ساتھ ہی آج پیر کی صبح کے اوقات سے مراکشی گیٹ کی سمت سے قابض فوج کے سخت تحفظ میں 458 یہودی آبادکاروں نے مسجد اقصیٰ کے مبارک صحنوں

پر دھاوا بول دیا۔ القدس گورنری نے کہا کہ قابض فوج مبینہ 'یوم غفران' کے دوسرے دن مسجد اقصیٰ کے صحنوں میں پیش آنے والے واقعات پر وسیع پیمانے پر میڈیا بلیک آؤٹ مسلط کر رہی ہے۔ اس سے قبل اتوار کے روز سینکڑوں یہودی آبادکاروں نے جن کی قیادت قابض اسرائیلی وزیر قومی سلامتی ایتمار بن گویر کر رہا، سخت سیکورٹی حصار میں مسجد اقصیٰ پر دھاوا بولا تھا، جبکہ بن گویر نے مسجد کے مشرقی حصے میں تلمودی رسومات ادا کیں۔

پرانے شہر کے اطراف میں مسلسل سختیاں

یہ اقدامات پرانے شہر اور مسجد اقصیٰ کے اطراف میں مسلسل سخت سیکورٹی کے سلسلے میں سامنے آئے ہیں، کیونکہ قابض فوج پہلے ہی شہر کے اطراف میں ناکے اور لوہے کی باڑیں نصب کر چکی ہے، فلسطینیوں کے شناختی کارڈ کی جانچ پڑتال کی ہے، ان میں سے کئی کو مسجد تک پہنچنے سے روک دیا ہے۔ یہ پابندیاں بیت المقدس کے قصبوں میں سے کئی کے داخلی راستوں کی بندش کے ساتھ جاری ہیں موافق رہیں؛ کیونکہ قابض فوج نے القدس کے جنوب میں واقع قصبے ام طوبا کے داخلی راستوں کو کنکریٹ کے بلاکس اور باڑوں سے بند کر دیا، جس کے نتیجے میں مکینوں کی نقل و حرکت محدود ہو گئی اور قصبہ جزوی طور پر اپنے گردونواح سے کٹ گیا۔

ہمیں فوری طور پر دو لاکھ خیموں اور تین لاکھ ترپالوں کی ضرورت: وزارت ترقی غزہ

غزہ: غزہ میں وزارتِ سماجی ترقی نے خیموں اور پناہ گاہوں کے ایک بڑے تناسب کے بوسیدہ ہونے اور پناہ کے لوازمات کی شدید قلت کے تسلسل کے پیش نظر پناہ گزینوں کے پناہ کے بحران کے شدت اختیار کرنے سے خبردار کیا ہے، اور فوری طور پر دو لاکھ نئے خیموں اور موسمی حالات کے خلاف مزاحمت کرنے والے تین لاکھ پلاسٹک کے ترپالوں کو داخل کرنے کا مطالبہ کیا ہے۔

وزارت نے پیر کے روز ایک پریس بیان میں کہا ہے کہ 12 لاکھ سے 15 لاکھ کے درمیان پناہ گزین اس وقت کھلے اور گھنے آباد پناہ گاہوں کے کیمپوں میں رہ رہے ہیں جو زندگی کے بنیادی لوازمات سے محروم ہیں، اور یہ اندازے اس نے امتی اداروں کے اعداد و شمار اور رپورٹس کی بنیاد پر لگائے ہیں۔

وزارت نے اشارہ کیا کہ موجودہ خیموں اور پناہ گاہوں میں سے 70 فیصد سے 80 فیصد کے درمیان استعمال کی طویل مدت اور مسلسل موسمی عوامل سے متاثر ہونے کے نتیجے میں تباہ اور بوسیدہ ہو چکے ہیں، جو کہ پناہ گزین خاندانوں کی ضروریات کو مزید سنگین بناتا ہے اور بارش، ہوا اور موسم کے تغیرات سے پناہ حاصل کرنے کی ان کی صلاحیت کو کمزور کرتا ہے۔

وزارت صحت نے اس بات پر زور دیا کہ پناہ کے بحران کا فوری جواب دینے کے لیے تقریباً پانچ لاکھ ہنگامی پناہ کے ٹکڑے فراہم کرنے کی ضرورت ہے، جو کہ خیموں اور پناہ گاہوں کے کیمپوں میں رہنے والے خاندانوں کے لیے کم از کم تحفظ کو یقینی بنانے کے لیے دو لاکھ خیموں اور تین لاکھ ترپالوں کے درمیان تقسیم کیے گئے ہیں۔

وزارت نے عالمی برادری، امتی اداروں اور انسانی حقوق کی تنظیموں سے مطالبہ کیا کہ وہ پناہ کے لوازمات کی آمد کو تیز کرنے اور امدادی کھیپوں کے داخلے میں رکاوٹ بننے والی پابندیوں کو ہٹانے کے لیے حرکت میں آئیں، اور خبردار کیا کہ تاخیر کا تسلسل لاکھوں خاندانوں کو درپیش خطرات میں مزید اضافہ کرے گا۔

وزارت کی یہ تنبیہات رہائشی بحران کے پھیلاؤ کے حوالے سے جدید امتی تخمینوں کے ساتھ مطابقت رکھتی ہیں، اقوام متحدہ کے دفتر برائے انسانی امور کے رابطہ دفتر (اوچا) نے پناہ کے سیکٹر کے جائزوں کی بنیاد پر یہ اطلاع دی ہے کہ تقریباً 19 لاکھ 80 ہزار افراد یعنی غزہ کی آبادی کا 94 فیصد حصہ پناہ اور غیر خوراکی مواد کے شعبے میں امداد کا محتاج ہے۔

آبادی کا 58 فیصد حصہ نازک یا تباہ کن قرار دی گئی ضروریات کا سامنا کر رہا ہے، جبکہ 84 فیصد خاندان رہائش کے حالات ں شدید پابندیوں کا شکار ہیں، جن میں موسمی حالات سے ناکافی تحفظ بھی شامل ہے۔

پٹی میں 632,178 رہائشی اکائیوں کے جدید امتی جائزوں نے ظاہر کیا کہ 941,107 اکائیوں یعنی تقریباً 60 فیصد کو یا تو تباہ کر دیا گیا ہے یا شدید نقصان پہنچایا گیا ہے یا وہ رہنے کے قابل نہیں رہی ہیں، جبکہ سال کے آغاز سے لے کر اگست تک شراکت داروں کی طرف سے نافذ کی جانے والی بنیادی مرمت کی کارروائیاں 627 اکائیوں سے تجاوز نہیں کر سکیں۔ پناہ کا بحران اس وقت دوگنا خطرناک ہو جاتا ہے جب خاندان متبادل کی عدم دستیابی کی وجہ سے نقصان زدہ عمارتوں میں رہنے پر مجبور ہوتے ہیں، ستمبر کے دوران شہر غزہ میں ایک نقصان زدہ عمارت کے گرنے کے واقعے نے ان خطرات پر ایک بار پھر روشنی ڈالی ہے۔ ناروے کے پناہ گزین کونسل نے کہا کہ محفوظ تر رہائش کے اختیارات کے فقدان کی وجہ سے غیر محفوظ قرار دی جانے والی سینکڑوں عمارتیں اب بھی آباد ہیں، اور پناہ کے بعض مواد کے داخلے کے راستے میں جاری رکاوٹوں کی طرف اشارہ کیا۔ یہ حقائق دو لاکھ خیموں اور تین لاکھ ترپالوں کی فراہمی کے مطالبے کو ایک وسیع تر بحران کے اندر رکھتے ہیں جو اب پناہ گزینوں کے لیے عارضی پناہ گاہ کو یقینی بنانے تک محدود نہیں رہا، بلکہ یہ اصل میں موجود پناہ گاہوں کے زوال، رہائشی اکائیوں کی بڑی تعداد کے ناقابلِ استعمال ہونے، اور وقت کے ساتھ تباہ ہونے والے خیموں اور مواد کی تلافی کرنے کی انسانی اداروں کی محدود صلاحیت تک پھیل چکا ہے۔

ہند-نیوزی لینڈ ایف ٹی اے کا نفاذ 20 اکتوبر سے: گوئل

نئی دہلی: (یواین آئی) تجارت و صنعت کے وزیر پیوش گوئل نے پیر کو اعلان کیا کہ نیوزی لینڈ کے ساتھ ہندوستان کا آزاد تجارتی معاہدہ (ایف ٹی اے) 20 اکتوبر سے نافذ العمل ہو جائے گا۔ مسٹر گوئل نے وزارت تجارت و صنعت میں منعقدہ ایک پریس کانفرنس میں یہ اعلان کرتے ہوئے کہا کہ یہ معاہدہ "بھارت اور نیوزی لینڈ دونوں کے مفاد میں ہے۔ "اس معاہدے پر رواں سال 27 اپریل کو دستخط کیے گئے تھے اور نیوزی لینڈ کی پارلیمنٹ نے گزشتہ ہفتے اسے منظوری دے دی۔ انہوں نے کہا کہ معاہدے کو نافذ کرنے سے متعلق تمام کارروائیاں مکمل کر لی گئی ہیں۔ انہوں نے بھارت کی صنعت اور کاروباری برادری سے اپیل کی کہ وہ ایسے معاہدوں سے بھرپور فائدہ اٹھائیں۔ اس معاہدے کے تحت بھارت کی 100 فیصد برآمدات کو نیوزی لینڈ میں ڈیوٹی فری داخلے کی سہولت حاصل ہوگی، جبکہ بھارت نے ڈیری مصنوعات اور گھریلو کسانوں کے مفاد کے پیش

نظر مکئی، پیاز، چنا، دالوں، چینی اور شہد سمیت کئی حساس زرعی مصنوعات پر نیوزی لینڈ کو کوئی رعایت نہیں دی ہے۔ وزیر تجارت نے کہا کہ اس معاہدے کو دونوں ملکوں میں وسیع حمایت حاصل ہے۔ نیوزی لینڈ کی پارلیمنٹ میں حکمراں جماعت اور اپوزیشن، دونوں جانب کے 93 ارکان نے اس معاہدے کی حمایت کی، جبکہ صرف 29 ارکان نے اس کی مخالفت کی۔ انہوں نے کہا کہ بھارت میں اب تک کسی بھی متعلقہ فریق نے اس معاہدے کے خلاف کوئی اعتراض ظاہر نہیں کیا ہے۔ مسٹر گوئل نے کہا کہ "اس معاہدے سے نیوزی لینڈ کی منڈی میں ان ممالک کی مصنوعات کے مقابلے میں ہماری مشکلات دور ہوں گی، جن کے ساتھ نیوزی لینڈ کا

روزنامہ صحافت برمنگھم
DAILY SAHAFAT Birmingham
۹ ربیع الثانی ۱۴۴۸ھ
22-09-2026
U.K.
عالمی صحافت
www.sahafat.in

مکسڈ مارشل آرٹس ورلڈ کپ میں پاکستان کی منیشا علی نے طلائی تمغہ جیت لیا

انگولا: انٹرنیشنل مکسڈ مارشل آرٹس فیڈریشن (آئی ایم ایم اے ایف) کے مطابق پاکستان کی منیشا علی نے اتوار کے روز انگولا میں منعقدہ مکسڈ مارشل آرٹس ورلڈ کپ میں انگولا کی لیونیلا ازابیل بلایئے کو شکست دے کر طلائی تمغہ اپنے نام کیا۔ پاکستان کے شمالی خطے گلگت بلتستان سے تعلق رکھنے والی منیشا علی نے بلایئے کے آخری حملے کے جواب میں اسٹینڈنگ گیلوٹین ※ کا داؤ کامیابی سے لگایا جب دوسرے راؤنڈ کے اختتام میں صرف 15 سیکنڈز باقی تھے۔ (اس داؤ میں مخالف کھلاڑی کو گلے سے پکڑ کر رکھا جاتا ہے)۔ آئی ایم ایم اے ایف ورلڈ کپ مکسڈ مارشل آرٹس کا ایک بین الاقوامی امیچور (غیر پیشہ ورانہ) مقابلہ ہے جس میں تمام دنیا کی 15 بہترین ٹیموں نے حصہ لیا۔ آئی ایم ایم اے ایف نے ایکس پر لکھا، "منیشا علی نے دوسرے راؤنڈ میں گیلوٹین کے ذریعے طلائی تمغہ جیت لیا!" منیشا علی کی یہ کامیابی ایسے وقت میں سامنے آئی ہے جب پاکستان میں خواتین فائٹرز کی مقبولیت اور شناخت میں اضافہ ہو رہا ہے۔ لاہور میں واقع بریو جم ※ جہاں وہ تربیت حاصل کرتی ہیں، نے اس پاکستانی فائٹر کو پورے ملک کی نوجوان لڑکیوں کے لیے ایک "مثال" قرار دیا۔ انسٹاگرام پر جاری بیان میں کہا گیا، "انہوں نے دنیا کے ایک مشکل ترین کھیل کا انتخاب کیا اور بریو جم ※ میں ایک سال سے بھی کم عرصے کی تربیت کے بعد آئی ایم ایم اے ایف کی طلائی تمغہ یافتہ کھلاڑی بن گئیں۔" نیز کہا، "وہ پورے پاکستان کی نوجوان لڑکیوں کے لیے ایک قابلِ تقلید اور اس بات کی شاندار مثال ہیں کہ مناسب ماحول، عزم اور رہنمائی سے کیا کچھ بنایا جاسکتا ہے۔"

بین الاقوامی امداد میں کٹوتیاں غزہ کے لاکھوں افراد کے لیے خطرے کی گھنٹی، سنگین طبی وانسانی نتائج سے انتباہ

غزہ کی پٹی میں سرکاری میڈیا آفس نے خبردار کیا ہے کہ بین الاقوامی امدادی پروگراموں میں کٹوتیاں انسانی بحران کے مزید سنگین ہونے کا پیش خیمہ ہیں، بالخصوص جب اس کے نتیجے میں لاکھوں افراد خوراک سے محروم ہو رہے ہیں، طبی امداد میں گراوٹ آ رہی ہے اور ہسپتالوں کو چلانے کے لیے درکار ایندھن کی فراہمی متاثر ہو رہی ہے۔

سرکاری میڈیا آفس کے ڈائریکٹر جنرل اسماعیل الثوابتہ نے اپنے ایک اخلاقی بیان میں واضح کیا کہ فنڈز کی کمی کی وجہ سے عالمی پروگرام برائے خوراک (ورلڈ فوڈ پروگرام) کی طرف سے امداد میں کمی کیے جانے سے تقریباً 4 لاکھ فلسطینی بنیادی امداد سے محروم ہو جائیں گے۔ الثوابتہ نے اس بات کی نشاندہی کی کہ غزہ پٹی میں اس پروگرام کی امداد سے مستفید ہونے والوں کی تعداد 15 لاکھ سے گھٹ کر 11 لاکھ افراد تک پہنچ گئی ہے، جبکہ اس کے ساتھ ساتھ روزانہ کی بنیاد پر ملنے والے گرم کھانوں کی تعداد 2 لاکھ 50 ہزار سے کم ہو کر 1 لاکھ 50 ہزار کھانے رہ گئی ہے۔

گذشتہ جولائی سے عالمی پروگرام برائے خوراک نے تقریباً 75 ہزار افراد کے لیے نقد امداد میں 25 فیصد تک کمی کرنا شروع کر دی تھی، اور اس کے ساتھ ساتھ تقریباً 2 لاکھ 20 ہزار خاندانوں کو فراہم کیے جانے والے غذائی کوٹے کو بھی نصف کر دیا گیا تھا۔

کٹوتیاں مغربی کنارے تک پھیل گئیں، جہاں امدادی کوریج میں 50 فیصد کمی کی گئی ہے، جس کے نتیجے میں مستفید ہونے والوں کی تعداد 4 لاکھ سے گھٹ کر 2 لاکھ افراد تک رہ گئی ہے۔ صحت کے شعبے کے حوالے سے الثوابتہ نے عالمی ادارہ صحت کی طرف سے اپنی خدمات میں کمی کرنے اور ہسپتالوں کو ایندھن کی فراہمی میں کٹوتیاں کرنے کی سنگین نوعیت سے خبردار کیا، اور متنبہ کیا کہ ایندھن کی کمی اہم طبی خدمات کی معطلی کا سبب بن سکتی ہے اور ہزاروں مریضوں اور زخمیوں کی زندگیوں کو خطرے میں ڈال سکتی ہے۔

ان خطرات میں انتہائی نگہداشت کے وارڈز (آئی سی یو)، بچوں کے انکیوبیٹرز اور ڈائیلاسز کے شعبے شامل ہیں، جو بجلی کے جاری بحران کے سائے میں جنریٹرز چلانے کے لیے ایندھن پر انحصار کرتے ہیں۔ عالمی پروگرام برائے خوراک کے اعداد و شمار کے مطابق غزہ پٹی اور مغربی کنارے میں امدادی کارروائیوں کو 420 ملین ڈالر سے زائد کے مالیاتی خسارے کا سامنا ہے، جو سال کے آخر تک کم از کم سطح پر بھی آپریشنز جاری رکھنے کی صلاحیت کو شدید خطرے سے دوچار کر رہا ہے۔ الثوابتہ نے بین الاقوامی فنڈنگ میں کمی کو غزہ پٹی کے سیاسی اور میدانی حقائق کے ساتھ جوڑتے ہوئے خبردار کیا ہے کہ امداد، خوراک اور ادویات کو فلسطینیوں پر دباؤ ڈالنے کے آلے کے طور پر استعمال کیا جا رہا ہے۔ سرکاری میڈیا آفس نے قابض اسرائیل پر الزام عائد کیا کہ وہ گزرگاہوں کو بند کرنے، امداد، ایندھن اور پناہ کے سامان کے داخلے میں رکاوٹیں کھڑی کرنے، اور خوراک کی تقسیم کے مراکز کو نشانہ بنانے کے ذریعے بھوک کی انجینئرنگ کی پالیسی پر عمل پیرا ہے۔ دفتر کے مطابق عالمی پروگرام برائے خوراک، انروا اور عالمی ادارہ صحت جیسی تنظیموں کی فنڈنگ میں گراوٹ محض مالیاتی بحران سے بالاتر ہے، بلکہ یہ فلسطینیوں پر ایک سیاسی دباؤ کی عکاسی کرتی ہے۔ مقامی ادارے خبردار کرتے ہیں کہ امداد میں مسلسل کٹوتیاں غذائی عدم تحفظ کے دائرے کو وسیع کرنے، بیماریوں اور غذائی قلت سے جواتے اموات میں اضافے، اور امدادی اداروں کے کام کی معطلی کا باعث بن سکتی ہیں، ایسے وقت میں جب بڑھتی ہوئی ضروریات کا مقابلہ کرنے کے لیے انسانی نظام کی استطاعت مسلسل کم ہو رہی ہے۔

امریکہ: سی این این سے اظہار یکجہتی... چار بڑے نیٹ ورکس نے ٹرمپ کی خبروں کی کوریج روک دی

غزہ: چار بڑے امریکی نیٹ ورکس جو صدر ڈونلڈ ٹرمپ کی سرگرمیوں کی مشترکہ صحافتی کوریج کرنے والے گروپ کا حصہ ہیں، انھوں نے آج پیر کے روز اس کوریج کو روکنے کا فیصلہ کر لیا۔ یہ فیصلہ امریکی صدر کی جانب سے وائٹ ہاؤس سے سی این این کو خارج کیے جانے کے خلاف اس کے ساتھ اظہار یکجہتی کے طور پر کیا گیا ہے۔

فوکس نیٹ ورک کے نمائندے اور اس گروپ کے کوآرڈینیٹر برائن بوئٹن نے کہا "آج سے ٹیلی ویژن کوریج کا مشترکہ گروپ صدر کی شرکت والی ان تقریبات کی کوریج نہیں کرے گا جو عموماً مشترکہ کوریج کے دائرے میں آتی ہیں"۔ واضح رہے کہ فوکس نیٹ ورک چوبیس گھنٹے امریکی صدر کی سرگرمیوں کی عکس بندی کرنے اور ریکارڈ کی گئی فوٹیج دیگر ذرائع ابلاغ کو فراہم کرنے کی ذمہ داری ادا کرتا ہے۔ ان چار نیٹ ورکس میں سی بی ایس، اے بی سی، این بی سی اور فوکس شامل ہیں۔

یہ پیش رفت ایسے وقت سامنے آئی جب میڈیا اداروں ایم ایس ناؤ، سی این این اور پولیٹیکو نے آج ہی اعلان کیا کہ وہ اپنے آئینی حقوق کے تحفظ کے لیے ٹرمپ انتظامیہ کے خلاف مقدمہ دائر کریں گے۔ یہ اعلان امریکی صدر کی جانب سے ان اداروں کو وائٹ ہاؤس میں داخل ہونے سے روکنے کے فیصلے کے بعد کیا گیا۔

تینوں اداروں نے حکومت کو مطلع کیا ہے کہ وہ ضلع کولمبیا کی ضلعی عدالت میں مقدمہ دائر کریں گے اور اس امکان کی طرف اشارہ کیا ہے کہ اس ہفتے ہی فوری سماعتیں منعقد کی جاسکتی ہیں۔ تینوں اداروں نے ایک مشترکہ بیان میں لکھا "کسی پیشگی اطلاع یا قانونی کارروائی کے بغیر وائٹ ہاؤس نے ہمارے صحافیوں کے کام کرنے کے اجازت نامے منسوخ کر دیے، کیونکہ اسے ہماری خبروں کی کوریج پر اعتراض تھا۔ اگر اس معاملے کا سدباب نہ کیا گیا تو یہ آزادیٔ صحافت اور عوام کے اس حق کے لیے خطرہ بن جائے گا کہ انہیں حکومتی مداخلت سے پاک آزاد صحافت میسر ہو۔" انہوں نے مزید کہا کہ مقدمے کا مقصد "پہلی آئینی ترمیم کے تحت اپنے حقوق کا تحفظ اور اس اصول کا دفاع کرنا ہے کہ حکومت کو یہ طے کرنے کا حق حاصل نہیں کہ صحافت کیا رپورٹ یا شائع کرے۔" ادھر مقدمہ دائر کیے جانے کے اعلان کے بعد ٹرمپ نے پابندی کا دفاع کرتے ہوئے ذرائع ابلاغ کو سلامتی کے لیے خطرہ قرار دیا۔ انہوں نے اپنے سوشل میڈیا پلیٹ فارم ٹروتھ سوشل پر ایک پوسٹ میں کہا "وائٹ ہاؤس آزاد صحافت پر تنقید نہیں کر رہا، جسے وہ قدر کی نگاہ سے دیکھتا ہے، بلکہ جعلی خبروں پر نکتہ چینی کر رہا ہے"۔ انہوں نے مزید کہا "یہ بدعنوان، جانبدار اور مکمل طور پر بے قابو ہے... یہ ہماری قومی سلامتی کے لیے خطرہ ہے اور اسے ابھی روکنا ضروری ہے!" موجودہ امریکی صدر کے تعلقات ذرائع ابلاغ کے ساتھ طویل عرصے سے کشیدہ رہے ہیں۔ وہ متعدد مواقع پر وائٹ ہاؤس یا اپنے صدارتی طیارے میں موجود خواتین اور مرد صحافیوں کو توہین آمیز الفاظ کہہ چکے اور انہیں سرزنش کا نشانہ بنا چکے ہیں۔

ٹرمپ نے متعدد میڈیا نیٹ ورکس اور اخبارات پر بھی اپنے بارے میں حقائق کو مسخ کرنے اور جھوٹی خبریں شائع کرنے کا الزام عائد کیا ہے۔ اس کے علاوہ خبر رساں ادارے ایسوسی ایٹڈ پریس نے گذشتہ سال روئٹرز کے ساتھ مل کر الگ مقدمہ دائر کیا تھا، جب دونوں اداروں کو صدر کی روزمرہ نقل و حرکت کی کوریج کرنے والے صحافیوں کے گروپ میں شامل ہونے سے روک دیا گیا تھا۔

ٹرمپ کا روس اور یوکرین کی جنگ ختم کرنے پر زور، اسے ایک احمقانہ جنگ قرار دیا

واشنگٹن: امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے ایک بار پھر یوکرین روس جنگ کو فوری طور پر ختم کرنے پر زور دیتے ہوئے اسے ایک احمقانہ جنگ قرار دیا ہے۔ امریکی صدر نے یہ بات نیویارک میں اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کے اجلاس کے موقع پر اپنے یوکرینی ہم منصب ولودی میر زیلنسکی کے ساتھ ملاقات سے ایک دن پہلے کہی۔ ٹرمپ نے آج بروز پیر اپنے پلیٹ فارم "ٹروتھ سوشل" پر ایک پوسٹ میں کہا کہ روس نے اپنی بڑی تعداد میں ڈیزل تیار کرنے والی ریفائنریز پر دھماکوں کے نتیجے میں اپنے ڈیزل فیول سیکٹر کا کنٹرول کھو دیا ہے، جو اب کم از کم عارضی طور پر خدمت سے باہر ہیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ یوکرین کے ساتھ اس لایعنی اور نہ ختم ہونے والی جنگ کو فوری طور پر ختم کیا جانا چاہیے۔

اس سے قبل کریملن کے ترجمان دمتری پیسکوف نے تصدیق کی تھی کہ ان کا ملک یوکرین کے بارے میں سہ فریقی مذاکرات کی بحالی اور پُرامن ذرائع سے اپنے مقاصد حاصل کرنے کے لیے ایک اور کوشش کرنے کی امید رکھتا ہے۔ تاہم انہوں نے اشارہ کیا کہ فی الحال سہ فریقی مذاکرات (روس، امریکہ اور یوکرین) کی بحالی کے حوالے سے کوئی پیش رفت نہیں ہوئی۔ پیسکوف نے یہ بھی مانا کہ روسی تیل اور گیس کی برآمدات پر پابندیوں سے متعلق امریکی قانون، جسے پریس نے "جہنمی پابندیوں" کا نام دیا ہے، دوطرفہ تعلقات کو بحال کرنے یا یوکرینی تنازع کے حل کی طرف پیش رفت کرنے میں معاون ثابت نہیں ہوتا۔ انہوں نے ایک پریس بریفنگ کے دوران کہا کہ یہ معاملہ ہمارے تعلقات کو زندہ کرنے میں مدد نہیں کرتا اور یوکرینی تصفیے تک پہنچنے کے راستے میں زیادہ کامیاب پیش رفت حاصل کرنے میں مدد کرنے کا امکان نہیں ہے۔

امریکہ کے صدر نے چند دن پہلے لنڈسے گراہم روس اور ایران پابندیوں کا قانون 2026" دستخط کر کے نافذ کیا تھا۔ انھوں نے اپنی دوسری مدت صدارت میں پہلی بار ماسکو پر عائد پابندیوں، ٹیرف اور قانونی پابندیوں کو وسعت دی، تاکہ روس پر دباؤ بڑھایا جاسکے اور اسے یوکرین کے خلاف 4 سال سے جاری جنگ ختم کرنے پر مجبور کیا جاسکے۔

یہ توقع کی جا رہی ہے کہ ٹرمپ کل نیویارک میں یوکرینی صدر سے ملاقات کریں گے، تاکہ جنگ کے مسئلے اور روسی فریق کے ساتھ مذاکرات کی میز پر واپس آنے کے امکان پر تبادلہ خیال کیا جاسکے۔

سکیورٹی فورسز کی کے پی اور پاک افغان سرحدی علاقے فتنۃ الخوارج کیخلاف کارروائیاں، 37 دہشت گرد ہلاک

اسلام آباد: سکیورٹی فورسز نے خیبر پختونخوا کے مختلف اضلاع اور پاک افغان سرحدی علاقے میں بھارتی پراکسی فتنۃ الخوارج کے خلاف کارروائیاں کرتے ہوئے 37 دہشتگردوں کو ہلاک کر دیا۔ وزارت اطلاعات کے مطابق خیبر پختونخوا میں حالیہ دہشتگرد حملوں کے بعد منظم اور جامع انٹیلی جنس بیسڈ کارروائیاں کی گئیں جس دوران سکیورٹی فورسز نے کوہاٹ، ہنگو اور ٹل کے علاقوں میں کارروائیاں کیں۔

وزارت اطلاعات نے بتایا کہ حملوں کی ذمہ دار دہشتگرد تنظیموں کے ٹھکانوں اور محفوظ پناہ گاہوں پر فضائی کارروائیاں کی گئیں، 20 ستمبر کو کوہاٹ اور ہنگو میں دہشتگردوں کے خلاف انٹیلی جنس بیسڈ کارروائیاں کی گئی جس میں بھارتی پراکسی فتنۃ الخوارج کے 9 دہشتگردوں کو ہلاک کیا گیا اور متعدد زخمی ہوئے۔

وزارت اطلاعات کا کہنا ہے کہ پاک افغان سرحدی علاقے میں فتنۃ الخوارج اور دہشتگردوں کے کیمپوں اور ٹھکانوں کو بھی نشانہ بنایا گیا، کارروائی میں 3 اہداف کو کامیابی سے تباہ کیا گیا، تباہ کیے گئے اہداف میں خودکش بمباروں کی تربیت کا مرکز بھی شامل تھا۔ وزارت اطلاعات ونشریات کے مطابق کارروائی میں متعدد خودکش بمباروں سمیت 28 دہشتگرد ہلاک ہوئے جب کہ ان کے مراکز اور ٹھکانوں میں موجود بڑی مقدار میں ذخیرہ اسلحہ و گولہ بارود بھی تباہ کر دیا گیا۔

وزارت اطلاعات کا کہنا ہے کہ پاکستان نے ہمیشہ خطے میں امن و استحکام برقرار رکھنے کی کوشش کی ہے، شہریوں کی سلامتی اور تحفظ ہماری اولین ترجیح ہے، یہ انتہائی تشویش کا باعث ہے کہ افغانستان بدستور دہشتگردی کا مرکز بنا ہوا ہے، پاکستان کو لاحق دہشتگردی کا خطرہ افغانستان سے پیدا ہو رہا ہے، اسی تناظر میں دہشتگردوں کے مراکز کو درستگی کے ساتھ نشانہ بنایا گیا۔ وزارت اطلاعات کے مطابق کارروائیوں کے دوران زیادہ سے زیادہ احتیاطی تدابیر اختیار کیں، یقینی بنایا گیا کہ کسی قسم کا ضمنی نقصان نہ ہو، انسدادِ دہشتگردی مہم 'غضب الحق' پوری رفتار سے جاری رہے گی، مہم جاری ہے تاکہ ملک سے غیرملکی سرپرستی اور معاونت سے ہونے والی دہشتگردی کا مکمل خاتمہ کیا جاسکے۔

امریکی وزیرِ خزانہ: 23 ستمبر کو ایرانی ایئر لائنز بند کر دی جائیں گی

شعبہ ہوابازی میں ایران کو سہولت فراہم کرنے والے ممالک بھی زیرِ عتاب آئیں گے

واشنگٹن: امریکی وزیرِ خزانہ سکاٹ بیسنٹ نے پیر کے روز خبردار کیا ہے کہ امریکی پابندیوں کے بوجھ تلے ایرانی ایئر لائنز کو دو دن کے اندر عالمی سطح پر کام کرنے میں مشکلات کا سامنا ہوگا جیسا کہ ٹرمپ انتظامیہ تہران پر دباؤ برقرار رکھنے کی کوشش کر رہی ہے۔ بیسنٹ نے سی این بی سی کو ایک انٹرویو میں کہا، 23 ستمبر کو "تمام دنیا میں تمام ایرانی ایئر لائنز بند کر دی جائیں گی۔" نیز کہا، "اگر وہ (کسی ملک میں) اترتی ہیں تو آپ انہیں ایندھن فراہم نہیں کر سکتے، لینڈنگ کی سہولیات نہیں دے سکتے اور نہ ہی انہیں ٹکٹ فروخت کر سکتے ہیں۔ بصورتِ دیگر آپ کو ڈالر کے نظام سے باہر کر دیا جائے گا۔" اس ماہ کے اوائل میں امریکہ نے ایران کی ان تمام باقی ماندہ ایئر لائنز پر بھی پابندیاں عائد کر دیں جو اب تک ایسی پابندیوں سے محفوظ تھیں۔ محکمہ خزانہ نے ایران کے شعبہ ہوابازی کی معاونت کرنے والے اداروں کو بھی ہدف بنایا جن میں ایران سے باہر قائم کمپنیاں شامل ہیں۔ بیسنٹ نے قبل ازیں یہ عزم ظاہر کیا تھا کہ امریکہ ایران کے خلاف "معاشی ڈی-ڈے" (فیصلہ کن معاشی کارروائی) کا اعلان اور تہران کا معاشی مقاطع کرے گا۔ بیسنٹ کے یہ تبصرے چین کے نائب وزیرِ اعظم ہی لیفینگ کے ساتھ معاشی مذاکرات کے ایک دن بعد سامنے آئے۔ ان مذاکرات کا مقصد صدر ڈونلڈ ٹرمپ اور چینی رہنما شی جن پنگ کے درمیان اس جمعرات کو ہونے والی سربراہی ملاقات کی راہ ہموار کرنا تھا۔ چین ایران کے ایک اہم ترین معاشی شراکت دار اور سفارتی حامی ہے۔ ایران کا شعبہ ہوابازی طویل عرصے سے پابندیوں کا سامنا کر رہا ہے جس کے باعث طیاروں، پرزہ جات اور مرمت کی خدمات حاصل کرنے کے لیے اس کی صلاحیت محدود ہوگئی ہے۔

سعودی قومی موٹر کمپنی نے 'ایگزوبوٹ' نامی پہلی کار متعارف کرادی

ریاض: سعودی ولی عہد اور وزیر اعظم شہزادہ محمد بن سلمان بن عبدالعزیز آل سعود نے آج بروز پیر قومی گاڑیوں کی کمپنی "سیر" کی پہلی پروڈکٹ "ایگزوبوٹ" کے نام سے متعارف کرا دی ہے۔ شہزادہ محمد بن سلمان پبلک انویسٹمنٹ فنڈ کے بورڈ آف ڈائریکٹرز کے چیئرمین بھی ہیں۔ یہ اقدام جدید صنعتی شعبے کو ترقی دینے میں مملکت کے سٹریٹجک رجحان کا مظہر ہے جو کہ سعودی وژن 2030 کے اہداف سے ہم آہنگ ہے اور گاڑیوں کی عالمی صنعت کے نقشے پر مملکت کے مقام کو فروغ دینے کے لیے ہے۔ اس موقع پر ولی عہد نے کہا کہ "سیر" کمپنی کی پہلی گاڑیوں کا اجرا مملکت کی جانب سے ایک اور قدم کی نمائندگی کرتا ہے جو ایک پائیدار اور خوش حال صنعتی ماحولیاتی نظام کی تعمیر کے سفر میں اٹھایا گیا ہے۔ یہ سرمایہ کاری کو راغب کرنے، قومی صلاحیتوں کو بااختیار بنانے اور نجی شعبے کے کردار کو فروغ دینے کے ذریعے معاشی نمو کے ایک بنیادی ستون کے طور پر گاڑیوں کی صنعت کے شعبے کو بااختیار بناتا ہے، تاکہ مملکت اس شعبے میں ایک سرکردہ علاقائی اور عالمی مرکز بن سکے۔

"ایگزوبوٹ" گاڑیاں اپنے دونوں زمروں (سیڈان اور فور بائی فور) میں "سیر" کمپنی کی پہلی پروڈکٹس ہیں جو سات ماڈلز پر مشتمل فلیٹ کا حصہ ہیں انھیں آئندہ پانچ سالوں کے دوران بالترتیب پیش کیا جائے گا۔ اس میں متوسط اور چھوٹے سائز کے ماڈلز اور مختلف ڈرائیو سسٹمز شامل ہیں، تاکہ صارفین کی مختلف ضروریات کو پورا کیا جاسکے، جبکہ تمام زمروں کی پیداوار شاہ عبداللہ اکنامک سٹی میں شاہ سلمان گاڑیوں کی صنعت کے کمپلیکس کے اندر "سیر" انڈسٹری کمپلیکس میں کی جائے گی۔ سعودی پریس ایجنسی (ایس پی اے) کے مطابق یہ تنصیب مشرق وسطیٰ میں اپنی نوعیت کی سب سے بڑی اور دنیا بھر میں گاڑیوں کی صنعت کی سب سے زیادہ ترقی یافتہ تنصیبات میں سے ایک ہے۔ یہ بات سعودی پریس ایجنسی نے بتائی۔ "ایگزوبوٹ" ایک ایسے منفرد ڈیزائن کی حامل ہے جو مملکت کی زمین سے مستعار لیا گیا ہے، اس کی ثقافت میں پیوست ہے اور اس کے وژن کا اظہار کرتا ہے، کیونکہ اس گاڑی کو اعلیٰ ترین عالمی خصوصیات کے ساتھ مقامی طور پر ڈیزائن اور انجینئر کیا گیا ہے، جو گاڑیوں کی صنعت میں ایک ابھرتی ہوئی علاقائی طاقت کے طور پر مملکت کے مقام کو مستحکم کرتا ہے۔ توقع ہے کہ یہ کمپنی مملکت کی جی ڈی پی میں 30 ارب سعودی ریال (8 ارب امریکی ڈالر) سے زائد کا حصہ ڈالے گی۔ تجارتی توازن کو تقریباً 80 ارب سعودی ریال (21 ارب امریکی ڈالر) تک بہتر کرے گی اور 2034 تک براہ راست اور بالواسطہ نوعیت کی ملازمتیں فراہم کرے گی۔ "سیر" کی پہلی گاڑیوں کا اعلان پبلک انویسٹمنٹ فنڈ کی ان کوششوں سے ہم آہنگ ہے جو گاڑیوں کی صنعت کے لیے ایک مربوط اور مسابقتی مقامی ماحولیاتی نظام کو ترقی دینے کے لیے ہیں۔ یہ مملکت میں معیشت کو متنوع بنانے کے ایک اہم محرک کے طور پر اس کے کردار کے فریم ورک کے اندر ہے اور فنڈ نے 2022 میں "سیر" کمپنی کا اجرا کیا تھا تاکہ یہ گاڑیوں کی صنعت کا پہلا سعودی برانڈ بن سکے جس کا مقصد قومی صنعتی نظام کی ترقی کی حمایت کرنا، سرمایہ کاری کو راغب کرنا، نجی شعبے کے لیے مواقع پیدا کرنا اور جی ڈی پی میں اضافہ کرنا ہے۔

یہودی تہواروں کا بہانہ.. غزہ کے مریض مسلسل دوسرے روز بھی علاج کی غرض سے باہر جانے سے محروم

غزہ: مسلسل دوسرے روز بھی غزہ پٹی میں فلسطینی مریضوں اور زخمیوں کو علاج کے لیے باہر جانے سے محروم رکھا گیا، کیونکہ قابض اسرائیل کی طرف سے یہودی تہواروں کے باعث رفح اور کرم ابوسالم کی گزرگاہیں بند کر دی گئیں، جس کی وجہ سے سنگین امراض میں مبتلا افراد وقت پر مخصوص ہسپتالوں تک نہیں پہنچ پا رہے۔ فلسطینی وزارت صحت نے پیر کے روز اپنے ایک مختصر بیان میں بتایا کہ قابض ریاست کے تہواروں کی وجہ سے مسلسل دوسرے روز بھی رفح زمینی گزرگاہ اور کرم ابوسالم کے راستے کسی بھی مریض یا زخمی کو باہر نہیں نکالا جاسکا۔

فلسطینی اراضی میں قابض اسرائیلی حکومت کے رابطہ کار یورام ہالیوی کے مطابق، جنوبی غزہ میں واقع رفح اور کرم ابوسالم کی گزرگاہیں یہودی تہواروں کے سبب اتوار اور پیر کے روز بند رہیں۔ وزارت صحت کے ایک سابقہ بیان کے مطابق، دونوں گزرگاہوں کی یہ بندش جمعرات کے روز قابض اسرائیل کی جانب سے مصر علاج کے لیے جانے والے مریضوں، زخمیوں اور ان کے لواحقین کی تعداد 136 سے گھٹا کر 61 فلسطینی کرنے کے اقدام کے چند روز بعد عمل میں آئی ہے۔

اس وقت وزارت نے اس اسرائیلی اقدام کو علاج کے حق کی صریح خلاف ورزی قرار دیا تھا، اور اس بات پر سخت انتباہ جاری کیا تھا کہ سینکڑوں مریضوں کو بروقت مخصوص ہسپتالوں تک رسائی سے محروم کرنے کے نتیجے میں ان کی زندگیاں موت کے منہ میں دھکیلی جا رہی ہیں۔ وزارت صحت نے عالمی ادارہ صحت، اقوام متحدہ کے انسانی حقوق کے ہائی کمشنر اور تمام فعال بین الاقوامی اداروں سے پرزور مطالبہ کیا ہے کہ وہ فوری طور پر مداخلت کریں اور قابض اسرائیلی حکام پر براہ راست دباؤ ڈالیں تاکہ ان کے بقول ان جابرانہ اور من مانے شرائط کو روکا جاسکے۔

ہزاروں مریض انخلاء کے منتظر

گذشتہ اگست کے آخر میں عالمی ادارہ صحت کے ڈائریکٹر جنرل ٹیڈروس ایڈہانوم گیبریس نے کہا تھا کہ غزہ پٹی کے ہزاروں مریض فوری طبی علاج کے حصول کے لیے اب بھی طبی انخلاء کے منتظر ہیں۔ گیبریس نے اس بات کی نشاندہی کی کہ اکتوبر سنہ 2023ء سے لے کر اب تک غزہ پٹی سے 237,13 مریضوں کو باہر نکالا گیا ہے، جن میں 276,6 بچے بھی شامل ہیں، اور ان کے ہمراہ 406,16 لواحقین بھی گئے ہیں۔ فلسطینی وزارت صحت کے ایک سابقہ بیان کے مطابق علاج کے لیے سفر کرنے کی خاطر انتظار کی فہرست میں درج مریضوں اور زخمیوں کی کل تعداد 719,20 افراد تک پہنچ چکی ہے۔

گزرگاہ کی محدود بنیادوں پر بحالی اور مریضوں کی نقل وحرکت پر سخت پابندیاں

گذشتہ 2 فروری سنہ 2026ء کو قابض اسرائیل نے مئی سنہ 2024ء سے اپنے غاصبانہ قبضے میں لی گئی رفح گزرگاہ کو انتہائی محدود پیمانے اور سخت ترین پابندیوں کے ساتھ دوبارہ کھولا، تاکہ مریضوں، زخمیوں اور ان کے لواحقین کو باہر جانے اور باہر سے فلسطینیوں کو واپس آنے کی اجازت دی جاسکے۔ کچھ مہینے گزرنے کے بعد، کرم ابوسالم تجارتی گزرگاہ کے راستے بھی مریضوں اور زخمیوں کو باہر جانے کی اجازت دے دی گئی، تاہم اس مقصد کے لیے اس کے استعمال کی اجازت دینے کی کوئی واضح وجوہات نہیں بتائی گئیں۔ گزرگاہ کے دوبارہ کھلنے کے بعد سے غزہ پٹی واپس لوٹنے والے فلسطینیوں نے قابض فوج کی طرف سے کی جانے والی تذلیل اور ظلم و ستم کے بیانات دیے ہیں، جن میں حراست میں لیا جانا اور گھنٹوں تک سخت ترین تفتیش کے عمل سے گزرنا شامل ہے، اور اس کے بعد ہی انہیں اپنی منزل کی طرف آگے بڑھنے کی اجازت دی جاتی ہے۔

صحت کا شعبہ جنگ کے گھناؤنے اثرات سے نبرد آزما مریضوں اور زخمیوں کو سفر سے روکنے کا یہ واقعہ ایک ایسے وقت میں پیش آ رہا ہے جب غزہ میں صحت کا شعبہ قابض اسرائیلی فوج کی طرف سے ڈھائی جانے والی نسل کشی کے بھیانک نتائج کا بدستور سامنا کر رہا ہے، کیونکہ سرکاری اعداد و شمار کے مطابق طبی تنصیبات پر 445 حملے کیے گئے ہیں، جن کے نتیجے میں 155 تنصیبات کو شدید نقصان پہنچا ہے۔ قابض اسرائیل کی جانب سے 8 اکتوبر سنہ 2023ء سے شروع کی جانے والی اس نسل کشی کے نتیجے میں 73 ہزار سے زائد فلسطینی شہید اور 1 لاکھ 74 ہزار سے زائد زخمی ہو چکے ہیں، جبکہ اس کے ساتھ ساتھ شہری بنیادی ڈھانچے کا 90 فیصد حصہ ہولناک تباہی کا شکار ہو چکا ہے۔

Sahafat Urdu Daily Birmingham (U.K.) Web Edition, Published by Nagma Amir from Teddington Grove, Perry Barr, Birmingham B 42IRG U.K.
Proprietor and Group Editor: Aman Abbas, Resident Editor: Amir Mehdi, (Responsible for the selection of News) Bureau Chief: Nagma Amir, E-mail: naghmaamir@rediffmail.com, Mobile:+447897386368

روزنامہ صحافت

مسلسل تشدد

شمال مشرقی ریاست منی پور میں نسلی تنازعہ مئی 2023 میں شروع ہوا تھا۔ تب سے لے کر اب تک ریاست میں پرتشدد واقعات میں ڈھائی سو سے زائد افراد اپنی جانیں گنوا چکے ہیں اور ہزاروں بے گھر ہو چکے ہیں۔ جب کہ تناؤ مختصر طور پر کم ہوا، یہ صورت حال مختصر وقت کے لیے تھی۔ ریاست میں تشدد پھر بڑھ گیا ہے۔ گزشتہ ہفتے تمنگ لونگ اور لانگھی میں عسکریت پسندوں کی فائرنگ سے دو خواتین سمیت چار افراد ہلاک ہو گئے تھے۔ دو دن بعد، عسکریت پسندوں نے لیسانگپائی میں دو خواتین کو قتل کر دیا۔ سوال یہ ہے کہ حکومتی پالیسیوں میں نسلی تصادم کے خاتمے اور تشدد کو روکنے کا کوئی عزم کیوں نہیں ہے اور سپریم کورٹ کو اس کے کام کی یاد دہانی کیوں کرانی پڑتی ہے؟ ریاست کے آٹھ اضلاع کے ریلیف کیمپوں میں 640 اموات، بشمول 25 غیر فطری اموات، سوال پیدا کرتی ہیں: تشدد اور انارکی سے متاثرہ لوگ جب ریلیف کیمپوں میں پناہ لیتے ہیں، تب بھی ان کی زندگیاں غیر محفوظ رہتی ہیں۔ درحقیقت ریاست میں نسلی تصادم کے شروع ہونے کے بعد سے اب تک کی موجودہ صورتحال اور اس سے نمٹنے میں مختلف سطحوں پر دکھائی جانے والی بے حسی نے ریاست کے سماجی تانے بانے اور عزت کے ساتھ زندگی گزارنے کے وقار کو گہرا نقصان پہنچایا ہے۔ پرتشدد واقعات میں روزانہ معصوم جانوں کے ضیاع سے عام آدمی کا حکومت اور انتظامیہ پر اعتماد کمزور ہوتا جا رہا ہے۔ وہ لوگ جو اپنے گھر، زمین اور ملازمتیں کھو چکے ہیں اور ریلیف کیمپوں میں طویل عرصہ گزارنے پر مجبور ہیں، انہیں سب سے زیادہ مشکلات کا سامنا ہے۔ حال ہی میں سپریم کورٹ نے اس پر سخت برہمی کا اظہار کیا اور ریاستی حکومت کو ہدایت دی کہ وہ ریلیف کیمپوں میں ہونے والی اموات کی تحقیقات کرے اور بے گھر خاندانوں کی حفاظت کے انتظامات کا مکمل حساب کتاب فراہم کرے۔

درحقیقت، امدادی کیمپوں میں بے گھر خاندانوں کے لیے سب سے بڑا چیلنج ان کی عارضی نوعیت ہے۔ اگر کسی آفت کے بعد قلیل مدت کے لیے قائم کیے گئے کیمپ طویل مدتی رہائش گاہیں بن جاتے ہیں تو یہ حکومت کی ذمہ داری ہے کہ وہ مناسب بنیادی سہولیات اور حفاظتی انتظامات کو یقینی بنائے۔ ایک چھوٹی سی جگہ پر لوگوں کی بڑی تعداد کا رہنا، اور بچوں، عورتوں اور بوڑھوں کے لیے مناسب سہولیات کا فقدان واضح طور پر ایک سنگین بحران پیدا کرتا ہے۔ نقل مکانی کا براہ راست اثر تعلیم، روزگار اور سماجی تحفظ پر پڑتا ہے۔ اس لیے امدادی کیمپوں میں عارضی تعلیمی مراکز، مشاورتی خدمات، بچوں کے لیے محفوظ سرگرمیاں اور نوجوانوں کے لیے روزگار اور ہنر کی جانچ ضروری ہے۔ حکومت کو سمجھنا چاہیے کہ بے گھر خاندانوں کے بحران کو صرف امدادی سامان کی تقسیم سے حل نہیں کیا جا سکتا۔ سب سے پہلے، تشدد کو مؤثر طریقے سے کنٹرول کرنے اور لوگوں کے تحفظ کو یقینی بنانے کی ضرورت ہے۔ اس کے بعد، یہ حکومت کی ذمہ داری ہے کہ وہ بے گھر لوگوں کی اپنے گھروں کو محفوظ اور باوقار واپسی کے لیے حالات پیدا کرے۔

امام حسن عسکری علیہ السلام کے کارنامے وخدمات

ڈاکٹر شجاعت حسین

اللہ کی وحی کا ہے مضمون عسکریؑ
کن کا ہے جو اثر وہ فیکون عسکریؑ

علمائے فریقین کی اکثریت کا اتفاق ہے کہ آپ بتاریخ 10 ربیع الثانی 232 ہجری یوم جمعہ بوقت صبح بطن جناب حدیثہ خاتون سے بمقام مدینہ منورہ متولد ہوئے (شواہد النبوت، صفحہ 210)۔ آپ کی ولادت کے بعد آپ کے پدر بزرگوار حضرت امام علی نقی علیہ السلام نے حضرت محمد مصطفیٰ کے رکھے ہوئے نام "حسن بن علی" سے موسوم کیا۔ (ینابیع المودۃ)

امام زمانہ عجل اللہ تعالیٰ الفرجہ الشریف کے پدر بزرگوار حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام کی 1216 ویں یوم ولادت باسعادت کے پرنور موقع پر آپ کے شیعوں کو معلوم ہونا چاہیے کہ آپ کے کیا اہم کارنامے اور خدمات ہیں۔ اس سے آشنائی کے لیے تحقیقی مطالعہ کی اشد ضرورت ہے۔ ہم اپنے گیارہویں امام حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام کے کارنامے اور خدمات کتب بینی سے جائزہ وتجزیہ کر سکتے ہیں۔

سب سے پہلے حضرت امام حسن عسکری علیہ کے علمی وفکری خدمات پر روشنی ڈالنے کی ضرورت ہے۔ آپ نے انتہائی سخت عباسی دور حکومت میں بھی اسلامی علوم کی ترویج کی، شبہات کا ازالہ کیا اور علمی چراغ روشن رکھے۔ قابل ذکر ہے کہ آپ نے کئی ایسے شاگرد اور محدثین تیار کیے جنہوں نے احادیث اور اسلامی تعلیمات کو محفوظ کیا۔

حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام نے آج سے 12 سو سال قبل خفیہ سیاسی و اجتماعی نیٹ ورک قائم کیے اور بتایا کہ اس کی اہمیت اور افادیت کتنی زیادہ ہے۔ آپ نے سامرا میں سخت نظر بندی اور گھٹن کے ماحول کے باوجود شیعیانِ اہل بیت علیہ السلام کا ایک منظم خفیہ رابطہ نظام قائم کیا، جس کے ذریعے اسلامی دنیا کے دور دراز علاقوں میں موجود پیروکاروں کی رہنمائی کی جاتی تھی۔ سارے منصوبے مفلوج ہو جائیں، ذہانت وصلاحیت ناکارہ وغیر مفید ثابت ہو جائیں اگر مالی امداد فراہم نہ ہو۔ لہٰذا امام عسکری علیہ السلام نے مالی امداد کے ذریعے فلاحی کاموں کو جاری رکھا۔ آپ روپوش اور مشکل حالات میں زندگی گزارنے والے محتاجوں، غریبوں اور شیعوں کی مالی امداد کا خفیہ انتظام فرماتے تھے۔ آپ نے موانع اور فتنوں کا مقابلہ کیا۔ عباسی دور میں فکری انحراف، غلو اور لادینیت کے جو نظریات پھیل رہے تھے، آپ نے علمی دلائل کے ذریعے ان کا بھرپور مقابلہ کیا۔

حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام کے لیے اہم ترین اور نہایت سخت ترین تھا کہ امام مہدی علیہ السلام کی ولادت کی حفاظت اور تعارف کرانا۔ آپ کا سب سے بڑا تاریخی اور الٰہی کارنامہ اپنے فرزندِ ارجمند حضرت امام مہدی علیہ السلام کی ولادت کو عباسی حکمرانوں کی مخفی سازشوں اور نظر بندی کے باوجود محفوظ بنانا اور خاص اصحاب کو آپ کا تعارف کروانا تھا۔

خالق کائنات اپنے نمائندوں کو نورِ علم و صداقت سے نوازتا ہے۔ اسی طرح ہر امام اپنے دور کا علمی مرکز اور مرجع ہوتا ہے۔ اسی لیے آج بھی مکتب اہلبیت علیہم السلام دیگر مکاتب فکر سے نمایاں حیثیت رکھتا ہے۔ اس مکتب کی نورانیت علم ہی ہے۔

اگر ہم تاریخ اسلام، عرب اور تاریخ عالم کا مطالعہ کریں تو دیکھیں گے کہ ائمہ اطہار علیہم السلام کے چاہنے اور ماننے والوں نے چراغ علم کو روشن رکھنے کے لیے ہر دور میں یعنی ظالم حکمرانوں کے باوجود علم کو فروغ دینا اور آئندہ نسلوں کے لیے اپنی تخلیقات میں علم کو قید کر دیا ان میں یہ بھی اسم گرامی فہرست کی زینت ہیں: محمد الشریف الرضی، شیخ مفید، شیخ صدوق، شیخ طوسی، علامہ محقق حلی، علامہ مجلسی، شیخ کلینی، علامہ امینی، ابوالقاسم خوئی، صفی گلپائگانی، تقی بہجت، فاضل لنکرانی، عبدالعزیز الحکیم، محمد بہشتی، محمد حسین طباطباء، حسین بروجردی، شہید مطہری، رہبر کبیر امام خمینی، شہید رہبر معظم آیۃ اللہ العظمیٰ سید علی خامنہ ای، اور آیۃ اللہ العظمیٰ سید حسینی سیستانی۔

حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام اپنے آباؤ اجداد کی طرح اعلم زمانہ اور افضل کائنات تھے۔ (شیخ مفید، ارشاد، صفحہ 502)؛ علامہ محمد بن طلحہ شافعی کا بیان ہے کہ آپ کا ایک اہم شرف یہ بھی ہے کہ امام مہدی علیہ السلام آپ ہی کے اکلوتے فرزند ہیں جنہیں پروردگار عالم نے طویل عمر عطا کی اور جن کا جب ظہور ہوگا تب وہ دنیا میں عدل وانصاف قائم کریں گے (مطالب السؤل، صفحہ 292)

امام حسن عسکری علیہ السلام ابن امام علی نقی علیہ السلام کی زبان گل بداماں، نطق رشک سخنداں، طبیعت نور فروزاں وافتخار شبستاں، کلام تمثیل قرآں، حسن عمل زندہ جاوداں، امام المتقین وختم رسالت کے نگین، زبان آب کوثر سے شیریں، لہجہ وقار انگبین اور مالک خلد بریں ہیں۔

امام حسن عسکری علیہ السلام کاشف رموز خدا، مظہر اوصاف کبریاء، آیہ صدق وصفا، گلشن توحید کی ضیا، نور عین رسول خدا دلبند مرتضیٰ اور خنکی قلب فاطمہ ہیں۔ خلق محمد کی آن، عصمت فاطمہ کی شان، علم مرتضیٰ کی جان، علم عالم غیب کا نشاں، حق و صداقت کی صدا، کشتیِ نجات کا بادبان اور نظام الٰہی کے نمائندے ہیں۔

امام حسن عسکری علیہ السلام نے اسلامی اصول و قوانین اور الٰہی علوم کی سربلندی و سرفرازی کے لیے ہر دم کوشاں رہے اور علمی چراغ روشن کیئے۔ علمائے کرام، محدثین عظام، مفکرین، اور محققین کی متفقہ رائے ہے کہ اٹھارہ ہزار تشنگانِ علم نے امام کے حضور میں زانوادب تہہ کیا اور علم سے فیضیاب ہوئے۔ آج بھی علماء اور فقہا علوم آل محمد کی پاسبانی اور تالیف اور تدوین میں مشغول ہیں جیسا کہ مندرجہ بالا پیراگراف میں راقم نے قارئین کرام کے لیے تحریر کیا ہے۔ شیعوں میں علوم الٰہی کو رائج کر کے ان میں علم، حکمت، عقل وشعور کے ذریعے افضلیت حاصل کروانا مقصد مقصود ہے۔ امام حسن عسکری کی پوری توجہ علم و معرفت کی اشاعت، اسلامی فکر ونظریات کو مستحکم کرنا تھی۔ ہم امام کی فکر پر کتنا عمل پیراں ہیں، محاسبہ پر تدقیق کی ضرورت ہے۔

امام حسن عسکری علیہ السلام نے اسلامی اصول وقوانین اور الٰہی علوم کی سربلندی و سرفرازی کے لیے ہر دم کوشاں رہے اور علمی چراغ روشن کیئے۔ علمائے کرام، محدثین عظام، مفکرین، اور محققین کی متفقہ رائے ہے کہ اٹھارہ ہزار تشنگانِ علم نے امام کے حضور میں زانوادب تہہ کیا اور علم سے فیضیاب ہوئے۔ آج بھی علماء اور فقہا علوم آل محمد کی پاسبانی اور تالیف اور تدوین میں مشغول ہیں جیسا کہ مندرجہ بالا پیراگراف میں راقم نے قارئین کرام کے لیے تحریر کیا ہے۔ شیعوں میں علوم الٰہی کو رائج کر کے ان میں علم، حکمت، عقل وشعور کے ذریعے افضلیت حاصل کروانا مقصد مقصود ہے۔ امام حسن عسکری کی پوری توجہ علم ومعرفت کی اشاعت، اسلامی فکر ونظریات کو مستحکم کرنا تھی۔ ہم امام کی فکر پر کتنا عمل پیراں ہیں، محاسبہ پر تدقیق کی ضرورت ہے۔

ایک کامیاب سیاستدان ہونے کے لئے علم کا ہونا لازمی ہے۔ امام عسکری نے اسلام کے سیاسی نظام میں حصہ لیا۔ سیاسی نظام میں حصہ لینے کی وجہ طاغوتی نظامِ حکومت کا مقابلہ کر کے ظالموں کے ظلم کی مخالفت اور مظلوموں کی نصرت کر سکیں اور اس کی استبدادی حکومت اور ظالم حکمرانوں کو اسلامی اقتدار کا مذاق اڑانے سے روکا جا سکے۔ انسانیت کی دفاع اور ظالم حکمران سے مقابلہ اور ان مقاصد کے حصول کے لیے سخت ترین حالات کا سامنا کیا۔ اس کے لیے آپ کئی دفعہ قید کئے گئے۔

کئی مرتبہ آپ کے قتل کی شازشیں رچی گئیں۔ آپ کو شہر کے ایک قید خانے سے دوسرے قید خانے میں منتقل کیا گیا۔ عباسی خلفاء کا ایسا اقدام اس لیے تھا تا کہ امام کے چاہنے والوں سے جدا کر کے عوامی طاقت سے امام کو محروم رکھا جا سکے۔ عباسی حکومت امام کی سیاسی اور فکری کوششوں کو ناکام کرنا چاہتی تھی۔

امام عسکری علیہ السلام کی سیاسی بصیرت اور تعلیم کے لیے یہ بھی واقعہ مفید ذکر ہے۔ ابو ہاشم جعفری، داؤد بن اسود سے نقل ہے۔ ایک دن حضرت امام عسکری نے مجھے بلایا۔ مجھے ایک گول سی لکڑی دی۔ آپ نے فرمایا عمری کے پاس لے جاؤ۔ راستے میں مجھے ایک خچر سوار سقا ملا اور اس نے میرا راستہ روکا تو راستے کو صاف کرنے کے لیے خچر کو مارا، لکڑی ٹوٹ گئی، لکڑی کے اندر کچھ خطوط تھے۔ جلدی سے ٹوٹی ہوئی لکڑی کو آستین میں چھپا لیا اور چل پڑا۔ منزل مقصود تک پہنچا تو عیسیٰ نے میرا استقبال کیا اور کہنے لگا امام نے پوچھا ہے تم نے خچر کو کیوں مارا تھا جس کی وجہ سے لکڑی ٹوٹ گئی؟ میں نے کہا چونکہ میرے علم میں نہیں تھا کہ اس لکڑی کے اندر کوئی چیز ہے۔ امام نے فرمایا آخر ایسا کام کیوں کرتے ہو جس کی وجہ سے عذر خواہی کرنا پڑے۔ دوبارہ ایسی غلطی مت کرنا۔

یاد رکھو! جب بھی تمھیں کوئی بُرا بھلا کہے تو اس کی پروا نہ کرنا اور اپنے کام سے کام رکھو کیونکہ تمھیں معلوم ہے کہ ہمارے لیے حالات سازگار نہیں ہیں۔ لہٰذا اپنے کام کو بڑی ہوشیاری اور ظرافت سے انجام دو۔ تمھارے متعلق ہمیں سب باتیں معلوم ہو جاتی ہیں۔

اس وقوعہ سے ظاہر ہوتا ہے کہ امام کی منظم سیاسی مہم تھی کہ جس کے ذریعے لوگوں کے فکر و شعور کو بیدار اور حکام کے خفیہ مظالم کی نقاب کشائی کی جا سکے۔ علاوہ ازیں امام نے حساس ذمہ داری کا درس دیا اور فرمایا مقدس اہداف کے سلسلے میں لوگوں کی چہ میگوئیاں اور نکتہ چینیوں کی طرف متوجہ نہ ہوں اور دلبرداشتہ نہ ہوں بلکہ الٰہی مشن کی تگ و دو کے لیے مصروف عمل رہیں۔

امام حسن عسکری علیہ السلام نے فرمایا چونکہ زمانے کے طاغوت تمہارے اذہان کو منتشر کرنے کے لیے طرح طرح کے منصوبے بناتے ہیں تا کہ پرواز فکر منجمد ہو اور انہیں الجھا کے رکھ دو کہ انہیں صحیح صورت حال کی آگاہی نہ ہو سکے۔ لوگوں کی گفتگو پر توجہ نہ دو۔ عبرت یہ ہے کہ فریضہ کی انجام دہی اور احساس ذمہ داری کس قدر اہم ہے۔ امام علیہ السلام نے یہ بھی تاکید فرمائی کہ اپنی زندگی میں اپنے افعال و کردار پر کڑی نظر رکھو۔ جو کام کرنا ہو غور وفکر کر انجام دو۔ فکر وشعور سے کرنا۔ ایک انسان کامل کی مانند زندگی بسر کرو۔ اپنی پوری قوت کے ساتھ مقابلہ کرو۔ اپنے ماننے والوں کو مکمل حوصلہ دیکر نہایت صبر واستقامت کے ساتھ اپنے مقدس اہداف کی جانب گامزن رہو۔ سیاست دیانتداری سے کرو۔

باوجود یہ کہ حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام کی عمر بہت مختصر ہے، صرف اٹھائیس برس مگر اس محدود اور مشکلات سے بھری ہوئی زندگی میں بھی آپ کے علمی فیوض کے دریا، سیاسی بصیرت اور اخلاقی دروس سے بڑے بڑے بلند پایہ کو سیراب ہونے کا موقع دیا۔ تبلیغ دین اور اسلام وانسانیت کا فروغ ان کا مقصد زیست ہوتا رہا۔ ان کا بڑھتا ہوا روحانی فیض اور علمی مرجعیت لوگوں کو اپنا گرویدہ بنا لیا۔ حق و صداقت اور عدل وانصاف ان کا خوگر تھا۔

کلام آخر، امام حسن عسکری علیہ السلام کے علم ومعرفت، علمی وفکری خدمات، خفیہ واجتماعی نیٹ ورک، مالی امداد وفلاحی کام، موانع وفتنوں کا مقابلہ، ظالموں کے ظلم کی مخالفت اور مظلوموں کی نصرت اور آپ علیہ السلام کے کارناموں و خدمات کو تعرف کرانا، فروغ دینا اور خود سازی و معاشرے کی سازی میں عمل کے ذریعہ لوگوں تک پہنچانا ہی آج کی ضرورت میں ترویج و ترجیحات میں شامل ہونے چاہیے۔ مکتب کی نورانیت سے وابستگی اور دوری پر غور وفکر حالات دوراں میں نہایت اہمیت کے حامل ہیں۔

جو قلب دیں میں بہتا ہے وہ خون عسکریؑ
اعمال مصطفیٰ کا ہے مسنون عسکریؑ

○○○

مدیریت موروثی نہیں، امانت ہے

مولانا سیّد حسین مہدی

کبھی کبھی کسی شخصیت کی خدمات کا تذکرہ کسی رسمی رپورٹ، سرکاری دستاویز یا اشتہاری اعلان سے نہیں، بلکہ ایسے شخص کی گفتگو سے سامنے آتا ہے جس نے خود اس شخصیت کو قریب سے دیکھا ہو، ان کے ساتھ وقت گزارا ہو اور ان کے کام کرنے کے انداز کو چشمِ خود سے محسوس کیا ہو۔ برادر عزیز جناب حیدر مہدی صاحب کے ذریعے مجھے آقای رستگاری فرد صاحب کی موجودہ خدمات اور ان کے طرز مدیریت کے بارے میں جو تفصیلات معلوم ہوئیں، وہ میرے لیے محض ایک شخصیت کی تعریف کا موضوع نہیں، بلکہ ہمارے دینی مدارس کے نظام مدیریت پر سنجیدگی سے غور کرنے کا ایک موقع بھی بن گئیں۔

حیدر مہدی صاحب اور راقم الحروف ایک زمانے میں جامعۃ المصطفیٰ کے ماحول میں ساتھ رہے ہیں۔ مدرسے اور ہاسٹل کی زندگی، ایک دسترخوان پر ساتھ کھانا، آنا جانا، علمی و تعلیمی مصروفیات، یہ سب وہ چیزیں ہیں جو انسان کو ایک دوسرے کے مزاج اور شخصیت سے واقف کر دیتی ہیں۔ اسی زمانے میں آقای رستگاری صاحب جو جامعۃ المصطفیٰ واحد آشتیان کے مدیر ہوا کرتے تھے، مسؤل فرہنگ استاد آقای سید نجفی واستاد آقای مہذب صاحب، استاد آقای حسنی صاحب، استاد آقای شمس صاحب، استاد آقای باقری صاحب، آقای متولیان صاحب، اور ہر دل عزیز اور عشق اہلبیت سے سرشار قاتلان بی بی سیدہ پر برملا لعن کرنے والے استاد آقای بیات و مسؤل مطبخ جناب توحیدی صاحب (جو بعد میں اسی مدرسے کے مدیر بنے) سے بھی شناسائی رہی۔ حجت الاسلام والمسلمین آقای رستگاری فرد ہمارے لیے ایک محترم مدیر واستاد اور ذمہ دار شخصیت تھے، لیکن آج جب ان کی عملی خدمات کے بارے میں سنتا ہوں تو محسوس ہوتا ہے کہ ان کی مدیریت محض کسی دفتر کی کرسی یا کسی عہدے کا نام نہیں، بلکہ طلبہ کے مسائل کو قریب سے دیکھنے، انہیں سمجھنے اور حتی الامکان حل کرنے کی ایک مسلسل کوشش ہے۔

حیدر مہدی صاحب نے بتایا کہ جامعۃ العلوم میں طلبہ کے لیے بیمارستان اور طبی سہولتوں کا جو انتظام کیا گیا، اس سے طلبہ کو بہت سی مشکلات سے نجات ملی۔ آنکھوں کے علاج سے لے کر الٹراساؤنڈ اور مختلف رپورٹس تک کی سہولتیں قریب میسر آنے لگیں۔ بظاہر یہ ایک انتظامی کام ہے، لیکن حقیقت میں اس کے پیچھے ایک طالب علم کی تکلیف، اس کے وقت، اس کے اخراجات اور اس کی پریشانی کو سمجھنے کا جذبہ موجود ہے۔ ایک مدیر اگر صرف فائل دیکھے تو اسے کاغذ نظر آتا ہے، لیکن اگر وہ انسان کو دیکھے تو اسے فائل کے پیچھے ایک طالب علم، ایک خاندان اور ایک مسئلہ نظر آتا ہے۔ یہی فرق اچھی اور رسمی مدیریت کے درمیان ہوتا ہے۔

اسی طرح اربعین کے موقع پر عراق جانے والے طلبہ کے لیے انتظامات کا ذکر بھی سامنے آیا۔ آقای رستگاری صاحب نے عراقی حکام اور متعلقہ ذمہ داران سے رابطہ کر کے طلبہ کے لیے دفترچہ وغیرہ کے انتظام کی کوشش کی، تاکہ زائرینِ امام حسین علیہ السلام کو غیر ضروری مشکلات کا سامنا نہ کرنا پڑے۔ طلبہ کے ساتھ آنے والے اہل خانہ کے لیے بھی جہاں ممکن ہو، سہولت پیدا کرنے کی حتی الامکان کوشش کی جاتی ہے۔ زیارت امام حسین علیہ السلام ایک ایسی سعادت ہے جس کے لیے ہزاروں افراد دور دور سے سفر کرتے ہیں، اور اگر ایک ذمہ دار شخص اپنے منصب اور تعلقات کو استعمال کر کے اس سفر کو آسان بنانے میں اپنا کردار ادا کرے تو یہ بھی خدمتِ طلبہ اور خدمتِ دین ہی کی ایک صورت ہے۔ خروجیہ کے معاملے میں بھی طلبہ کو جو مشکلات پہلے پیش آتی تھیں، ان میں کمی لانے کی کوشش کی گئی۔ پہلے بعض اوقات پاسپورٹ کئی دن پہلے جمع کرانا پڑتا تھا، لیکن اب جامعۃ العلوم میں پولیس کی موجودگی اور متعلقہ انتظام کے ذریعے بعض معاملات زیادہ آسانی سے انجام پاتے ہیں۔ اس زمانے میں تو نہیں مگر اب بحمد اللہ جمعہ کے دن بھی طلبہ کا خروجیہ جاری ہونے لگا۔ اسی طرح اگر کسی طالب علم کو ایران کے ہوائی اڈے پر ہنگامی طور پر خروجیہ کے سلسلے میں دشواری پیش آئے تو آقای رستگاری صاحب فون کے ذریعے متعلقہ افراد سے رابطہ کر کے مسئلہ حل کرانے کی کوشش کرتے ہیں۔ یہ چیزیں شاید کسی دفتر کی سالانہ رپورٹ میں بڑی سرخی نہ بنیں، لیکن ایک پریشان طالب علم کے لیے یہی چھوٹی چھوٹی سہولتیں بہت بڑی مدد بن جاتی ہیں۔

اور بات صرف انتظامی معاملات تک محدود نہیں۔ اگر کوئی طالب علم مالی دشواری میں مبتلا ہو، گھر کے حالات خراب ہوں، مکان کا کرایہ یا رہن ادا کرنے میں مشکل ہو، کھانے پینے کا مسئلہ ہو، سفر کے لیے ٹکٹ درکار ہو یا کسی اور حقیقی ضرورت کا سامنا ہو تو حتی الامکان اس کی مدد کی جاتی ہے۔ جامعۃ المصطفیٰ کی طرف سے سالانہ ایک ٹکٹ کا نظام اپنی جگہ موجود ہے، لیکن اگر کسی طالب علم کو اس کے علاوہ بھی کوئی حقیقی ضرورت درپیش ہو تو اس کی مدد کے لیے کوشش کرنا، اس کے مسئلے کو سننا اور اسے بے سہارا نہ چھوڑنا، یہی وہ چیز ہے جس سے کسی مدیر کی شخصیت کا اصل اندازہ ہوتا ہے۔

بعض طلبہ ایسے بھی ہوتے ہیں جو کارشناسی، ارشد یا دکتری کے مراحل میں مشکلات سے دوچار ہو جاتے ہیں، ان کے تعلیمی معاملات پیچیدہ ہو جاتے ہیں اور بعض اوقات ان کے لیے ایک اور موقع کی ضرورت پیش آتی ہے۔ ایسے طلبہ کے لیے بھی آقای رستگاری فرد صاحب کی طرف سے جہاں ممکن ہو، تعاون اور رہنمائی کی کوشش کی جاتی ہے۔ اس طرح کی خدمات کی پوری فہرست شاید ایک مضمون میں بیان نہ ہو سکے، لیکن جو بات سامنے آتی ہے وہ یہ ہے کہ یہاں مدیریت کو صرف حکم دینے کا اختیار نہیں سمجھا گیا، بلکہ طالب علم کی مشکل میں اس کے ساتھ کھڑے ہونے کی ذمہ داری سمجھا گیا ہے۔

یہیں سے ایک بڑا سوال پیدا ہوتا ہے، اور وہ سوال صرف جامعۃ المصطفیٰ یا جامعۃ العلوم کا نہیں، بلکہ ہندوستان کے دینی مدارس کے پورے نظام مدیریت کا ہے: آخر مدیریت ہے کیا؟

کیا مدیریت صرف ایک عہدہ ہے؟

کیا مدیریت ایک دفتر، ایک کرسی، ایک مہر اور چند دستخطوں کا نام ہے؟

کیا مدیر ہونے کا مطلب یہ ہے کہ ادارے کے وسائل اور اختیارات ایک شخص یا ایک خاندان کے پاس آجائیں اور پھر آنے والی نسلیں بھی اسی منصب کو اپنا حق سمجھنے لگیں؟

اگر ایسا ہے تو پھر ہمیں یہ سوال ضرور پوچھنا ہوگا کہ کیا مدیریت واقعی موروثی ہونی چاہیے؟

میری نظر میں اس کا جواب بالکل واضح ہے:

مدیریت موروثی نہیں ہونی چاہیے۔ مدیریت کسی خاندان کی جاگیر نہیں، یہ امانت ہے۔ عہدہ کسی شخص کو اس لیے نہیں ملنا چاہیے کہ وہ کسی سابق مدیر کا بیٹا، بھائی، بھانجہ، بھتیجا، داماد یا عزیز ہے، بلکہ اس لیے ملنا چاہیے کہ وہ اس ذمہ داری کا اہل ہے، ادارے کی ضرورت کو سمجھتا ہے، طلبہ کے مسائل سے واقف ہے، علمی ماحول کی قدر کرتا ہے اور اپنے منصب کو خدمت کے لیے استعمال کرنا جانتا ہے۔ اگر مدیریت صرف نسب اور وراثت کی بنیاد پر منتقل ہونے لگے تو سب سے پہلے جواب دہی ختم ہوتی ہے، پھر اہلیت کی جگہ تعلق لے لیتا ہے، اور آخر کار ادارہ اپنی روح کھونے لگتا ہے۔ جب کسی ادارے میں یہ تصور پیدا ہو جائے کہ یہ منصب ہمارے خاندان میں ہی رہے گا، تو پھر خطرہ صرف ایک عہدے کی موروثیت کا نہیں ہوتا، پورے نظام کی تباہی کا ہوتا ہے۔ کیونکہ جہاں جواب دہی کمزور ہو جائے، وہاں کام کی نگرانی کمزور ہوتی ہے؛ جہاں اہلیت کے بجائے وراثت فیصلہ کرنے لگے، وہاں صلاحیت پیچھے ہٹتی ہے؛ اور جہاں منصب خدمت کے بجائے حقِ وراثت سمجھ لیا جائے، وہاں ادارہ آہستہ آہستہ اپنی علمی قوت کھونے لگتا ہے۔ **(جاری)**

جرمنی میں سیاسی طوفان

سیّد اقبال حیدر

جرمنی کا حالیہ صوبائی انتخاب 6 ستمبر 2026 کو سیکسن انہالٹ میں ہوا جس کے نتائج کو جرمنی میں سیاسی طوفان کا پیش خیمہ بتایا جاتا ہیاور یہ نتائج جرمن سیاست میں ہی نہیں یورپ کی سیاست میں انتہائی اہم سمجھے جار ہے ہیں۔ جرمنی کا وفاقی ڈھانچہ 16 ریاستوں پر مشتمل ہے جن میں ایک ریاست سیکسن انہالٹ ہے جس کے 2026 کے صوبائی انتخابات جرمن سیاست میں سیاسی طوفان کی حیثیت رکھتا ہیں۔ انتہائی دائیں بازو کی جماعت "جرمنی کے لیے متبادل" (AfD) نے 43.8% ووٹ حاصل کر کے تاریخی جیت حاصل کی ہے، لیکن مطلق اکثریت سے محروم رہی یہ نتیجہ برلن کی وفاقی مخلوط حکومت پر شدید دباؤ ڈال رہا ہے، اور اس نے جرمن سیاسی منظر نامے کو مزید ٹکڑوں میں بٹنے اور پولرائز ہونے کی طرف دھکیل دیا ہے۔ اے ایف ڈی کو 43.8% ووٹ کی تاریخی جیت ملی اور یہ کسی بھی جرمن ریاستی انتخابات میں اس کی سب سے اچھی کارکردگی ہے۔ اس نے 83 نشستوں والی ریاستی پارلیمنٹ میں 39 نشستیں جیتی ہیں، جو مطلق اکثریت 42 نشستوں سے صرف 3 نشستیں کم ہیں۔ حالیہ حکمران پارٹی CDU کو بدترین شکست کا سامنا کرنا پڑا موجودہ چانسلر فریڈرش میرز کی قیادت میں CDU کو صرف 17.2% ووٹ ملے ہیں، جو اس ریاست میں اس کی تاریخی کم ترین کارکردگی ہیدیگر جماعتوں میں SPD نے 9.3%، گرین پارٹی نے 8.9%، بائیں بازو کی جماعت نے 8.6% ووٹ حاصل کیے۔ نئی جماعت "سارہ ویگن اتحاد" (BSW) نے بمشکل 5.3% کے ساتھ پارلیمنٹ میں داخلہ حاصل کیا، جبکہ ایف ڈی پی 2.6% کے ساتھ پارلیمنٹ سے باہر رہ گئی۔ اس الیکشن میں ایک نیا ریکارڈ قائم ہوا اور ریکارڈ ووٹنگ ووٹ ڈالنے کی شرح 77.8% تک پہنچ گئی، جو 1990 میں جرمنی کے اتحاد کے بعد سے اس ریاست میں سب سے زیادہ ہے، جس نے AfD کی بڑے پیمانے پر حمایت ظاہر کی۔ ان انتخابی نتائج نے جرمن قومی سیاست پر سیاسی زلزلے کی کیفیت طاری کر دی ہے۔ ماضی میں جرمنی میں دو سیاسی پارٹیاں SPD اور CDU حکومت کرتی رہیں پچھلے انتخابات میں عوام نے ملک کی باگ ڈور SPD کے اولاف شولز سے لیکر CDU کے ہاتھوں میں دیتے ہوئے فریڈرش میرز کو چانسلر بنایا تھا مگر جرمنی کی معاشی صورتحال دنیا کے دیگر ممالک کی طرح نہ سنبھل سکی جس کا فائیدہ AFD جیسے انتہا پسند پارٹی کو ہوا۔ اس سیاسی پارٹی کی اکثریت CDU ہی سے منحرف افراد کی ہے جنہوں نے قیادت سے اختلاف کے سبب نئی سیاسی پارٹی AfD کی بنیاد 6 فروری 2013 کو رکھی گئی تھی۔ ابتدا میں اس سیاسی پارٹی کو بنانے کا محرک "یورو" زون کے بحران کے دوران جرمن حکومت کی طرف سے غریب یورپی ممالک جیسے "یونان" کو دی جانے والی مالی امداد کیخلاف احتجاج تھا مخالفین کا کہنا تھا کہ یہ امداد جرمن ٹیکس دہندگان پر بوجھ ہے اور اسے ختم کیا جانا چاہیے پچھلے کئی برسوں بلخصوص "کرونا" نے دنیا کی معشیت ذوال پذیر ہوئی حکومتوں کی نااہلی کے سبب ان کے مخالفین کو عوام میں حکومت مخالف بیانات سے پذیرائی ملی انہی وجوہات کے سبب AFD جیسی پارٹی ان سیاسی نعروں کے ساتھ سیاسی اُفق پر ابھری مثلاً: امیگریشن اور پناہ گزین پالیسی "سخت گیر موقف" امیگریشن پالیسی میں 180 ڈگری تبدیلی اور سیاسی پناہ کے قوانین میں سختی، تارکینِ وطن کی ملک بدری کو تیز کرنا اور "ری مائیگریشن" کا پروگرام، ملک میں موجود غیر ملکیوں کی تعداد کو شدت سے کم کرنا مہاجرین کے بچوں کے لیے علاحدہ کلاسز کا قیام تاکہ یہ پیغام جائے کہ ان کا قیام عارضی ہے۔ اسکولوں میں قومی پرچم لازمی طور پر لہرایا جائے اور قومی ترانہ گایا جائے اسلامی اظہار کو محدود کرنے کی کوشش، جیسے اذان پر پابندی، بڑھتی ہوعئ ا?بادی کا مسئلہ امیگریشن کے بجائے جرمن خاندانوں کو بچے پیدا کرنے کے لیے مالی مراعات دے کر حل کرنا۔ پولیس کو مضبوط کرنا اور جرائم کی شرح کم کرنے کے لیے سخت قوانین لانا اس پارٹی کی یوکرین کی امداد فوری روکنا، نیٹو اور یورپین یونین سے علیحدگی اس انتہا پسند سوچ نے ہی نے انھیں ایلن مسک اور روس کے صدر پیوٹن سے نظریاتی ملاپ کے قریب کیا ہے، ان سیاسی تبدیلیوں کے مطالبات کے سبب جرمنی کی کئی ریاستوں میں انٹیلیجنس ایجنسیوں کی طرف سے AfD کو انتہا پسند قرار دیا گیا ہے، جس کی وجہ سے دیگر جماعتوں نے اس کے ساتھ کسی بھی قسم کے سیاسی اتحاد سے انکار کر دیا ہے خود جرمن چانسلر کے مطابق، AfD کی پالیسیاں شدید معاشی اور معاشرتی نقصان کا باعث بن سکتی ہیں، جو بالواسطہ طور پر غیر ملکیوں کو بھی متاثر کرتی ہیں ہنرمند کارکنوں کی شدید کمی، جرمنی خاص طور پر مشرقی ریاستوں (جیسے Saxony Anhalt) میں ہنرمند کارکنوں کی شدید کمی کا شکار ہے۔ جرمن چانسلر نے خبردار کیا کہ اگر AfD کی پالیسیوں کے تحت کام کرنے والے تارکین وطن کو ملک چھوڑنا پڑا تو جرمنی کا کوئی بھی نرسنگ ہوم، ہسپتال، یا ریستوران نہیں چل سکے گا، کیونکہ ان شعبوں میں ہر چھٹا ملازم غیر ملکی پاسپورٹ رکھتا ہے۔ غیر ملکی کارکنوں اور سرمایہ کاروں کے لیے غیر یقینی اور مخالف ماحول پیدا ہوسکتا ہے آج کاروباری ادارے خود سے پوچھ رہے ہیں کہ کیا وہ اپنے ملازمین کی حفاظت کو یقینی بنا سکتے ہیں اور کیا انہیں اس ریاست میں سرمایہ کاری کرنی چاہیے۔ اس سے ہنرمند کارکن اور خاندان دوسری جگہوں کا رخ کریں گے۔ تارکین وطن کی میں شدید خوف اور بے چینی پائی جاتی ہے۔ کچھ لوگوں کا کہنا ہے کہ انہوں نے اپنا سامان باندھ لیا ہے اور وہ جلد ہی اس ریاست کو چھوڑنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ تنظیموں کا کہنا ہے کہ تارکین وطن کو طویل عرصے سے کام، تعلیم، اور صحت کی سہولیات تک رسائی میں امتیاز کا سامنا ہے۔ قانونی ماہرین کے مطابق یہ ضروری ہے کہ ریاستی حکومت کو جرمن آئین اور اقلیتوں کے تحفظ کے قوانین کی پابندی کرنی ہوگی۔ نیز، ملک بدری کا فیصلہ وفاقی حکومت کے دائرہ اختیار میں آتا ہے، نہ کہ ریاستی سطح پر، اس لیے ان کے کچھ وعدے قانونی طور پر پورے کرنا مشکل ہوسکتا ہے جرمنی میں موجودہ سیاسی بھونچال نے چانسلر فریڈرش مرز کی پوزیشن کو شدید کمزور کر دیا ہے، اور ان کی قیادت کو اندرونی اور بیرونی چیلنجز کا سامنا ہیاس انتخابی شکست نے CDU کو ہلا کر رکھ دیا، اور پارٹی کے اندر مرز کی قیادت پر سوالیہ نشان لگ گئے ہیں۔ 86% ووٹروں نے کہا کہ وہ فریڈرش میرز سے مایوس ہیں، جبکہ بعض رپورٹس کے مطابق CDU کے اندر ان کی جگہ لینے کے لیے ممکنہ امیدواروں کے نام زیر گردش ہیں، SPD-CDU مخلوط حکومت کو بھی دباؤ کا سامنا ہے۔ حکومت کے اندر اصلاحات کی رفتار کو لے کر اختلافات ہیں۔ مثال کے طور پر، SPD غیر مقبول فلاحی اصلاحات میں نرمی چاہتی ہے، جبکہ CDU اصلاحات جاری رکھنے پر زور دے رہی ہے۔ اگر اگلے ریاستی انتخابات میں بھی شکست ہوتی ہے، تو مخلوط حکومت گر سکتی ہے۔ جرمنی کی روایتی دو بڑی جماعتوں کا نظام مکمل طور پر گر چکا ہے، اور سیاسی منظر نامہ مزید ٹکڑوں میں بٹ گیا ہے بڑی جماعتیں چھوٹی، چھوٹی جماعتیں بڑی ہوتی نظر آرہی ہیں CDU اور SPD کی حمایت میں مسلسل کمی آرہی ہے، جبکہ AfD کی حمایت مسلسل بڑھ رہی ہے (قومی سطح پر رائے عامہ میں 20.8% سے پہلے نمبر پر پہنچ گئی)۔ حکومت سازی کی تشکیل سوالیہ نشان نظر آرہی ہے چونکہ AfD کو نظر انداز کر دیا گیا ہے، ممکنہ مخلوط حکومت کے پاس اکثریت نہیں بچتی، اور ریاستی سطح پر حکومت سازی کا مرحلہ طویل سیاسی تعطل میں پھنس سکتا ہے جس سے یورپ کے اہم اور "مضبوط ملک جرمنی" کا سیاسی نظام غیر مستحکم نظر آتا ہے۔

□□□

فالگنی پاٹھک کے گربا میں مسلمانوں کے داخلے پر پابندی!

بوریولی کے بڑے گربا میں شناختی کارڈ کی جانچ کے بعد داخلہ "یہ لو جہاد کی جگہ نہیں" سنجے اپادھیائے، گوپال شیٹی نے بھی سُر میں سُر ملایا

ممبئی: مہاراشٹر میں نوراتری کے دوران گربا پروگراموں میں مسلمانوں کی شرکت کے معاملے پر جاری بحث کے درمیان بوریولی میں منعقد ہونے والے ایک بڑے گربا پروگرام میں مسلمانوں کے داخلے پر پابندی کا اعلان کیا گیا ہے۔ اس پروگرام میں گربا گلوکارہ گیتا رباری اور ڈانڈیا کوئین فالگنی پاٹھک سمیت دیگر فنکار شرکت کریں گے۔ پروگرام کے افتتاحی موقع پر منعقدہ پریس کانفرنس میں بی جے پی کے رکن اسمبلی سنجے اپادھیائے، رکن اسمبلی منیشا چودھری اور سابق رکن پارلیمنٹ گوپال شیٹی موجود تھے۔ مسلمانوں کے داخلے سے متعلق سوال پر سابق بی جے پی رکن پارلیمنٹ گوپال شیٹی نے کہا کہ اگر کوئی تلک لگا کر آتا ہے تو اسے آنے کی اجازت دی جاسکتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ جب یہ کہا جاتا ہے کہ مسلمانوں اور عیسائیوں کے آباؤ اجداد ہندو تھے تو انہیں تلک لگانا چاہیے، جبکہ ہم ان کی عید میں جاتے ہیں تو ٹوپی پہنتے ہیں۔ دوسری جانب بی جے پی رکن اسمبلی سنجے اپادھیائے نے مزید سخت موقف اختیار کرتے ہوئے کہا کہ اس مرتبہ گربا میں مسلمانوں کا داخلہ نہیں ہوگا۔ "یہ لو جہاد کی جگہ نہیں ہے۔" پروگرام کے منتظم سنتوش سنگھ نے بتایا کہ اس مرتبہ سکیورٹی کے خصوصی انتظامات کیے گئے ہیں اور آدھار کارڈ کی جانچ کے بعد ہی داخلہ دیا جائے گا۔

تلک لگا کر دیوی کی پوجا کرنا ہوگی: سنجے اپادھیائے

بی جے پی رکن اسمبلی سنجے اپادھیائے نے گربا میں شرکت کے خواہش مند مسلمانوں کے لیے تلک لگانے اور دیوی کی پوجا کرنے کی شرط عائد کی ہے۔ اتوار کو بوریولی کے کورا مرکز میں گربا کی تیاریوں کے سلسلے میں منعقدہ اجلاس کے بعد سنجے اپادھیائے نے کہا کہ جو مسلمان گربا میں شرکت کرنا چاہتے ہیں، انہیں ماتھے پر تلک لگانا ہوگا، دیوی کی آرتی اتارنی ہوگی اور پوجا بھی کرنی ہوگی۔ انہوں نے کہا کہ مسلم نوجوان براہ راست گربا میں داخل نہ ہوں بلکہ اپنی بیوی، بہن یا بیٹی کے ساتھ آئیں۔ ان کے مطابق یہ ایک مذہبی اور سماجی پروگرام ہے اور اسے کسی اور مقصد کے لیے استعمال نہیں کیا جانا چاہیے۔ گربا کے منتظم سنتوش سنگھ نے بتایا کہ اس مرتبہ تقریب میں حفاظتی انتظامات سخت کیے جائیں گے اور داخلے سے قبل شرکا کے شناختی کارڈ کی جانچ کی جائے گی۔ اس مقصد کے لیے ایک ٹیم تعینات کی جائے گی اور مکمل جانچ کے بغیر کسی کو داخل ہونے کی اجازت نہیں دی جائے گی۔

طالب علم کی موت کی تحقیقات کرائم برانچ کے سپرد

ساحل واکوڑے کی موت پر احتجاج تیز، فیکلٹی فورم ایف آئی آر میں نامزد پروفیسر کے دفاع میں

ممبئی پولیس نے آئی آئی ٹی بمبئی کے 20 سالہ طالب علم ساحل رویندر واکوڑے کی موت کے معاملے کی تحقیقات کرائم برانچ کے حوالے کردی ہیں، جبکہ طالب علم کے والد کی شکایت پر درج ایف آئی آر میں نامزد پروفیسر سوریہ نارائن ڈولا کے خلاف مبینہ خودکشی پر اکسانے اور درج فہرست ذات و قبائل کے خلاف مظالم سے متعلق قانون کی دفعات شامل کی گئی ہیں۔ ساحل 18 ستمبر کو ہاسٹل کے کمرے میں مردہ پایا گیا تھا اور اس سے چند گھنٹے قبل اسے امتحان کے دوران موبائل فون استعمال کرتے ہوئے پکڑے جانے کی اطلاع تھی۔ ادارے کے مطابق اس نے مبینہ طور پر امتحانی سوالنامہ مصنوعی ذہانت کے ایک پلیٹ فارم پر جواب حاصل کرنے کے لیے اپ لوڈ کیا تھا، تاہم طالب علم کے اہل خانہ اور احتجاج کرنے والے طلبہ نے اس معاملے میں ذہنی دباؤ، ہراسانی اور ذات پر مبنی امتیاز کے الزامات عائد کیے ہیں۔ والد نے شکایت میں الزام لگایا کہ ڈولا نے گزشتہ تقریباً تین ماہ کے دوران ان کے بیٹے کو ذات پر مبنی توہین آمیز کلمات کہے اور ہراساں کیا، تاہم یہ الزامات ابھی تفتیش کا حصہ ہیں اور ثابت نہیں ہوئے ہیں۔ کرائم برانچ نے تحقیقات سنبھالنے کے بعد ساحل کے موبائل فون اور ہاسٹل نمبر 4 کے جائے وقوعہ کی جانچ شروع کردی ہے، جبکہ معاون پولیس کمشنر سطح کے افسر کو تفتیش کی ذمہ داری سونپی گئی ہے۔ دوسری جانب آئی آئی ٹی بمبئی نے پروفیسر ڈولا کو ڈین انتظامی امور کے عہدے سے فوری طور پر عارضی طور پر ہٹا دیا ہے اور کہا ہے کہ مزید کارروائی تحقیقات کے نتائج کی بنیاد پر ہوگی۔ ادارے نے ساحل کی موت سے قبل کے واقعات سے متعلق اپنے سابقہ بیان پر معذرت کرتے ہوئے کہا کہ تحقیقات مکمل ہونے سے پہلے ان واقعات کی کوئی حتمی تعبیر پیش کرنا مناسب نہیں تھا۔ ادھر آئی آئی ٹی بمبئی فیکلٹی فورم نے پروفیسر ڈولا کی حمایت کرتے ہوئے کہا ہے کہ وہ امتحان کے دوران موبائل فون کے مبینہ غیر مجاز استعمال کی اطلاع ادارے کے سینیٹ سے منظور شدہ طریقہ کار کے مطابق دے رہے تھے۔ فورم نے ان کے خلاف جاری الزامات پر تشویش کا اظہار کرتے ہوئے آزادانہ اور غیر جانب دار تحقیقات کی ضرورت پر زور دیا ہے۔ طالب علم کی موت کے بعد کیمپس میں احتجاج بھی جاری ہے اور طلبہ نے 18 مطالبات پیش کیے ہیں، جن میں طلبہ کی تعلیمی کمیٹیوں میں نمائندگی، کیمپس میں ہونے والی خودکشیوں کی آزادانہ تحقیقات اور اساتذہ کے لیے ذہنی صحت سے متعلق تربیتی پروگرام شامل ہیں۔

گنپتی منڈل میں غیر قانونی بجلی کنکشن، منڈل کو بیسٹ کا نوٹس

کالاچوکی کرنٹ سانحہ، بھیڑ اتنی زیادہ تھی کہ ایمبولینس جائے حادثہ تک نہ پہنچ سکی

ممبئی: لال باغ کے کالاچوکی علاقے میں گنیش اتسو کے دوران ایک عارضی اسٹال میں مبینہ غیر مجاز بجلی کنکشن کے باعث پیش آئے حادثے میں ایک 8 سالہ بچی سمیت دو افراد کی موت ہوگئی، جبکہ چار افراد برقی جھٹکے سے زخمی ہوگئے۔ یہ حادثہ اتوار کی علی الصبح دتارام لاڈ مارگ پر کالاچوکی وبھاغ سارجنک اتسو منڈل کے قریب اس وقت پیش آیا جب گنیش منڈل کے باہر زبردست بھیڑ جمع تھی۔ اطلاعات کے مطابق سڑک پر نصب عارضی اسٹال کے قریب بجلی کا تار کھلا رہ گیا تھا اور وہاں پانی بھی جمع تھا، جس کے باعث اس کے رابطے میں آنے والے افراد کو کرنٹ لگ گیا۔ حادثے میں 8 سالہ راگھنی یادو اور 33 سالہ سجاتا تھوڈیٹی کی موت ہوگئی، جبکہ روہی سنگھ، ساحل تارے، تنوی ہانڈے اور کرن نائک زخمی ہوئے۔ زخمیوں کو ابتدائی طور پر قریبی نرسنگ ہوم لے جایا گیا، لیکن سڑک پر شدید بھیڑ کے باعث ایمبولینسیں جائے حادثہ تک نہیں پہنچ سکیں۔ منڈل کے ارکان نے زخمیوں کو وہیل چیئر اور اپنے ہاتھوں پر اٹھا کر نرسنگ ہوم پہنچایا، بعد ازاں بعض زخمیوں کو دو پہیہ گاڑیوں کے ذریعے اسپتال منتقل کیا گیا۔ بیسٹ کی ابتدائی جانچ میں انکشاف ہوا کہ گنیش منڈل کے لیے منظور شدہ بجلی میٹر سے عارضی اسٹال تک مبینہ طور پر غیر مجاز کنکشن لیا گیا تھا۔ بیسٹ نے کلاچوکی وبھاغ سارجنک اتسو منڈل کو ناقص بجلی تنصیب کے سلسلے میں نوٹس جاری کیا ہے اور حفاظتی ضابطوں کی پابندی پر سوالات اٹھائے ہیں۔ دوسری جانب منڈل کے منتظمین نے غیر مجاز بجلی کنکشن سے لاعلمی ظاہر کی ہے۔ پولیس نے اسٹال مالک کمل شیٹی کے خلاف لاپروائی سے موت واقع کرنے اور انسانی زندگی کو خطرے میں ڈالنے سمیت متعلقہ دفعات کے تحت مقدمہ درج کیا ہے اور معاملے کی تحقیقات جاری ہیں۔ حادثے کے وقت دتارام لاڈ مارگ پر کلاچوکی اور لال باغ کے گنیش منڈلوں میں درشن کے لیے آنے والے عقیدت مندوں کی بڑی تعداد موجود تھی۔ شدید بھیڑ کے باعث امدادی کارروائی بھی متاثر ہوئی اور ایمبولینسوں کو جائے حادثہ تک پہنچنے میں دشواری پیش آئی۔ اس واقعے نے گنیش اتسو کے دوران عارضی بجلی تنصیبات، غیر مجاز کنکشن، ہجوم کے انتظام اور ہنگامی گاڑیوں کے لیے راستہ کھلا رکھنے کے انتظامات پر سنگین سوالات کھڑے کردیے ہیں۔

پانچ ستارہ ہوٹل کے کھانے کی میز پر کاکروچ!

جے ڈبلیو میریئٹ کے رومانو ریسٹورنٹ میں واقعہ ماہر قلب ڈاکٹر اشوک سیٹھ نے تکارام منڈے کو ٹیگ کیا

ممبئی: ممبئی کے ایک معروف پانچ ستارہ ہوٹل میں کھانے کی میز پر کاکروچ نظر آنے کا معاملہ سامنے آنے کے بعد صفائی اور حفظان صحت کے معیار پر سوال اٹھنے لگے ہیں۔ معروف ماہر قلب اور فورٹس ہیلتھ کیئر کے چیئرمین ڈاکٹر اشوک سیٹھ نے دعویٰ کیا ہے کہ ہفتہ کی شب سحر واقع جے ڈبلیو میریئٹ کے رومانو ریسٹورنٹ میں رات کا کھانا کھاتے وقت ان کی میز پر ایک ننھا کاکروچ گھومتا ہوا نظر آیا۔ ڈاکٹر سیٹھ نے اتوار کو سماجی رابطے کی ویب سائٹ پر واقعے کی تفصیل شیئر کرتے ہوئے طنزیہ انداز میں لکھا کہ "دیکھیے رات کے کھانے پر اچانک کون آ گیا، ایک ننھا کاکروچ ہماری میز پر ہمارے ساتھ کھانا بانٹنے کی خواہش لیے موجود تھا۔" انہوں نے مزید کہا کہ کاکروچ کو وہاں سے جانے کے لیے کہا گیا، لیکن وہ جانے کو تیار نہیں تھا۔ ڈاکٹر سیٹھ کے مطابق اس واقعے سے ان کی بھوک متاثر ہوئی اور انہوں نے کھانا مکمل کیے بغیر ہی ریسٹورنٹ چھوڑ دیا۔ انہوں نے اس معاملے کو فوڈ سیفٹی اور صفائی ستھرائی کے حوالے سے تشویش ناک قرار دیتے ہوئے بھارتی ادارۂ معیاراتِ خوراک، جے ڈبلیو میریئٹ اور مہاراشٹر کے محکمہ خوراک وادویات کے کمشنر تکارام منڈے کو بھی اپنی پوسٹ میں ٹیگ کیا۔ ڈاکٹر سیٹھ نے تکارام منڈے کی جانب سے حالیہ دنوں میں حفظان صحت اور غذائی تحفظ کے اصولوں کی خلاف ورزی کرنے والے اداروں کے خلاف کی جانے والی کارروائیوں کا حوالہ دیتے ہوئے امید ظاہر کی کہ اس معاملے پر بھی توجہ دی جائے گی۔ تاہم خبر لکھے جانے تک جے ڈبلیو میریئٹ کی جانب سے اس واقعے پر کوئی ردعمل سامنے نہیں آیا تھا اور نہ ہی یہ واضح ہوا کہ شکایت کے بعد ہوٹل کا معائنہ یا کوئی کارروائی کی گئی ہے یا نہیں۔ واقعے نے ممبئی کے بڑے ہوٹلوں اور ریسٹورنٹس میں کھانے کی صفائی اور حفظان صحت کے انتظامات پر ایک بار پھر توجہ مرکوز کردی ہے۔

بی ایم ڈبلیو نے حادثہ سے قبل جوڑے کو بھی ٹکر ماری

مارچ میں تیز رفتاری کے خلاف شکایت درج ہوئی تھی، پرانا ویڈیو وائرل

ممبئی کے کوسٹل روڈ پر اتوار کی صبح تیز رفتاری کے باعث بیریئر توڑ کر تقریباً 75 میٹر نیچے گرنے والی بی ایم ڈبلیو کار اس سے قبل بھی حادثے میں ملوث رہ چکی ہے۔ پولیس کے مطابق رواں سال 29 مارچ کو اسی کار نے ایک جوڑے کو ٹکر ماری تھی، جس کے بعد گام دیوی پولیس اسٹیشن میں تیز رفتاری سے گاڑی چلانے کے الزام میں شکایت درج کی گئی تھی۔ اس واقعے کی ویڈیو اب سوشل میڈیا پر تیزی سے وائرل ہورہی ہے، جس میں شکایت کنندہ اومکار شرکے اور بی ایم ڈبلیو چلانے والا شخص دکھائی دے رہے ہیں۔ اتوار کی صبح تقریباً 5 بج کر 20 منٹ پر ورلی میں لوٹس جیٹی کے قریب تعمیراتی مقام پر بی ایم ڈبلیو کوسٹل روڈ کے بیریئر سے ٹکرا کر تقریباً 75 میٹر نیچے جاگری، جس کے نتیجے میں گجرات سے تعلق رکھنے والے تین طلبہ 17 سالہ دھیرج سیٹھ، 19 سالہ آدتیہ جکسینیا اور 21 سالہ شانئے گجر ہلاک ہوگئے، جبکہ 23 سالہ آدتیہ اوسوال زخمی ہوا اور نائر اسپتال میں زیر علاج ہے۔ پولیس کے مطابق کار تیز رفتاری کے باعث ڈرائیور کے قابو سے باہر ہوئی۔ سی سی ٹی وی میں کار کو میرین ڈرائیو سے حاجی علی کی جانب جاتے ہوئے دوسرے درجے کے ریمپ سے نیچے گرتے دیکھا گیا۔ حادثے کے بعد بی ایم ڈبلیو سے متعلق مارچ کا پرانا واقعہ بھی دوبارہ زیر بحث آگیا ہے۔

دو پاسپورٹ رکھنے کا الزام، الہاس نگر میں ملزم شخص گرفتار

ممبئی کے الہاس نگر میں ہل لائن پولیس نے ایک شخص کو مبینہ طور پر بھارتی اور پاکستانی دونوں پاسپورٹ رکھنے کے الزام میں گرفتار کیا ہے۔ پولیس کے مطابق ملزم کی شناخت 38 سالہ چند علی عبدالراشد سید کے طور پر ہوئی ہے، جو کلیان کے ملنگ گڑھ علاقے میں رہتا ہے۔ پولیس کا کہنا ہے کہ سید کو 2009 میں بھارتی پاسپورٹ جاری کیا گیا تھا، جس کے بعد وہ اپنے رشتہ داروں سے ملاقات کے لیے پاکستان گیا اور مبینہ طور پر جعلی دستاویزات کی بنیاد پر وہاں پاکستانی پاسپورٹ حاصل کیا۔ پولیس کے مطابق وہ تقریباً 4 سے 5 سال پاکستان میں رہا اور 2024 میں بھارت واپس آیا۔ واپسی کے بعد اس نے اپنے سابق بھارتی پاسپورٹ اور پاکستان میں طویل قیام کی اطلاع دیے بغیر نئے بھارتی پاسپورٹ کے لیے درخواست دی۔ علاقائی پاسپورٹ دفتر ممبئی نے اسے 7 جنوری 2025 سے 6 جنوری 2035 تک کارآمد نیا پاسپورٹ بھی جاری کردیا۔ تصدیق کے دوران پاسپورٹ حکام کو معلوم ہوا کہ سید کے نام پر پہلے بھی بھارتی پاسپورٹ جاری ہو چکا ہے۔

پل کی منڈیر سے کار ٹکرائی

فضائی کمپنی کی کیبن کریو ہلاک

ممبئی: مضافاتی علاقے بوریولی میں مغربی شاہراہ پر پل کی کنکریٹ منڈیر سے کار ٹکرانے کے نتیجے میں ۳۲ سالہ کیبن کریو کینو مستری شدید زخمی ہونے کے بعد جاں بحق ہوگئیں۔ پولیس کے مطابق کینو مستری میرا روڈ کی رہائشی تھیں اور ملازمت سے گھر واپس جارہی تھیں کہ جمعہ کی علی الصباح حادثہ پیش آیا۔ بتایا گیا ہے کہ کار ڈرائیور وجے کھوسے کی گاڑی پر گرفت نہیں رہی اور تیز رفتاری کے دوران وہ مغربی شاہراہ پر واقع پل کی کنکریٹ منڈیر سے جاٹکرائی۔ حادثے میں کینو مستری کے سر پر شدید چوٹیں آئیں۔ ڈرائیور خود زخمی نہیں ہوا اور راہ گیروں کی مدد سے اس نے کینو کو میرا روڈ کے ایک اسپتال پہنچایا، جہاں علاج کے دوران ہفتہ کی شام ان کی موت ہوگئی۔ پولیس نے خاتون کی موت کے بعد ڈرائیور وجے کھوسے کے خلاف بھارتیہ نیائے سنہتا کی دفعہ ۱۰۶(۱) کے تحت غفلت کے باعث موت واقع ہونے کا مقدمہ درج کیا اور اسے تفتیش کے لیے حاضر ہونے کا نوٹس جاری کیا ہے۔

اگلی تعیناتی کہاں ہوگی، مجھے کیا خبر!

حکومت جو محکمہ دے گی وہیں کام کروں گا، منڈے کا دوٹوک موقف

ممبئی: مہاراشٹر میں ملاوٹ خوروں کے خلاف مسلسل کارروائیوں کے باعث محکمہ خوراک وادویات کے کمشنر تکارام منڈے ایک بار پھر موضوعِ بحث بنے ہوئے ہیں۔ عہدہ سنبھالنے کے بعد انہوں نے ریاست بھر میں دودھ، پنیر اور دیگر غذائی اشیا میں ملاوٹ کرنے والوں کے خلاف کارروائیاں تیز کردی ہیں۔ بڑے ہوٹلوں کے خلاف بھی کارروائی کی گئی ہے، جبکہ محکمہ کی جانب سے فلمی دنیا سے وابستہ بعض شخصیات کو بھی نوٹس جاری کیے گئے ہیں۔ تکارام منڈے کے سخت اقدامات کے درمیان کچھ عرصے سے ان کے دوبارہ تبادلے کی خبریں بھی گردش کررہی تھیں اور شہریوں کی جانب سے ان کا تبادلہ نہ کرنے کا مطالبہ بھی سامنے آیا تھا۔ اسی دوران ایک خبر رساں ادارے کو دیے گئے انٹرویو میں تکارام منڈے سے پوچھا گیا کہ اگر انہیں محکمہ خوراک و ادویات سے منتقل کیا گیا تو وہ آئندہ کون سا محکمہ سنبھالنا چاہیں گے۔ اس پر انہوں نے واضح کیا کہ اگلا تبادلہ کہاں ہوگا، یہ ان کے ہاتھ میں نہیں ہے۔ حکومت انہیں جو محکمہ دے گی، وہ اسی میں اپنی ذمہ داری انجام دیں گے۔ تکارام منڈے نے کہا کہ وہ مستقبل کے بارے میں زیادہ فکر نہیں کرتے بلکہ جس عہدے پر تعینات ہیں، وہاں پوری ذمہ داری کے ساتھ بہتر کام کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ ان کا کہنا تھا کہ ہر شخص کو مستقبل کی فکر چھوڑ کر حال میں اپنی ذمہ داری پوری کرنے پر توجہ دینی چاہیے۔ انہوں نے یہ بھی واضح کیا کہ اگر کوئی ملازم یا افسر کام میں کوتاہی کرتا ہے تو اس کے ساتھ سمجھوتہ کرنے یا غیر ضروری ہمدردی دکھانے کی کوئی وجہ نہیں ہے۔ دودھ میں ملاوٹ کے معاملے پر بھی انہوں نے کہا کہ اسے روکنے کے لیے مختلف اقدامات کیے جارہے ہیں۔ تکارام منڈے کے سرکاری عہدے کے دوران متعدد مرتبہ تبادلے ہو چکے ہیں اور حالیہ دنوں میں ایک بار پھر ان کے تبادلے کی خبریں گردش میں تھیں۔ بعض اطلاعات میں ان کی راجستھان منتقلی کا بھی ذکر کیا گیا تھا، تاہم اس حوالے سے بھی ان کا موقف یہی رہا ہے کہ تبادلے کا فیصلہ ان کے اختیار میں نہیں بلکہ حکومت کے ہاتھ میں ہے۔

میٹرو کی تعمیر میں پھر لاپروائی، سیمنٹ کا ٹکڑا گرا، نوجوان شدید زخمی

ایک ہفتے میں تین حادثات، حفاظتی انتظامات پر سوال، تعمیراتی کمپنی پر کروڑوں روپے جرمانے کے باوجود حادثات کا سلسلہ جاری

ممبئی: دہیسر سے میرا بھائندر کے درمیان زیر تعمیر میٹرو ۹ راہداری میں حفاظتی انتظامات کی مبینہ ناقص صورتحال ایک بار پھر سامنے آئی ہے۔ اتوار کو کاشمیرا علاقے میں میٹرو کے بلند تعمیراتی ڈھانچے سے سیمنٹ کا ایک بڑا ٹکڑا اچانک سڑک پر گر گیا، جس کی زد میں آکر ۲۳ سالہ نوجوان شاداب شدید زخمی ہوگیا۔ سر پر گہری چوٹ آنے کے بعد اسے میرا روڈ کے ووکارٹ اسپتال میں داخل کرایا گیا ہے، جہاں اس کا علاج جاری ہے۔ حادثہ اتوار دوپہر تقریباً ایک بجے اس وقت پیش آیا جب شاداب سڑک سے گزر رہا تھا۔ بتایا جاتا ہے کہ فون پر بات کرنے کے لیے وہ کچھ دیر رکا ہی تھا کہ اوپر سے سیمنٹ کا بھاری ٹکڑا اس کے سر پر آگرا۔ زخمی ہونے کے بعد وہ تقریباً ایک گھنٹے تک سڑک پر پڑا رہا۔ سڑک کے کنارے کھڑی بھاری گاڑیوں کے باعث لوگوں کی فوری طور پر اس پر نظر نہیں پڑی۔ بعد میں ایک راہ گیر نے اسے دیکھا اور رکشا کے ذریعے اسپتال پہنچایا۔ اس واقعے نے میٹرو ۹ کے تعمیراتی کام میں حفاظتی انتظامات پر ایک بار پھر سنگین سوالات کھڑے کردیئے ہیں۔ قابل ذکر ہے کہ گزشتہ ایک ہفتے کے دوران میٹرو کے مختلف تعمیراتی کاموں میں تین حادثات پیش آئے ہیں، جن میں تین افراد کی موت اور ایک شخص کے زخمی ہونے کی اطلاع ہے۔ میٹرو ۹ کے کام کے آغاز سے اب تک ۱۴ سے زائد حادثات میں تقریباً سات افراد جان گنوا چکے ہیں۔ تعمیراتی کمپنی پر ممبئی میٹرو ریل کارپوریشن اور ایم ایم آر ڈی اے کی جانب سے ۲۲ کروڑ روپے سے زائد جرمانہ بھی عائد کیا جاچکا ہے۔ اس سے قبل میٹرو ۹ کے میڈیٹیا نگر اسٹیشن پر بھی تعمیراتی مقام سے گرنے والے گرینائٹ کے ٹکڑوں نے حفاظتی انتظامات پر سوال اٹھائے تھے۔ اس معاملے میں ایم ایم آر ڈی اے نے تعمیراتی کمپنی پر ۱۰ کروڑ روپے اور دو دیگر ایجنسیوں پر مجموعی طور پر ڈھائی کروڑ روپے کا جرمانہ عائد کیا تھا۔ جرمانوں اور حفاظتی ہدایات کے باوجود حادثات کا سلسلہ جاری رہنے سے تعمیراتی کام کی نگرانی اور حفاظتی اصولوں پر عمل درآمد کے نظام پر سوالات اٹھ رہے ہیں۔

عزت مآب سیدنا مفضل سیف الدین کو اعزازی ڈاکٹریٹ

جامعہ کوفہ عراق نے عالمی داؤدی بوہرہ برادری کے 53ویں داعی مطلق و روحانی پیشوا، عزت مآب سیدنا مفضل سیف الدین کو اعزازی ڈاکٹریٹ کی سند پیش کی

سورت: علمی، ثقافتی اور سماجی خدمات کے اعتراف میں جامعہ کوفہ عراق نے عالمی داؤدی بوہرہ برادری کے 53ویں داعی مطلق و روحانی پیشوا، عزت مآب سیدنا مفضل سیف الدین کو اعزازی ڈاکٹریٹ کی سند پیش کی۔ عراق سے آنے والے ایک اعلیٰ سطحی وفد نے، جس کی قیادت وزارتِ اعلیٰ تعلیم و سائنسی تحقیق کے سینئر انڈر سیکریٹری پروفیسر ڈاکٹر حیدر عابد دھاد اور جامعہ کوفہ کے صدر پروفیسر ڈاکٹر علاء ناجی الموبی کررہے تھے، سورت میں منعقدہ ایک تقریب میں عزت مآب سیدنا مفضل سیف الدین کو یہ اعزاز پیش کیا۔ پروفیسر ڈاکٹر حیدر عابد دھاد نے کہا کہ سورت میں یہ اعزاز پیش کرنا خاص اہمیت رکھتا ہے، کیونکہ یہ حضور کی آبائی سرزمین ہے اور الجامعۃ السیفیہ کا مرکز بھی ہے، جو صدیوں سے داؤدی بوہرہ برادری کا ایک اہم علمی مرکز رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ یہ اعزاز علم، ثقافت اور انسانی خدمت کے مشترکہ جذبے کی عکاسی کرتا ہے۔ جامعہ کوفہ کے صدر پروفیسر ڈاکٹر علاء ناجی الموبی نے کہا کہ عزت مآب سیدنا مفضل سیف الدین نے تعلیم کے فروغ، ثقافتی ورثے کے تحفظ اور دنیا بھر میں سماجی بہبود کے لیے مسلسل کام کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ یہ اعزاز اعلیٰ تعلیم کو بے لوث سماجی خدمت سے جوڑنے والی ان کی خدمات کا اعتراف ہے اور قیادت کا ایک قابل تقلید نمونہ پیش کرتا ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ یہ اعزاز کلاسیکی علمی روایت اور عالمی سطح پر انسانی خدمت کے درمیان قائم مضبوط تعلق کو بھی اجاگر کرتا ہے۔ علمی اور سماجی خدمات کا سفر عزت مآب سیدنا مفضل سیف الدین نے ہمیشہ معاشرے کی ترقی میں تعلیم کو بنیادی حیثیت دی ہے۔ وہ علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کے چانسلر رہ چکے ہیں اور اس وقت جامعہ ملیہ اسلامیہ کے چانسلر ہیں۔ وہ داؤدی بوہرہ برادری کے اہم عربی تعلیمی ادارے الجامعۃ السیفیہ کے سرپرست بھی ہیں۔ آپ کی تعلیمی سوچ میں کلاسیکی علوم اور جدید سائنس کو یکجا کرکے ایک جامع تعلیمی نظام کو فروغ دینا شامل ہے۔ تعلیم کے علاوہ آپ کی قیادت میں ماحولیاتی تحفظ، صحت کی سہولیات اور سماجی و برادری کی ترقی کے لیے بھی دنیا بھر میں مختلف اقدامات جاری ہیں۔ جامعہ کوفہ عراق کے نجف گورنریٹ میں واقع جامعہ کوفہ عراق کی وزارتِ اعلیٰ تعلیم و سائنسی تحقیق کے تحت کام کرنے والا ایک معروف تعلیمی اور تحقیقی ادارہ ہے۔ جامعہ میں تقریباً 40,000 طلبہ زیر تعلیم ہیں اور یہاں طب، علوم انسانی، فقہ اور قدرتی علوم سمیت مختلف شعبوں میں تعلیم و تحقیق کا انتظام ہے۔

مانخورد فلائی اوور 1.62 کیلئے ہیکٹر مینگروز کی قربانی

ممبئی: گھاٹکوپر-مانخورد لنک روڈ اور سائن-پنویل ہائی وے پر دو نئے فلائی اوور کی تعمیر کے لیے بی ایم سی نے 1.6202 ہیکٹر مینگروز والی جنگلاتی زمین کے استعمال کی مرکزی وزارت ماحولیات سے منظوری طلب کی ہے۔ اس زمین کا کچھ حصہ تھانے کریک فلیمنگو سینکچوری اور اس کے ماحولیاتی حساس علاقے میں شامل ہے۔ بی ایم سی کے مطابق بجلی کی ترسیلی لائنوں کی منتقلی کے لیے یہ زمین درکار ہے، جبکہ منصوبے کا مقصد مانخورد چوراہے پر ٹریفک کا دباؤ کم کرنا ہے۔ تاہم شہری ادارے نے یہ نہیں بتایا کہ کارروائی سے کتنے مینگروز متاثر ہوں گے۔ منصوبے کی ابتدائی تخمینی لاگت 918 کروڑ روپے تھی، جبکہ فلائی اوور کی مجوزہ سمت ممبئی میٹرو 8 کے راستے سے بھی متصادم ہے۔

14 فٹ سے بلند جھوپڑوں پر بلڈوزر کی تیاری

مکینوں کو قانونی نوٹس بھیجنے کا سلسلہ جاری، 34 ہزار جھوپڑاواسیوں کا مستقبل خطرہ میں

ممبئی: 14 فٹ سے زیادہ اونچی جھوپڑی نما تعمیرات کے خلاف یکم اکتوبر سے مجوزہ بی ایم سی کی انہدامی کارروائی کے خلاف مخالفت شروع ہوگئی ہے۔ گوونڈی نیو سنگم ویلفیئر سوسائٹی کی جانب سے وکیل فیاض عالم شیخ نے ہفتہ کے روز بی ایم سی کمشنر، جھوپڑپٹی بازآبادکاری اتھارٹی، ممبئی میٹروپولیٹن ریجن ڈیولپمنٹ اتھارٹی اور محکمہ ہاؤسنگ کے پرنسپل سکریٹری کو قانونی نوٹس بھیج کر مجوزہ انہدامی مہم منسوخ کرنے کا مطالبہ کیا ہے۔ متاثرہ مکینوں کی حمایت میں سماج وادی پارٹی کے رکن اسمبلی رئیس شیخ نے کہا کہ بی ایم سی کی اس کارروائی سے تقریباً 34 ہزار افراد کے مستقبل پر سوالیہ نشان لگ گیا ہے۔ قانونی نوٹس میں کہا گیا ہے کہ 14 فٹ کی حد 138 سال پرانے ممبئی میونسپل کارپوریشن ایکٹ 1888 سے اخذ کی گئی ہے، جبکہ موجودہ ممبئی میں آبادی، رہائش اور شہری حالات اس دور سے بالکل مختلف ہیں۔ نوٹس کے مطابق ضرورت کے تحت تعمیر کی گئی ان ایک یا دو منزلہ جھوپڑی نما رہائش گاہوں میں آج تین نسلیں ایک ساتھ رہ رہی ہیں، اس لیے محض اونچائی کی بنیاد پر انہدامی کارروائی مکینوں کے لیے شدید مشکلات پیدا کرسکتی ہے۔ نوٹس میں یہ بھی دعویٰ کیا گیا ہے کہ مجوزہ کارروائی ریاستی حکومت کی ان پالیسیوں سے متصادم ہے جن کے تحت جھوپڑپٹی مکینوں کے تحفظ اور بازآبادکاری کو یقینی بنانے کی کوشش کی جاتی ہے۔ جھوپڑپٹی بازآبادکاری اتھارٹی کی تازہ رپورٹ کے مطابق بی ایم سی حدود میں تقریباً 90 لاکھ افراد جھوپڑپٹی علاقوں میں رہتے ہیں اور ممبئی کے جغرافیائی رقبے کا تقریباً 24 فیصد حصہ جھوپڑپٹیوں پر مشتمل ہے۔ بی ایم سی کے اعداد و شمار کے مطابق اس کے دائرہ اختیار میں 2 لاکھ 23 ہزار 150 جھوپڑی نما تعمیرات موجود ہیں، جن میں سے 39 ہزار 111 تعمیرات 14 فٹ یا اس سے زیادہ اونچی ہیں۔ مکینوں کی جانب سے انہدامی کارروائی کے بجائے تعمیراتی ترقی اور بازآبادکاری پر توجہ دینے کا مطالبہ کیا گیا ہے۔

دون میں سیوا سنکلپ ابھیان کا پورکل گاؤں سے آغاز

کثیر المقاصد کیمپ میں 200 سے زائد لوگوں نے اسکیموں سے فائدہ اٹھایا اور 28 سے زائد شکایات کی سماعت کی گئی

دہرہ دون: سیوا سنکلپ ابھیان کے تحت، جس کا مقصد عوامی فلاح و بہبود کی اسکیموں اور سرکاری خدمات کو عوام کے لیے قابل رسائی بنانا تھا، دہرادون میں مہم کا آغاز مسوری اسمبلی حلقہ کے پورکل گاؤں کے دیپک پنڈیر کمیونٹی سینٹر میں ایک بڑے کثیر المقاصد عوامی کیمپ سے ہوا۔ کیمپ میں 200 سے زائد افراد نے شرکت کی اور مختلف محکمانہ اسکیموں اور خدمات سے مستفید ہوئے۔ 150 سے زائد افراد نے صحت کی جانچ اور طبی مشاورت حاصل کی۔ کابینی وزیر گنیش جوشی نے کثیر مقصدی کیمپ کا افتتاح کیا۔ انہوں نے مختلف محکموں کی جانب سے لگائے گئے سٹالز کا معائنہ کیا اور دستیاب خدمات اور عوامی فلاحی اسکیموں کے بارے میں معلومات حاصل کیں۔ انہوں نے محکمہ صحت کے سٹال کا بھی معائنہ کیا اور ہیلتھ سروس کے انتظامات کا جائزہ لیا۔ اس دوران انہوں نے پانچ خواتین میں مہالکشمی کٹس، دو کشوری کٹس اور دو بے بی کٹس تقسیم کیں۔ کابینی وزیر نے ذاتی طور پر کیمپ میں دیہاتیوں کے 28 سے زیادہ مسائل سنے اور کئی کو موقع پر ہی حل کیا۔ انہوں نے کہا کہ وزیر اعظم نریندر مودی کی سالگرہ کے موقع پر سیوا سنکلپ ابھیان کے تحت 17 ستمبر سے 18 اکتوبر تک ریاست بھر میں مختلف عوامی فلاحی پروگرام منعقد کیے جا رہے ہیں۔ ان میں کثیر مقصدی عوامی کیمپ، صحت کیمپ، اور صفائی سے متعلق سرگرمیاں شامل ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ان کیمپوں کے ذریعے حکومت کی عوامی فلاحی

اسکیموں کو براہ راست عوام تک پہنچانے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ کیمپ میں تباہ شدہ پشتوں، حفاظتی دیواروں، رہائشی کٹاؤ، اور سہسرادھرا آفت سے متاثرہ علاقے میں آبپاشی سے متعلق شکایات نمایاں تھیں۔ وزیر موصوف نے متعلقہ عہدیداروں کو ان مسائل کو ترجیحی بنیادوں پر حل کرنے کی ہدایت دی۔ کھیری مان سنگھ روڈ پر ایک تباہ شدہ کلورٹ کی تعمیر اور پورکل گاؤں میں آمد و رفت کی سہولیات کے لیے بسوں کے چلانے کے بارے میں بھی شکایات درج کی گئی تھیں۔ آر ٹی او حکام کو ہدایت دی گئی کہ وہ بس آپریشن کے سلسلے میں ضروری کارروائی کریں۔ اس موقع پر سہس پور ترقیاتی بلاک کے کیارکولی بھٹہ گاؤں میں شری ہری سیلف ہیلپ گروپ کی رکن بینا کوتل جو کہ محکمہ زراعت کے تعاون سے بہترین کام کر رہی ہیں، کو 50 ہزار روپے کا چیک پیش کیا گیا۔ 4 لاکھ باغبانی کے شعبے میں نمایاں کام کرنے والے پانچ کسانوں کو سرٹیفکیٹس سے بھی نوازا گیا۔

کیمپ میں سماجی بہبود، بچوں کی ترقی، زراعت، ماہی پروری، صحت اور باغبانی سمیت مختلف محکموں کی خدمات ایک ہی چھت کے نیچے فراہم کی گئیں۔ گاؤں والوں کو سرکاری اسکیموں کے لیے اہلیت، درخواست کے عمل اور دستیاب سہولیات کے بارے میں بھی آگاہ کیا گیا۔ چیف ڈیولپمنٹ آفیسر ابھینو شاہ نے بتایا کہ سیوا سنکلپ ابھیان 17 ستمبر سے 18 اکتوبر تک دہرادون ضلع میں بڑے پیمانے پر نافذ کیا جا رہا ہے۔ اس پہل کے تحت ہر اسمبلی، بلاک اور تحصیل سطح پر "سیوا ستیو" مہم اور "عوام کی حکومت، عوام کی دہلیز" کے تحت کثیر المقاصد کیمپوں کا انعقاد کیا جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ پورکل گاؤں میں کیمپ اسی سلسلے کی شروعات ہے۔ اس موقع پر ریاستی وزیر جیوتی کوٹیا، چیف ڈیولپمنٹ آفیسر ابھینو شاہ، سب ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ راہل آنند، ضلع پنچایت ممبران ویر سنگھ چوہان، کرن، منوج چھتری، لکشمن سنگھ راوت، سندر سنگھ کوتھل، کشن سنگھ پنڈیر، سیما پنڈیر، کونسلر کیپٹن سکھ بہادر گروگ، بی جے پی لیڈر سوریندر رانا، بھوجن سنگھ، راجہ سنگھ، راجہ سنگھ، راجہ راجہ اور دیگر موجود تھے۔ کمل تھاپا، سنجے نوٹیال، پرمیلا دیوی، علاقے کی بی ڈی سی، گاؤں کے سربراہ، تمام ضلع سطح کے محکموں کے افسران اور مقامی لوگ موجود تھے۔

نئی ٹیکنالوجی کیساتھ کام کر کے سائبر سیکیورٹی کو مضبوط کریں افسران: بترا

دہرہ دون: ریاستی انفارمیشن ٹکنالوجی کے وزیر پردیپ بترا نے اسمبلی ہال میں محکمہ کے افسران کے ساتھ ایک جائزہ میٹنگ کی۔ وزیر نے کہا کہ آج آئی ٹی ڈی اے ڈیٹا اور سائبر سیکیوریٹی کے مسائل پر تفصیلی بات چیت ہوئی جس میں نئے ڈیٹا بیس سینٹر کو جدید ترین ٹیکنالوجی سے لیس کرنے کی ہدایات بھی شامل ہیں۔ انہوں نے جدید ماحول میں اے آئی کو کس طرح استعمال کیا جائے اس پر بھی تفصیل سے بات کی۔ انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ AI کو ڈیٹا اکٹھا کرنے تک محدود نہیں ہونا چاہیے بلکہ اسے مختلف شعبوں میں حل فراہم کرنے کے لیے بھی استعمال کیا جا سکتا ہے۔ وزیر نے UCAST کا بھی جائزہ لیا۔ انہوں نے المورہ اور چمپاوت اضلاع میں بنائے جانے والے سائنس سٹیز اور دہرادون ضلع میں بنائے جا رہے سائنس اینڈ انیشیٹو سنٹر کی ترقی کے بارے میں دریافت کیا۔ انہوں نے کہا کہ سائنس سٹی کے اندر قائم مختلف لیبز کو ریاست کی ترقی کے لئے کس طرح استعمال کیا جا سکتا ہے اس بارے میں حکام کے ساتھ بات چیت بھی کی گئی۔ انہوں نے کہا کہ عہدیداروں کو ہدایت دی گئی ہے کہ یہ یقینی بنائیں کہ یہ لیبز ریاست کے بچوں کو موبائل ایپس کے ذریعہ عملی اور دیگر مفید خدمات فراہم کریں۔ وزیر نے کہا کہ عہدیداروں کے ساتھ بات چیت کی گئی ہے تاکہ یہ طے کیا جا سکے کہ ریاست کی دیودار کی لکڑی سے بنی مصنوعات کو مقامی طور پر ایندھن اور کوئلے کے طور پر کس طرح استعمال کیا جا سکتا ہے، جس میں خواتین کے گروپوں اور دیہی باشندوں کی شمولیت سے گاؤں والوں کو خود روزگار فراہم کیا جا سکتا ہے۔ وزیر نے آئی ٹی کے شعبے میں کام کرنے والے اہلکاروں کے لیے لازمی تربیت کی ضرورت پر زور دیا۔ انہوں نے عہدیداروں کو ہدایت دی کہ وہ AI اور نئی ٹیکنالوجیز کے ساتھ کام کر کے سائبر سیکیورٹی کو مضبوط کریں۔ میٹنگ میں سکریٹری پنکج کمار پانڈے، ایڈیشنل سکریٹری گردھاری سنگھ راوت، ڈائرکٹر جنرل درگیش پنت اور دیگر محکمانہ افسران اور ملازمین موجود تھے۔

وزیر اعظم کے خدمت کے 25 سال کی کہانی، رنگ منچ سے اُبھرے گی بھاجپا!

اتراکھنڈ میں 300 مقامات پر "نموسیوا - آنکھی کہانیاں" کا شاندار تھیٹر پرفارمنس پیش کیا جائے گا: ملائم سنگھ راوت

دہرہ دون: پریس کانفرنس میں صحافیوں سے بات چیت کرتے ریاستی کوآرڈینیٹر شوبھارام و یوتھ فرنٹ کے ریاستی جنرل سکریٹری ملائم سنگھ راوت و دیگر۔

دہرہ دون: "سیوا سنکلپ ابھیان" کے ایک حصے کے طور پر بی جے پی تھیٹر کے ذریعے پی ایم مودی کی زندگی کے ان کہے پہلوؤں کو زندہ کر رہی ہے۔ "ناموسیوا - انکہی کہانیاں" پروگرام کے ایک حصے کے طور پر، تمام اسمبلی حلقوں میں اسکولوں، کالجوں، کمیونٹی ہالوں، پنچایت کی عمارتوں اور تقریباً 300 عوامی مقامات پر تھیٹر پرفارمنس کا اہتمام کیا جائے گا۔ اس پروگرام کے ریاستی کوآرڈینیٹر اور ذمہ دار شخص مسٹر شوبھرام پرجاپتی اور کوآرڈینیٹر اور یوتھ فرنٹ کے ریاستی جنرل سکریٹری ملائم سنگھ راوت نے بی جے پی ہیڈکوارٹر میں ایک پریس کانفرنس میں یہ جانکاری دی۔ اس موقع پر، جناب ملائم سنگھ راوت نے بتایا کہ جاری سیوا سنکلپ ابھیان کے ایک حصے کے طور پر، 21 ستمبر سے 17 اکتوبر 2026 تک پروگرام "ناموسیوا - ان کہی کہانیاں" کے تحت خصوصی تھیٹر پرفارمنس کا انعقاد کیا جا رہا ہے۔ اس اقدام کے تحت ہر ودھان سبھا میں ایک خصوصی اور عظیم الشان تھیٹر پرفارمنس کا انعقاد کیا جائے گا۔ اس تھیٹر پرفارمنس کے ذریعے وزیر اعظم جناب نریندر مودی کی 25 سالہ عوامی زندگی، قومی خدمت کے تئیں ان کی لگن، عوامی بہبود کے لیے ان کی کوششوں اور اچھی حکمرانی کے ذریعے ملک میں لائی گئی گہری تبدیلیوں کو جاندار اور جذباتی انداز میں پیش کیا جائے گا۔ گجرات کے وزیر اعلیٰ کے طور پر ان کے دور سے لے کر وزیر اعظم کے طور پر قوم کی خدمت تک کے ان کے سفر کو مکالمے، اداکاری، موسیقی اور متاثر کن سٹیجنگ کے ذریعے سامعین کے سامنے پیش کیا جائے گا۔

"ناموسیوا - ان ٹولڈ اسٹوریز" کی پیشکش کو ایک سادہ، حساس اور موسیقی کی شکل دی گئی ہے، تاکہ وزیر اعظم کے خدمت سفر اور عوامی فلاح و بہبود کے پیغام کو معاشرے کے ہر طبقے تک آسانی سے پہنچایا جا سکے۔ تھیٹر کی پریزنٹیشن میں، ہنر مند فنکار اپنی جاندار پرفارمنس اور طاقتور مکالموں کے ذریعے ان متاثر کن واقعات کو اسٹیج پر زندہ کریں گے، تاکہ مودی کی خدمت، لگن، غریبوں کی بہتری اور قوم کی تعمیر کے جذبے کو محسوس کیا جا سکے۔ انہوں نے بتایا کہ اس جامع مہم کے تحت ریاست بھر میں 250 سے 300 ڈراموں کا ہدف مقرر کیا گیا ہے۔ یہ پرفارمنس اسکولوں، کالجوں، پنچایتوں، کمیونٹی سینٹرز اور دیگر عوامی مقامات پر بھی عوامی رابطہ قائم کریں گی۔ یہ مہم پارٹی کی خدمت، گڈ گورننس، غریبوں کی بہتری اور قوم کی تعمیر کے عزم کو عوام تک پھیلانے کی کوشش ہے۔ فن اور ڈرامے کے ذریعے وزیر اعظم نریندر مودی کے 25 سالہ خدمت کے سفر کو موثر انداز میں پیش کیا جائے گا۔ اس موقع پر ریاست کے شریک میڈیا انچارج راجندر سنگھ نیگی اور ریاستی ترجمان وشواجیت نیگی بھی موجود تھے، ان کے ساتھ مسٹر شوبھرام پرجاپتی اور ملائم سنگھ راوت بھی موجود تھے۔

آنگن واڑی مراکز نہ صرف بچوں کی تعلیم اور غذائیت کے مراکز ہونے چاہیئے

بلکہ ماؤں، بچوں اور خاندانوں کے لیے بیداری کے پلیٹ فارم کے طور پر بھی کام کریں- ریکھا آریہ

ہلدوانی: ریاستی خواتین کو بااختیار بنانے اور بچوں کی ترقی کی وزیر ریکھا آریہ نے جمعہ کو ہلدوانی (نینیتال) میں سرکٹ ہاؤس کا دورہ کیا۔ وزیر نے "سیوا سنکلپ" مہم کے تحت منعقد کیے جانے والے "آنگن کا ملن" پروگرام کی تیاریوں کے سلسلے میں ضلعی سطح کے عہدیداروں اور پارٹی عہدیداروں کے ساتھ جائزہ میٹنگ کی اور ضروری ہدایات فراہم کیں۔ وزیر نے عہدیداروں کے ساتھ پروگرام کے تفصیلی خاکہ پر تبادلہ خیال کیا۔ میٹنگ میں وزیر نے عہدیداروں کو ہدایت دی کہ وہ پروگرام کی سنجیدگی اور اس کی وسیع تشہیر کو یقینی بنائیں۔ انہوں نے کہا کہ تمام بلاکس میں منعقد ہونے والے پروگراموں کی تصاویر اور ویڈیوگرافی لے کر محکمانہ ویب سائٹ پر اپ لوڈ کی جائے۔ اس کے علاوہ محکمہ کی سطح پر قابل ستائش کام کرنے والے آنگن واڑی کارکنوں، معاونین اور آشا ورکروں کو بھی اعزاز اور حوصلہ افزائی کی جانی چاہیے۔ حاملہ خواتین کو بھی محکمانہ سکیموں سے مستفید کیا جائے۔ وزیر موصوف نے کہا کہ یہ تقریبات ریاست بھر میں 25 ستمبر سے 7 ستمبر تک منعقد کی جائیں گی جو خدمت، غذائیت، صحت اور عوامی شراکت کی ایک جامع مہم بن جائیں گی۔ انہوں نے کہا کہ نینی تال ضلع میں مختلف بلاکس کے 1916 آنگن واڑی مراکز میں 13 دنوں تک یہ پروگرام منعقد کیا جائے گا۔ اس پروگرام کے ذریعے بچوں، ماؤں اور

خواتین کو بااختیار بنانے اور بچوں کی ترقی کی وزیر نے "آنگن کا ملن" پروگرام کے کامیاب نفاذ کے سلسلے میں ہلدوانی میں ایک میٹنگ کی اور اس کی کامیابی کو یقینی بنانے کے لیے عہدیداروں کو ضروری ہدایات فراہم کیں۔ "آنگن کا ملن" 25 ستمبر سے 7 اکتوبر تک خدمت، غذائیت، صحت اور عوامی شرکت کی ایک جامع مہم ہوگی- ریکھا آریہ

والدین کو غذائیت، صحت اور متوازن خوراک کے بارے میں آگاہی دی جائے گی۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ ہماری کوشش ہے کہ آنگن واڑی مراکز نہ صرف بچوں کی تعلیم اور غذائیت کے مراکز بنیں بلکہ یہ ماؤں، بچوں اور خاندانوں کے لیے بیداری اور رابطے کا ایک مضبوط پلیٹ فارم بھی بنیں۔ "سیوا سنکلپ" مہم کا مقصد بچوں کے صحت مند مستقبل کی بنیاد کو مضبوط کرنا اور ہر خاندان تک غذائیت اور صحت کا پیغام پہنچانا ہے۔ یہ 13 روزہ مہم صرف ایک تقریب نہیں ہے بلکہ بچوں کی غذائیت، صحت اور ہمہ جہت نشوونما کے ساتھ ساتھ والدین کو آگاہ کرنے کی ایک اہم کوشش ہے۔ اس موقع پر بی جے پی جنرل سکریٹری رنجن سنگھ برگلی، مہیلا مورچہ کی ضلع صدر کنچن اپریتی، شیڈولڈ مورچہ ضلع صدر رویندر بالی، مہیلا مورچہ جنرل سکریٹری ابھا گوسوامی، راشی جین، ضلع پنچایت ممبر ریشپال آریہ، چیف ڈیولپمنٹ آفیسر اروند پانڈے، ضلع پروگرام آفیسر انو اکاؤنٹس کے علاوہ محکمہ کے افسران اور عوامی نمائندے موجود تھے۔

بی جے پی نے ڈوبھال پر تبصرہ کے خلاف احتجاج میں کانگریس کا پتلا جلایا

دہرہ دون: بی جے پی نے کانگریس لیڈر راہول گاندھی کے این ایس اے ڈوول کے بارے میں دیئے گئے تبصروں کو دیو بھومی کی توہین قرار دیتے ہوئے ریاست بھر میں پتلے جلا کر احتجاج کیا۔ ناراض کارکنوں نے کہا کہ کانگریس ایک طویل عرصے سے ریاست کے وقار سے وابستہ شخصیت کی توہین کر رہی ہے اور اسے برداشت نہیں کیا جائے گا۔ پارٹی ہیڈکوارٹر میں نامہ نگاروں سے بات کرتے ہوئے ریاستی جنرل سکریٹری کندن پریہار نے کہا کہ قومی سلامتی کے مشیر اجیت ڈوول نے بارہا یہ ثابت کیا ہے کہ وہ ہم سب کو بالخصوص دیو بھومی کے لوگوں کو فخر کرتے ہیں۔ یہ بدقسمتی کی بات ہے کہ کانگریس لیڈر قومی مشیر پر جس طرح سے تبصرہ کر رہے ہیں وہ ناقابل قبول ہے۔ دیو بھومی کے تمام لوگ ان کے بیانات سے پریشان ہیں، اور یہ صرف ڈوبھال کا ہی نہیں بلکہ پوری دیو بھومی کا مذاق ہے۔ ان کا یہ تبصرہ دیو بھومی کے لوگوں پر سیدھا حملہ ہے۔

ریاستی ترجمان اور سینئر ایم ایل اے ونود چمولی نے کہا کہ کانگریس کے شہزادے کے تبصرے سے اتراکھنڈ کے لوگوں میں شدید غصہ ہے۔ انہوں نے کہا، "ہم دیکھ رہے ہیں کہ کانگریس پارٹی مسلسل اتراکھنڈ کے ان لوگوں پر حملہ کر رہی ہے جنہوں نے ملک کی بہت اعلیٰ سطح پر خدمت کی ہے اور اس کی سلامتی میں تعاون کیا ہے۔" انہوں نے مزید کہا کہ یہ صرف ڈوول ہی نہیں بلکہ ہمارے سی ڈی ایس بپن راوت کو بھی "اسٹریٹ ٹھگ" کہا جاتا ہے۔ کانگریس لیڈروں نے اجیت ڈوول کے بچوں کے بارے میں متعدد جارحانہ تبصرے کئے۔ کانگریس کے سابق صدر کرن مہرا نے یہاں تک کہ "گڑھوال کے لوگوں پر تھوکنے" کی بات کہی۔ انہوں نے یاد کیا کہ اندرا گاندھی کے دور میں، انہوں نے آنجہانی ہیم وتی نندن بہوگنا کو شکست دینے کے لیے بہت کوششیں کیں، جنہیں "ہمالیہ کا بیٹا" کہا جاتا ہے۔ جب وجے بہوگنا وزیر اعلیٰ بنے تو اسی ہریش راوت، اسی کانگریس نے انہیں اپنی مدت پوری کرنے سے روکا اور اس کے بعد حالات ایسے بن گئے کہ آج وہ بھارتیہ جنتا پارٹی کے کارکن ہیں۔ سچ تو یہ ہے کہ کانگریس ہمیشہ پہاڑیوں کے ہر اس شخص کے خلاف جارحانہ رہی ہے جس نے کبھی ترقی کی ہے اور کچھ حاصل کیا ہے، یا یوں کہیے کہ جو اہم شخصیات ہیں، اور انہوں نے ہمیشہ پہاڑیوں کی توہین کی ہے، اور پہاڑیوں کے لوگ اس توہین کو ہرگز برداشت نہیں کریں گے۔ یقیناً اگر سڑکوں پر اترنے کی ضرورت پڑی تو پہاڑی عوام بھی سڑکوں پر کانگریس کے خلاف لڑیں گے۔

ڈوبھال پر راہل کے تبصرے ہر محبّ وطن اتراکھنڈی کی توہین

قومی سلامتی کی ذمہ داریوں کے پابند، ڈوبھال کو سیاست میں گھسیٹنا ملک دشمن ذہنیت ہے: بھٹ

دہرہ دون: بی جے پی نے کانگریس لیڈر راہول گاندھی کے اجیت ڈوول، دیوتاؤں کی سرزمین کے فخر اور ملک کے قومی سلامتی کے مشیر کے بارے میں کیے گئے تبصروں کی سخت تنقید کی ہے اور انہیں ہر محبّ وطن کی توہین قرار دیا ہے۔ ریاستی صدر اور راجیہ سبھا ایم پی شری مہیندر بھٹ نے اس کی سخت مذمت کرتے ہوئے اسے کانگریس پارٹی کی ملک دشمن ذہنیت کا عکاس قرار دیا ہے۔ انہوں نے وزیر اعظم نریندر مودی، وزیر داخلہ امیت شاہ اور ملک کی دیگر اہم شخصیات کے خلاف اندور میں ایک پروگرام کے دوران اپوزیشن لیڈر راہول گاندھی کے غیر ذمہ دارانہ تبصروں کو قابل اعتراض اور قابل مذمت قرار دیا۔ اس نے ڈوول کے خلاف انتہائی جارحانہ اور توہین آمیز زبان استعمال کی، اس حقیقت کے باوجود کہ وہ قومی سلامتی سے متعلق فوجی، انٹیلی جنس اور سفارتی معاملات کو باضابطہ طور پر ہینڈل کرتے ہیں۔ وہ جو کچھ بھی کرتا ہے اس کا اختیار جمہوری طور پر منتخب حکومت قومی مفاد میں کرتی ہے۔ اس کے کردار میں، وہ سستی پبلسٹی کے لیے اپنے اوپر لگائے گئے اس طرح کے جھوٹے الزامات کو عوامی سطح پر بھی نہیں نکال سکتا۔ ایسے میں راہول گاندھی اپنے عہدے کا غلط استعمال کر رہے ہیں اور قومی

سلامتی کی اہم ذمہ داری سونپے گئے عہدے کے وقار کی توہین اور ملک کی شبیہ کو داغدار کرنے کا گناہ کر رہے ہیں۔

بھٹ نے کہا کہ مسٹر ڈوول کے خلاف کیے گئے یہ تبصرے پورے ملک بالخصوص اتراکھنڈ کی توہین ہیں کیونکہ ریاست کا ہر باشندہ ان کی زندگی اور کامیابیوں سے تحریک لیتا ہے۔ ایک آئی پی ایس افسر کے طور پر، انہوں نے پاکستان اور دیگر ممالک میں انٹیلی جنس مشنز کو مکمل کرنے کے لیے اپنی جان خطرے میں ڈالی، دہشت گردوں کے خلاف کامیابی سے آپریشن کیے، اور اب، گزشتہ 12 سالوں سے، انہوں نے ملک کو محفوظ رکھنے میں اہم کردار ادا کیا ہے۔ اس نے یہ سب کچھ ایک عاجزانہ پس منظر سے آنے کے باوجود حاصل کیا، اور یہ وہ چیز ہے جسے اقربا پروری لوگ ہضم نہیں کر سکتے۔ انہوں نے کہا کہ ماضی میں کانگریس نے دیو بھومی کے ایک اور فرزند آنجہانی جنرل بپن راوت کو بھی سڑک کا ٹھگ قرار دیا تھا اور ان پر خون کی تجارت کا الزام بھی لگایا تھا۔ انہوں نے سرجیکل اسٹرائیک کے ثبوت کے ساتھ آپریشن سندھ میں بھارتی طیاروں کے نقصانات کا حساب مانگا۔ قومی سلامتی سے متعلق موقف کو عوامی پلیٹ فارم پر گھسیٹنا انتہائی قابل اعتراض اور قابل مذمت ہے۔ دیو بھومی کے لوگ کانگریس کو اس کی ملک دشمن ذہنیت کے لیے معاف نہیں کریں گے اور آنے والے اسمبلی انتخابات میں اسے جمہوری طریقے سے سخت سبق سکھائیں گے۔

فوجیوں اور قومی سلامتی کے اہلکاروں کے خلاف نازیبا ریمارکس کانگریس کے سیاسی کلچر کی عکاسی ہے: جوشی

دہرہ دون: فوجی بہبود کے وزیر گنیش جوشی نے کانگریس لیڈر راہول گاندھی کے قومی سلامتی کے مشیر اجیت ڈوول کے بارے میں تبصرے پر کہا کہ اتراکھنڈ کے بہادر بیٹے اجیت ڈوول کے خلاف ناشائستہ زبان کا استعمال ان کی سیاسی سوچ اور ثقافت کی عکاسی کرتا ہے۔ فوجی بہبود کے وزیر جوشی نے کہا کہ قومی سلامتی اور تاریخی فیصلوں میں کلیدی کردار ادا کرنے والے معزز افسران کے خلاف توہین آمیز زبان کا استعمال کانگریس کی سیاسی ثقافت کا حصہ بن گیا ہے۔ ملک کے سپاہی دن رات سرحدوں کی حفاظت کرتے ہیں اور قومی سلامتی کے اہلکار قومی مفاد میں اہم ذمہ داریاں نبھاتے ہیں۔ اس لیے ان کے وقار کی توہین کرنے والے تبصرے انتہائی افسوس ناک ہیں۔ کابینی وزیر جوشی نے کہا کہ کانگریس نے پہلے ملک کے پہلے سی ڈی ایس اور اتراکھنڈ کے بہادر بیٹے آنجہانی جنرل بپن راوت کے خلاف نازیبا تبصرہ کیا تھا اور اب قائد حزب اختلاف راہول گاندھی کے قومی سلامتی مشیر اجیت ڈوول کے بارے میں کئے گئے تبصرے اسی سیاسی ذہنیت کی عکاسی کرتے ہیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ یہ نہ صرف ان معزز شخصیات کی توہین ہے جو قوم کی خدمت کے لیے وقف ہیں بلکہ ملک کے سیکورٹی نظام، ہندوستانی فوج اور دیو بھومی اتراکھنڈ میں قومی خدمت کی شاندار روایت کی بھی توہین ہے۔ اتراکھنڈ کی سرزمین نے ملک کو لاتعداد بہادر سپاہی اور فوجی افسران دیئے ہیں، جن کی قوم کی خدمت ہر اتراکھنڈ کے لیے فخر کی بات ہے۔ ہماری ریاست کے بہادر بیٹے اجیت ڈوول کے خلاف نازیبا ریمارکس صرف ایک فرد پر حملہ نہیں ہے بلکہ اتراکھنڈ کے فخر اور عزت نفس پر حملہ ہے۔ فوجی بہبود کے وزیر گنیش جوشی نے کہا کہ ہندوستان اور اتراکھنڈ کے لوگ اپنے بہادر بیٹوں اور ملک کی سلامتی کے لیے وقف فوجیوں کی توہین برداشت نہیں کریں گے اور یقیناً فوج مخالف اور سپاہی مخالف کانگریس کو جواب دیں گے۔

سرکاری اراضی پر تجاوزات اور پلاٹوں کی شکایات، سمادھان دیوس میں 137 سے زیادہ شکایات موصول

سمادھن دیوس میں زمینی تنازعات اور تجاوزات کا ازالہ کیا گیا، افسران کو بروقت کارروائی کرنے کی ہدایت دی گئی۔ اسکولوں کے کھیل کے میدانوں اور طلباء کی حفاظت کے لیے سرکاری زمین فراہم کرنے کا معاملہ بھی سامنے آیا

دہرہ دون: ضلع مجسٹریٹ ڈاکٹر آشیش چوہان کی ہدایات کی تعمیل میں آج ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ (فائنس اینڈ ریونیو) کے کے کی مشترکہ صدارت میں ایک سمدھن دیوس کا اہتمام کیا گیا۔ مشرا اور ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ (انتظامیہ) اسمرتی پرمار۔ جن سمدھن دیوس میں ضلع کے مختلف علاقوں کے لوگوں نے اپنے مسائل اور شکایات عہدیداروں کے سامنے پیش کیں۔ 137 سے زائد شکایات موصول ہوئیں۔ سمادھن دیواس پر موصول ہونے والی زیادہ تر شکایات زمینی تنازعات، زمین پر قبضے اور زمین پر قبضے سے متعلق تھیں۔ مزید برآں، مالی امداد، مینٹیننس ایکٹ، باہمی جھگڑوں اور مالی فراڈ سمیت مختلف محکموں سے متعلق شکایات بھی موصول ہوئیں۔ ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹس نے متعلقہ محکموں کو ہدایت کی کہ وہ شکایات کا جائزہ لیں اور مقررہ طریقہ کار کے اندر بروقت حل کو یقینی بنائیں۔ وکاس نگر کے رہنے والے سنیل پٹھانیا نے شکایت درج کرائی کہ 99,000? کی رقم UPI کے ذریعے کسی دوسرے شخص کے اکاؤنٹ میں اس کے علم کے بغیر منتقل کر دی گئی۔ معاملے کی سنگینی کو دیکھتے ہوئے ضلع مجسٹریٹ ڈاکٹر آشیش چوہان نے وکاس نگر کے پولس سرکل آفیسر کو معاملے کی جانچ کرنے اور ضروری کارروائی کرنے کی ہدایت دی۔

لکھوار ڈیم پروجیکٹ سے متاثر ہونے والے لوہان، لکسیار، ڈنڈا اور کھیڑا گاؤں کے دیہاتیوں نے مطالبہ کیا کہ وہ اہل خاندان جو بازآبادکاری گرانٹ (زرعی اجرت) سے محروم رہ گئے تھے، انہیں اسکیم کے فوائد فراہم کیے جائیں۔

تحصیل کالسی کے لوہان گاؤں کے رہائشی پنچ تو مرنے اپنے شکایتی خط میں کہا ہے کہ لکھوار ڈیم پروجیکٹ کے لیے گاؤں والوں کی زمین حاصل کی گئی تھی، اور پروجیکٹ کے تحت آبادکاری گرانٹ کے لیے فیملی رجسٹر کی کٹ آف تاریخ 2023 تھی۔ انھوں نے وضاحت کی کہ کچھ اہل خاندانوں کو مطلوبہ دستاویز پر گرانٹ فراہم کرنے سے محروم رکھا گیا ہے۔ دیہاتیوں نے اس معاملے کی تحقیقات، آبادکاری گرانٹ (زرعی اجرت) میں اہل خاندانوں کو شامل کرنے اور قواعد کے مطابق فنڈز جاری کرنے کی درخواست کی۔ افسران نے متعلقہ محکموں کو ہدایت دی کہ وہ فیلڈ انسپکشن اور دستاویزات کی جانچ کریں تاکہ قواعد کے مطابق کارروائی کو یقینی بنایا جا سکے اور شکایت کنندگان کو بروقت حل کے حوالے سے معلومات فراہم کی جائیں۔ جولی گرانٹ، دوئی والا کے رہائشیوں نے جولی گرانٹ گرام سبھا میں سرکاری اور گاؤں کی کمیونٹی کی زمین پر مبینہ طور پر ناجائز تجاوزات اور پلاٹ بنانے کے سلسلے میں شکایت درج کرائی۔ شکایت کنندہ نے کہا کہ پہلے بے زمین، غریب، ایس سی/ایس ٹی، اور او بی سی برادریوں کو رہائش اور زرعی مقاصد کے لیے الاٹ کی گئی زمین پر مبینہ طور پر کچھ لیز ہولڈرز کی موت کے بعد قبضہ کر لیا گیا ہے۔ مزید برآں، شکایت میں گاؤں کی کمیونٹی کی زمین، ندی، تالاب، جنگل، اور زرعی زمین پر مبینہ طور پر غیر قانونی پلاٹنگ کا الزام لگایا گیا ہے۔ شکایت کنندہ نے 1965 میں ٹیوب ویلوں اور آبپاشی کی نہروں کے لیے مختص زمین پر مبینہ تجاوزات کا بھی ذکر کیا اور اس معاملے کی تحقیقات اور سرکاری زمین کو تجاوزات سے آزاد کرانے کی درخواست کی۔ انہوں نے بتایا کہ اس سلسلے میں پہلے بھی تحصیل دوئی والا اور وزیر اعلیٰ کی ہیلپ لائن پر شکایات درج کرائی جا چکی ہیں۔ اس کے بعد، سب ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ، دوئی والا کو ہدایت کی گئی کہ وہ اس معاملے کی دستاویزی فلم اور سائٹ پر تحقیقات کریں اور قواعد کے مطابق ضروری کارروائی کو یقینی بنائیں۔ راجیو بال ودیا مندر جونیئر ہائی اسکول، چکمانسا، گرام پنچایت بھدی کی منیجر آنندی دیوی نے درخواست کی کہ اسکول کے سامنے والی سرکاری زمین کو کھیل کے میدان اور طلبہ کی حفاظت کے لیے دستیاب کرایا جائے۔ اس نے وضاحت کی کہ دیہی اور پسماندہ کمیونٹیز کے بچے اسکول میں پڑھتے ہیں۔ اسکول کے دونوں اطراف مین روڈ کی موجودگی کے ساتھ ساتھ مناسب کھیل کے میدانوں کی کمی طلباء کے لیے حفاظت کا مسئلہ ہے۔ اسکول نے درخواست کی کہ خسرہ نمبر 24، جس کی پیمائش 0.102 ہیکٹر ہے، کو قواعد کے مطابق طویل مدتی لیز پر الاٹ یا دستیاب کرایا جائے۔ ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے اس معاملے کا نوٹس لیا اور سب ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ وکاس نگر کو ریونیو ریکارڈ اور لینڈ ریکارڈ کا جائزہ لینے کی ہدایت دی۔

اکھلیش کی انتخابی مہم کے آغاز سے قبل 'پی ڈی اے رتھ' پر مایاوتی نے اٹھائے سوال

لکھنؤ: (پی این ایس) سماج وادی پارٹی کے قومی صدر اکھلیش یادو 24 ستمبر کو 'پی ڈی اے رتھ' کے ساتھ اپنی انتخابی مہم کا آغاز کرنے والے ہیں۔ اس دوران بی ایس پی سربراہ مایاوتی نے اکھلیش یادو کے انتخابی رتھ اور ایس پی کی سیاست کے رنگ پر تنقید کی ہے۔ مایاوتی نے کہا کہ ایس پی کا یہ رتھ لال سے زیادہ بھگوا دکھائی دیتا ہے۔ مایاوتی نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر لکھا ہے کہ یوپی اسمبلی انتخابات کی تیاری کیلئے ایس پی سربراہ کے 'پی ڈی اے رتھ' کی تشہیر ایس پی کے سرخ رنگ کی طرح کم اور آر ایس ایس-بی جے پی کے بھگوا رنگ کی طرح زیادہ ہے۔

فرد سے بڑھ کر پارٹی اور پارٹی سے بڑھ کر ملک: یوگی

بھاجپا نے بدلا سیاسی جہت، کانگریس سپا، بسپا پر سادھا نشانہ

میرٹھ: (پی این ایس) بی جے پی کے قومی صدر نتن نوین کے مشن 2027 کی روشنی میں مغربی اتر پردیش کے دو روزہ دورے کے ایک حصے کے طور پر پیر کو میرٹھ میں تنظیمی میٹنگیں منعقد کی گئیں۔ وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ نے بھی نتن نوین کے ساتھ اس تقریب میں شرکت کی۔ چیف منسٹر نے شکتی کیندر کنوینر کانفرنس میں کارکنوں سے خطاب کیا۔ سی ایم یوگی نے کہا کہ بی جے پی کے قومی صدر نتن نوین نے شکتی کیندر کانفرنس کے ذریعہ مغربی خطہ کے کارکنوں سے رابطہ کیا ہے تاکہ کارکنوں کی طاقت کو بیدار کیا جا سکے اور اسے پارٹی کے لئے مفید بنایا جا سکے۔ انہوں نے کہا کہ قومی صدر کارکنوں سے مطالبہ کر رہے ہیں کہ وہ راشٹر فرسٹ کے جذبے کے ساتھ خود انحصار اور ترقی یافتہ ہندوستان کے وزیر اعظم کے عزم میں اپنے کردار کو سمجھیں۔ سی ایم یوگی نے کہا کہ شکتی کیندر کا کام نام سے ہی ظاہر ہے۔ بی جے پی کے نظام میں، شکتی کیندر کے کنوینز کے پاس تنظیم اور انتخابات کی پوری طاقت ہوتی ہے۔ انہوں نے کانفرنس میں موجود شکتی کیندر کنوینز کا خیر مقدم کیا اور انہیں مبارکباد دی۔ سی ایم یوگی نے کہا کہ اقربا پروری اور ذات پرستی نے ملک کی سیاست کو دوچار کر دیا ہے۔

سماج وادی پارٹی، بہوجن سماج پارٹی اور کانگریس کو نشانہ بناتے ہوئے انہوں نے کہا کہ ان پارٹیوں کے لیے اقتدار استحصال اور اقربا پروری کا ذریعہ بن گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ اس ذہنیت نے سیاست میں یہ تاثر پیدا کیا ہے کہ اقتدار میں آنے کا مطلب اپنے مفادات کا حصول ہے۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ بھارتیہ جنتا پارٹی نے سیاست کی سمت بدلنے کا کام کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ بی جے پی کا فلسفہ یہ ہے کہ سوال یہ نہیں ہونا چاہئے کہ کسی کو کیا ملتا ہے، بلکہ یہ ہونا چاہئے کہ وہ ملک کے لئے کیا کر رہا ہے۔ سی ایم یوگی نے کہا، پارٹی فرد سے زیادہ بڑی ہے، اور ملک پارٹی سے زیادہ بڑا ہے۔ انہوں نے کہا کہ بی جے پی کا ماننا ہے کہ ایک فرد جو کچھ بھی کرتا ہے وہ ملک کے لئے ہونا چاہئے۔

لکھنؤ: وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ اپنی سرکاری رہائش گاہ پر جنتا درشن میں فریادیوں کے مسائل سنتے ہوئے۔

گھوسی سے بی ایس پی نے اجے جیسوال کو بنایا امیدوار

لکھنؤ: (پی این ایس) مئو ضلع کی گھوسی اسمبلی سیٹ سے بہوجن سماج پارٹی نے اجے جیسوال کو اپنا انچارج امیدوار بنا کر انتخابی میدان میں اتار دیا ہے۔ بی ایس پی سربراہ مایاوتی کے حکم پر اعظم گڑھ ڈویژن کے مرکزی ڈویژن انچارج دنیش چندرا نے کوپاگنج واقع ایک نجی اسکول کے میدان میں منعقدہ کارکنوں کے عظیم الشان اجلاس میں اس نام کا اعلان کیا۔ بی ایس پی نے ضلع کی 4 میں سے اب تک 3 اسمبلی سیٹوں پر امیدواروں کا اعلان کر دیا ہے۔ اجے جیسوال کافی برسوں سے بھارتیہ جنتا پارٹی کے سرگرم کارکن اور حامی رہے ہیں۔ حالانکہ تقریباً ایک ماہ قبل ہی انہوں نے بی جے پی چھوڑ کر بی ایس پی کا دامن تھاما تھا۔ بی ایس پی سربراہ مایاوتی نے ان پر اعتماد ظاہر کرتے ہوئے انہیں امیدوار بنایا ہے۔ اجے جیسوال ایک کاروباری اور سماجی کارکن ہیں، جو مسلسل سماجی سرگرمیوں میں فعال طور پر حصہ لیتے رہے ہیں۔ کوپاگنج میں منعقدہ اس پروگرام میں بی ایس پی کے سابق ریاستی صدر آر ایس راج بھر سمیت ضلع کے کئی سینئر لیڈران اور کارکن موجود تھے۔ اسٹیج سے مرکزی ڈویژن انچارج دنیش چندرا نے کہا کہ ریاست کے تمام طبقے، دبے کچلے اور پریشان لوگ مایاوتی کو دوبارہ وزیر اعلیٰ بنانا چاہتے ہیں۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ اس بار انتخابات میں ان کے سامنے کوئی بڑا چیلنج نہیں ہے۔ سماجوادی پارٹی کی جانب سے 'کمل اور ہاتھی ساتھ ہیں' کے لگائے جا رہے الزامات پر دنیش چندرا نے سخت جوابی حملہ کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ سماجوادی پارٹی کے سربراہ کا آدھا خاندان خود بھارتیہ جنتا پارٹی میں شامل ہے، اس لیے سماجوادی پارٹی کو پہلے اپنے خاندان کی فکر کرنی چاہیے۔

لکھنؤ: کے جی ایم یو میں نرسنگ طالبہ کی موت کے بعد طلبہ و طالبات نے کیا مظاہرہ، ذمہ داروں کے خلاف کارروائی کا مطالبہ

اب نشاد برادری کے مطالبات تسلیم کئے جائیں: سنجے نشاد

پریاگراج: (پی این ایس) 2027 کے اتر پردیش اسمبلی انتخابات سے پہلے، نشاد پارٹی کے صدر اور کابینہ کے وزیر سنجے نشاد نے ریزرویشن معاملے پر بی جے پی کے سامنے اپنے مطالبات مضبوطی سے رکھے۔ پریاگ راج میں منعقدہ آئینی تحفظ حقوق کانفرنس میں انہوں نے کہا کہ نشاد برادری نے اتحاد کی مکمل حمایت کی ہے، اس لیے اب اس کے مطالبات کو بھی پورا کیا جانا چاہیے۔ تیلیر گنج کے این آر آئی ٹی کیمپس میں منعقدہ ایک پروگرام میں سنجے نشاد نے کہا کہ کانگریس، سماج وادی پارٹی اور بی ایس پی نے بھی نشاد برادری کو ووٹوں کیلئے استعمال کیا لیکن تحفظات فراہم نہیں کیا۔ انہوں نے بی جے پی پر زور دیا کہ وہ سابق وزیر اعلیٰ کلیان سنگھ کے دور میں قائم "روٹی بیٹی" کے رشتے کو دوبارہ قائم کرے۔ انہوں نے کہا کہ اگر نشاد برادری کو تحفظات نہیں ملتے ہیں تو بی جے پی کو بھی نقصان ہوگا۔ سنجے نشاد نے کہا کہ گنگا اور جمنا کے کنارے رہنے والے نشاد برادری کی ذیلی ذاتوں کو نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ 2027 میں اسمبلی کا راستہ ان برادریوں کے تعاون سے طے کیا جائے گا۔ انہوں نے مزید کہا کہ بی جے پی کے ساتھ اتحاد کے دوران ماہی گیر برادری کیلئے ریزرویشن بھی ایک بڑا مسئلہ تھا۔ اپنے خطاب میں، انہوں نے کہا کہ نشاد برادری جھکنے کو تیار نہیں ہے اور سیاسی جماعتوں کو متنبہ کیا، کارکنوں پر زور دیا کہ وہ ووٹ مانگنے والوں کو 'جئے نشاد راج' سے جواب دیں۔ انہوں نے کشیپ، لودھی، مجھوار اور نشاد برادریوں کا حوالہ دیتے ہوئے "کے، ایل، ایم، این" کے سیاسی مساوات کو بھی بیان کیا۔ سنجے نشاد نے بھی 'ملائی کاٹنے' کے الزامات کا جواب دیا۔ انہوں نے کہا کہ حکومت میں رہتے ہوئے ہی کمیونٹی کے افراد کو عہدے اور حصہ ملتا تھا۔ انہوں نے یہ بھی صاف کہہ دیا کہ نشاد پارٹی بہت کچھ برداشت کر سکتی ہے، لیکن غداری کو معاف نہیں کرے گی۔

لکھیم پور کھیری چلڈرن اکیڈمی میں فائرنگ، ٹیچر سمیت 2 کی موت

لکھیم پور کھیری: (پی این ایس) یہاں کے صدر کوتوالی علاقے میں دردناک واردات پیش آئی، جس میں 2 افراد ہلاک ہو گئے۔ یہاں پیر کے روز صبح تقریباً 11 بجے چلڈرن اکیڈمی اسکول میں گولیاں چلیں، جس کی وجہ سے ایک خاتون ٹیچر اور ایک دیگر شخص کی موت ہو گئی۔ گولیوں کی آواز سن کر بچوں میں چیخ و پکار مچ گئی۔ اس واردات کے بعد شہر میں خوف کا ماحول پیدا ہو گیا اور اسکولی بچے انتہائی خوف میں مبتلا ہیں۔ اساتذہ میں بھی اس واقعہ کے بعد دہشت دیکھنے کو مل رہی ہے۔ اطلاع ملتے ہی افسران پولیس فورس کے ساتھ موقع پر پہنچ گئے۔ اسکول کے باہر لوگوں کی بھیڑ جمع ہو گئی، اور والدین بھی وہاں پہنچ گئے۔ شہر کوتوال راجیش سنگھ نے بتایا کہ جائے وقوعہ پر تفتیش کی جا رہی ہیں۔ ایس پی ڈاکٹر کھیاتی گرگ بھی موقع پر پہنچ گئی ہیں اور حالات کا جائزہ لے رہی ہیں۔ فارنسک ٹیم کو بھی موقع پر بلایا گیا ہے تاکہ ضروری کارروائی کی جا سکے۔

واردات اسکول کی پہلی منزل پر ہوئی ہے۔ ذرائع کی رپورٹ کے مطابق ابتدائی جانچ میں انکشاف ہوا ہے کہ شہر کوتوالی کے نورنگ آباد باشندہ سعود انصاری اسکول میں داخل ہوا تھا۔ اس نے پہلی منزل پر جا کر خاتون ٹیچر نشاط فاطمہ کو طمنچے سے گولی ماردی، اور اس کے بعد خود کو بھی گولی مار کر ختم کر لیا۔ دونوں کی ہی گولی لگنے سے جائے وقوع پر ہی موت ہو گئی۔ گولیاں چلنے کی آواز سن کر اسکول کے کمروں سے دیگر خاتون ٹیچر باہر آ گئیں اور سامنے کا نظارہ دیکھ کر حیران رہ گئیں۔ میڈیا رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ نشاط فاطمہ ہدایت نگر کی رہنے والی تھیں۔ موصولہ اطلاع کے مطابق دونوں مہلوکین کے محلے آس پاس میں ہی ہیں۔ یہ معاملہ عشق کا بتایا جا رہا ہے۔ حالانکہ اس بارے میں مصدقہ طور پر فی الحال کچھ بھی سامنے نہیں آیا ہے۔ فی الحال پولیس افسر اسکول اسٹاف سے پوچھ تاچھ کر رہے ہیں۔ واردات کے بعد سبھی بچوں کو گھر بھیج دیا گیا ہے اور تحقیقات کا عمل جاری ہے۔

یوپی الیکشن 2027: بی ایس پی نے سلطانپور سیٹ پر امتیاز احمد بھٹو کو بنایا امیدوار

سلطان پور: (پی این ایس) بہوجن سماج پارٹی نے 2027 کے یوپی اسمبلی انتخابات کے لیے سلطان پور سیٹ کے لیے اپنے امیدوار کا اعلان کر دیا ہے۔ بی ایس پی نے امتیاز علی بھٹو کو نامزد کیا ہے۔ یہ اعلان پارٹی کے ریاستی صدر وشوناتھ پال نے کیا جنہوں نے ٹویٹر پر یہ معلومات شیئر کیں۔ پریس کانفرنس میں، انہوں نے بتایا کہ آج 21 ستمبر 2026 کو مایاوتی کی ہدایت کے مطابق، بہوجن سماج پارٹی نے سلطان پور ضلع کے ٹکونیہ پارک میں ایک بہت اہم پریس کانفرنس کا انعقاد کیا، جہاں امتیاز احمد بھٹو کو سلطان پور اسمبلی حلقہ کے انچارج/امیدوار کے طور پر اعلان کیا گیا۔ وہ اس موقع پر موجود تھے اور پروگرام میں شرکت کی۔ اس سے پہلے بی ایس پی کے ریاستی صدر وشوناتھ پال پیر کی دوپہر سلطان پور شہر پہنچے۔ انہوں نے امبیڈکر پارک میں ڈاکٹر امبیڈکر کے مجسمے پر پھولوں کی مالا چڑھائی۔ اس کے بعد انہوں نے ٹکونیا پارک میں میڈیا سے بات کی۔ اتر پردیش کو چار حصوں میں تقسیم کرنے سے متعلق او پی راج بھر کے بیان کے بارے میں وشوناتھ پال نے کہا کہ یہ لوگ صرف اعلانات کرتے ہیں اور بیانات دیتے ہیں۔ یہ ان کی استطاعت سے باہر ہے۔ انہوں نے مثال دی کہ جب سلطان پور جیسے ضلع کی ترقی ممکن نہیں تھی تو بہن جی (مایاوتی) نے چھترپتی شاہو کے نام سے ایک نیا ضلع بنایا۔

سی ایم کی رہائش گاہ کے قریب ٹاور پر چڑھی خاتون

لکھنؤ: (پی این ایس) لکھنؤ کے گوتم پلی علاقے میں پیر کو اس وقت خوف و ہراس پھیل گیا جب آگرہ کی ایک خاتون وزیر اعلیٰ کی رہائش کے قریب پارک روڈ پر ایک خاتون اونچے ٹاور پر چڑھ گئی۔ جس کی شناخت ٹلسا کے نام سے ہوئی ہے، اسے ٹاور پر چڑھا دیکھ لوگوں کا ہجوم قریب ہی جمع ہو گیا۔ اطلاع ملنے پر پولیس اور فائر بریگیڈ کا اسٹاف جائے وقوعہ پر پہنچ گیا۔ پولیس اور فائر بریگیڈ کے اہلکاروں نے خاتون سے بات چیت شروع کی اور اسے بحفاظت نیچے آنے پر راضی کیا۔ پولیس نے ریسکیو آپریشن میں کسی رکاوٹ کو روکنے کے لیے راہگیروں کو بھی ہٹا دیا۔ ابتدائی معلومات کے مطابق تلسا کا اپنے پڑوسی کے ساتھ زمینی تنازعہ چل رہا ہے۔ خاتون کا الزام ہے کہ پڑوسی نے اس کے پلاٹ پر قبضہ کر رکھا ہے۔ اس نے اس معاملے کی شکایت مقامی پولیس اور انتظامی حکام سے کی ہے۔ خاتون کا کہنا ہے کہ شکایت کے باوجود اس کا مسئلہ حل نہیں ہوا۔ یہ شکایت حکام تک پہنچانے کے لیے وہ آگرہ سے لکھنؤ آئی تھیں۔ کافی منانے اور سمجھانے کے بعد خاتون پولیس کی یقین دہانی پر نیچے اتر آئی۔ اسے بحفاظت نیچے اتارنے کے بعد، پولیس نے زمین کے تنازعہ اور اس کی شکایت سے متعلق معلومات اکٹھی کیں۔ حکام کے مطابق خاتون کی جانب سے پلاٹ پر قبضے کے الزامات کی انتظامی سطح پر تاحال تصدیق نہیں ہو سکی ہے۔ پولیس اور انتظامیہ اس کی شکایت کی بنیاد پر کیس سے متعلق معلومات اکٹھی کر رہی ہے۔

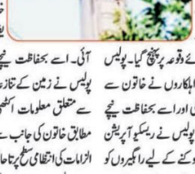

ایودھیا کی '14 کوسی پریکرما' کو چوڑا کرنے کیلئے کئی مکانات بلڈوز

ایودھیا: (پی این ایس) اتر پردیش کے ایودھیا میں جنورا ناکہ پر '14 کوسی پریکرما' راستے کو چوڑا کرنے کے لیے 20 ستمبر کو انہدامی مہم چلائی گئی۔ اس کارروائی سے علاقہ کے لوگوں میں شدید غم و غصہ ہے۔ یہی وجہ ہے کہ انہدامی کارروائی کے دوران افراتفری کا ماحول دیکھنے کو ملا۔ مقامی لوگوں نے اس انہدامی کارروائی کی مخالفت بھی کی۔ واضح رہے کہ اتوار کو ناکہ ہنومان گڑھی کے سامنے انتظامیہ کا بلڈوزر چلا۔ کارروائی کے دوران علاقے کی بجلی سپلائی بند کر دی گئی۔ اس کارروائی کے پیش نظر سیکورٹی کے سخت انتظامات کیے گئے تھے اور بڑی تعداد میں پی اے سی و پولیس کے جوان تعینات رہے۔ موقع پر ایس ڈی ایم سمیت کئی انتظامی افسران بھی موجود تھے۔ دراصل 4 لین میں تعمیر کیے جا رہے '14 کوسی پریکرما' کے آس پاس توڑ پھوڑ کو ضروری قرار دیا گیا اور ضلع انتظامیہ نے اتوار کو اس سلسلے میں بڑی کارروائی کی۔ ضلع انتظامیہ کی ٹیم موقع پر پہنچی اور مقررہ راستے کی حدود میں آنے والی کئی عمارتوں کو منہدم کیا۔ اس کارروائی سے علاقے میں غم و غصہ کا ماحول ہے۔ ضلع انتظامیہ کا کہنا ہے کہ جو عمارتیں نشان زد کی گئی تھیں، انہیں مقررہ کارروائی کے بعد ہٹا دیا گیا ہے۔ دن بھر جنورا ناکہ واقع نجول کی زمین پر بنے 3 مکانات سے متعلق گہما گہمی رہی۔ ضلع انتظامیہ نے ان کے انہدام کی کارروائی سخت سیکورٹی کے درمیان کی۔ افسران نے بتایا کہ یہ مکان نجول کی زمین پر بنے ہوئے تھے۔ انتظامیہ نے دعویٰ کیا کہ عمارتوں کے معاوضہ کی ادائیگی بھی ہو چکی تھی۔ اس کے بعد کچھ متاثرہ افراد اس معاملے کو لے کر ہائی کورٹ گئے تھے۔ بتایا جا رہا ہے کہ انتظامیہ نے ہائی کورٹ کی ہدایات کے بعد کارروائی کی ہے۔ کارروائی کے دوران اے ڈی ایم مالیات و محصولات امت بھٹ اور سی او ستی شری لیش ترپاٹھی پولیس ٹیم کے ساتھ موجود رہے۔

آؤٹ سورسنگ کو فروغ دینے کیلئے کیے گئے تھے پیپر لیک: اکھلیش

لکھنؤ: (پی این ایس) سماج وادی پارٹی کے قومی صدر اکھلیش یادو نے پیر کے روز بی جے پی حکومت پر پیپر لیک اور سرکاری ملازمتوں کو لے کر سنگین الزامات لگائے۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ اتر پردیش میں 20 سے زیادہ پیپر لیک ہوئے ہیں۔ اکھلیش نے الزام لگایا کہ یہ پیپر لیک جان بوجھ کر سرکاری ملازمتوں پر آؤٹ سورسنگ کو فروغ دینے کیلئے کیے گئے تھے۔ ایس پی سربراہ نے کہا کہ آؤٹ سورسنگ کمپنیوں سے کمیشن وصول کرنے کی اجازت دیتی ہے، جب کہ سرکاری ملازمتوں کے لیے بجٹ سے ایسا کمیشن نہیں لیا جا سکتا۔ انہوں نے اسے نوجوانوں کے روزگار سے جوڑ کر حکومت کو نشانہ بنایا۔ اکھلیش یادو نے کہا کہ ایس پی نے ایک آڈٹ کے ذریعے سرکاری محکموں میں ریزرویشن کی حالت کی جانچ کی تھی۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ تقریباً 11,000 پوسٹوں میں PDA کمیونٹی کے حقوق کی خلاف ورزی کی گئی ہے۔ انہوں نے کہا کہ پارٹی نے اس معاملے پر ایک کتاب بھی جاری کی تھی اور حکومت سے اس کے کسی ایک صفحے کا جواب دینے کو کہا تھا، لیکن کوئی جواب نہیں ملا۔ انہوں نے بابا صاحب ڈاکٹر بھیم راؤ امبیڈکر کے مجسموں کو نقصان پہنچانے کا بھی الزام لگایا۔ اکھلیش کے مطابق کئی معاملات میں نامعلوم افراد کے خلاف ایف آئی آر درج کی گئی، لیکن کوئی کارروائی نہیں ہوئی۔ ایس پی ہیڈ کوارٹر میں پریس کانفرنس کے دوران اکھلیش نے بی جے پی پر الزام لگایا کہ وہ متقی مہم کے لیے اے آئی کا استعمال کر رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ ایس پی کارکن اپنے طور پر ویڈیو بناتے ہیں۔ اکھلیش نے دعویٰ کیا کہ سماج وادی پارٹی 2027 میں ریکارڈ تعداد میں سیٹیں جیتے گی اور کارکنان حکومت کے مسائل کو عوام تک لے جائیں گے۔

بیوی نے ہی رچی تھی شوہر کے قتل کی سازش، ملزمان گرفتار

لکھنؤ: (پی این ایس) لکھنؤ کے کرشنا نگر تھانہ علاقے میں 32 سالہ رام بابو موریہ کے قتل کا معاملہ پولیس نے حل کر لیا ہے۔ پولیس کے مطابق بیوی پشپا موریا نے اپنے رشتہ دار نیرج موریہ کے ساتھ مل کر اپنے شوہر کو قتل کرنے کی سازش کی۔ دونوں ملزمان کو گرفتار کر کے ان کے قبضے سے قتل میں استعمال ہونے والا چاقو برآمد کر لیا گیا ہے۔ پولیس کے مطابق رام بابو کا 13 اور 14 ستمبر کی درمیانی شب گلا کاٹ کر قتل کیا گیا تھا۔ 14 ستمبر کو کرشنا نگر پولس اسٹیشن میں نامعلوم افراد کے خلاف ان کے بھائی شیام بابو موریہ کی شکایت پر مقدمہ درج کیا گیا تھا۔ کیس کی تحقیقات کے لیے پولیس کی چار ٹیمیں تشکیل دی گئیں۔ پولیس نے تقریباً 180 سے 200 سی سی ٹی وی فوٹیج کو اسکین کیا۔ تکنیکی شواہد اور مقامی انٹیلی جنس کی وجہ سے نیرج موریا اور پشپا موریا کی شناخت ہوئی۔ بعد ازاں دونوں کو گرفتار کر کے عدالت میں پیش کیا گیا۔ پولیس کے مطابق پشپا نے انکشاف کیا کہ شادی کے تقریباً 12 سال بعد اس کا اپنے رشتہ دار نیرج کے ساتھ محبت کا رشتہ بن گیا تھا۔ رام بابو کو اس بات کا علم ہونے کے بعد، جوڑے میں جھگڑا ہونے لگا، اور نیرج نے ان کے گھر آنا جانا چھوڑ دیا۔ پولیس کا دعویٰ ہے کہ پھر دونوں نے قتل کی منصوبہ بندی کی۔ سب سے پہلے، رام بابو کی موٹر سائیکل چوری ہوئی، اور پھر نیرج نے اپنا اعتماد دوبارہ حاصل کرتے ہوئے اسے واپس لیا۔ 13 ستمبر کو پشپا کے گھر سے نکلنے کے بعد نیرج نے رام بابو کو پارٹی کے بہانے کرشن نگر لے گیا۔ اسے شراب پلا کر گھریلو چاقو سے اس کی گردن میں وار کر دیا۔ پولیس کے مطابق نیرج اس سے قبل 2018 کے ایک قتل کیس میں ملزم رہا ہے۔

لکھنؤ: وویک تیواری قتل کے جرم میں دس برس کی سزا سنائے جانے کے بعد برخاست کانسٹبل کو عدالت سے لے جاتی ہوئی پولیس

مین پوری میں ٹیچر کا سرراہ گولی مار کر قتل

مین پوری: (پی این ایس) ایک سرکاری ٹیچر کو دن دہاڑے گولی مار کر قتل کر دیا گیا۔ دوپہر 2 بجے، 52 سالہ ٹیچر یشپال، عثمان پور پرائمری اسکول سے اپنی بائیک پر گھر واپس آ رہے تھے۔ اس دوران موٹر سائیکل پر سوار تین حملہ آوروں نے ٹیچر کو اجیت گنج اور دیوان پور کے درمیان دو گولیاں ماریں، جن میں سے ایک سیدھا پیٹ میں لگی، ٹیچر خون میں لت پت سڑک پر گر گئے۔ جب قریبی کھیتوں میں جانور چرانے والے لوگوں نے یہ واقعہ دیکھا تو انہوں نے گاؤں کے پردھان سنجیو کو فون کیا۔ چند میٹر کے فاصلے پر ایک ٹیچر سمن نے متوفی کے اہل خانہ کو واقعے کی اطلاع دی۔ اہل خانہ جائے وقوعہ پر پہنچے اور تشویشناک حالت میں یشپال کو ضلع اسپتال لے آئے جہاں ڈاکٹروں نے اسے مردہ قرار دے دیا۔

اپیل منیجر قتل کیس: مجرم کانسٹیبل پرشانت چودھری کو دس سال قید کی سزا

لکھنؤ: (پی این ایس) عدالت نے ایپل ایریا سیلز منیجر وویک تیواری کے 2018 کے قتل میں قصوروار سابق کانسٹیبل پرشانت چودھری کو 10 سال قید کی سزا سنائی ہے۔ 17 ستمبر کو لکھنؤ ڈسٹرکٹ اینڈ سیشن کورٹ نے پرشانت چودھری کو مجرمانہ قتل کا مجرم قرار دیا جو کہ قتل نہیں ہے۔ دوسرے ملزم کانسٹیبل سندیپ کمار کو عدم ثبوت کی بنا پر بری کر دیا گیا۔ وویک تیواری کی اہلیہ کلپنا تیواری اور ان کے سالے پیر کو سزا سنائے جانے کے دوران عدالت میں موجود نہیں تھے۔ اس انتہائی متنازعہ کیس میں، جو تقریباً آٹھ سال سے جاری ہے، عدالت نے مجرم سابق کانسٹیبل کو قتل کے جرم میں قتل کے جرم میں 10 سال قید کی سزا سنائی۔ یہ معاملہ 2018 کا ہے، جب ایپل کے ایریا سیلز منیجر وویک تیواری کو گولی مار کر ہلاک کر دیا گیا تھا۔

پولیس اہلکار پرشانت چودھری اور سندیپ کمار اس معاملے میں ملزم تھے۔ کیس میں حتمی دلائل 6 اگست کو مکمل ہوئے۔ اس کے بعد، 17 ستمبر کو، عدالت نے پرشانت چودھری کو مجرمانہ قتل کا مجرم قرار دیا، جب کہ سندیپ کمار کو ثبوت کی کمی کی وجہ سے بری کر دیا گیا۔ پیر کو عدالت نے پرشانت چودھری کو 10 سال قید کی سزا سنائی۔ سزا سنائے جانے کے بعد وویک تیواری کی اہلیہ کلپنا تیواری نے عدالت کے فیصلے پر عدم اطمینان کا اظہار کیا۔ انہوں نے کہا کہ انہیں عدالت سے انصاف کی امید تھی لیکن فیصلہ ان کی توقعات پر پورا نہیں اترا۔ کلپنا تیواری نے پرشانت چودھری کے تربیت یافتہ پولیس افسر کی حیثیت کا حوالہ دیتے ہوئے سوال کیا کہ گولی چلنے کے واقعہ کو محض غلطی کیسے سمجھا جا سکتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ وہ عدالت کے فیصلے کے خلاف اپیل کریں گی۔ کلپنا تیواری اور ان کے سالے پیر کو سزا سنانے کے دوران عدالت میں موجود نہیں تھے۔

برمنگھم میں طیبہ خان کی شاندار قوالی نائٹ، موسیقی اور صوفیانہ کلام سے محفل سج گئی

برمنگھم (ایجنسی): سی این آئی نیٹ ورک کے زیرِ اہتمام اور شعیب عالم مستی میوزک کے تعاون سے برمنگھم سٹی سینٹر کے ملک آرٹ ڈیکو ہوٹل میں پاکستان کی ابھرتی ہوئی گلوکارہ اور قوالی کوئین طیبہ خان کے اعزاز میں ایک شاندار قوالی ڈنر کا اہتمام کیا گیا، جس میں برمنگھم کی اہم سماجی و کمیونٹی شخصیات، کونسلرز، کاروباری برادری، سیاسی و صحافتی حلقوں، ڈاکٹرز، ایجوکیشن سے وابستہ شخصیات اور خواتین و حضرات نے خصوصی شرکت کی۔

تقریب کی میزبانی و نظامت کے فرائض سی این آئی نیٹ ورک کے ایڈیٹر اِن چیف سید عابد کاظمی نے انجام دیے۔ محفل کا آغاز معروف صوفی آرٹسٹ فوزیہ خادم نے صوفیانہ کلام پیش کر کے کیا، جس سے پروگرام کا ماحول روحانی اور صوفیانہ رنگ میں ڈھل گیا۔

بعدازاں جب طیبہ خان کو پرفارمنس کے لیے اسٹیج پر مدعو کیا گیا تو شرکاء نے تالیوں کی گونج میں برمنگھم کے اسٹیج پر ان کا پہلی بار آنے پر پرتپاک استقبال کیا۔ طیبہ خان نے منتظمین اور شرکاء کا شکریہ ادا کرتے ہوئے اپنی پرفارمنس کا آغاز کیا اور اپنی خوبصورت آواز، منفرد انداز اور پُراثر گائیکی سے حاضرین کو محظوظ کیا۔ پروگرام کے پہلے حصے کے بعد ڈنر کا وقفہ کیا گیا، جس کے دوران شرکاء نے ایک دوسرے سے تعارف حاصل کیا، باہمی ملاقاتیں کیں، تصاویر اور سیلفیاں بنائیں جبکہ کمیونٹی کی مختلف شخصیات کے درمیان خوشگوار انداز میں خیالات کا تبادلہ بھی جاری رہا۔

وقفے کے بعد طیبہ خان نے دوبارہ اپنی پرفارمنس پیش کی۔ شرکاء کی فرمائش پر انہوں نے معروف گیتوں کو قوالی کے منفرد انداز میں پیش کیا، جس پر حاضرین نے بھرپور داد دی۔ ان کی پرفارمنس کے مختلف لمحات کی ویڈیوز بھی سوشل میڈیا پر تیزی سے شیئر ہوئیں اور شائقین کی جانب سے پسند کی گئیں۔ تقریب کے اختتام پر محفل کے میزبان ڈاکٹر ملک نے تمام مہمانوں اور شرکاء کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا کہ ملک، آرٹ ڈیکو ہوٹل میں کمیونٹی سے جڑے ثقافتی اور سماجی پروگراموں کا سلسلہ جاری رکھا جائے گا۔ ان کا کہنا تھا کہ ایشین کلچر اور خصوصاً پاکستانی ثقافت کے فروغ کے لیے ملک، آرٹ ڈیکو ہوٹل کی جگہ کمیونٹی کے لیے حاضر ہے۔ تقریب میں شریک شخصیات نے سی این آئی نیٹ ورک کی جانب سے پاکستانی موسیقی، صوفیانہ فن اور نئے ٹیلنٹ کو برطانیہ میں متعارف کرانے کی کاوشوں کو بھی سراہا۔

آیۃ اللہ شبیری زنجانی کی رحلت عظیم علمی خسارہ: مولانا سید اشرف علی الغروی

مرجع عالی قدر آیۃ اللہ العظمیٰ سید موسیٰ شبیری زنجانی رضوان اللہ تعالیٰ علیہ کی رحلت کو علمی خسارہ قرار دیتے ہوئے کہا کہ مرجع اعلیٰ دینی آیۃ اللہ العظمیٰ سید علی حسینی سیستانی دام ظلہ کے نمائندہ حجۃ الاسلام والمسلمین مولانا سید اشرف علی الغروی نے اپنے تعزیتی پیغام میں کہا کہ نہایت رنج والم کے ساتھ، اور اللہ تعالیٰ کی قضا و قدر کے سامنے تسلیم و رضا کا اظہار کرتے ہوئے، مرجع دینی کبیر، فقیہِ اہلِ بیت علیہم السلام آیۃ اللہ العظمیٰ سید موسیٰ شبیری زنجانی قدس سرہ کے رحلت فرمانے کی المناک خبر موصول ہوئی۔ آپ جلیل القدر عالمِ ربانی، بلند پایہ فقیہ، محقق اور مربیِ اہلِ علم تھے۔ آپ نے اپنی بابرکت زندگی علوم آلِ محمد علیہم السلام کی ترویج و اشاعت، فقہ و شریعت کی خدمت، حوزاتِ علمیہ کی علمی و معنوی بالیدگی، علماء و فضلاء کی تربیت اور مؤمنین کی دینی رہنمائی میں صرف فرمائی۔ فقہ و اصول میں آپ کی علمی کاوشیں اور درس و تدریس کی خدمات حوزۂ علمیہ کے علمی ورثے کا ایک گراں قدر حصہ ہیں۔ آپ کی رحلت صرف بیت معظم لہ، تلامذہ اور محبین کے لئے ہی نہیں، بلکہ حوزاتِ علمیہ اور عالمِ تشیع کے لئے بھی ایک عظیم علمی فقدان ہے۔ آپ نے علم کو تحقیق و تدقیق، تدریس کو تربیت، اور فقاہت کو دینی رہنمائی سے مربوط رکھا۔ آپ کی علمی زندگی آنے والی نسلوں کے لئے درسِ علم، تقویٰ اور خدمتِ دین کا ایک روشن نمونہ رہے گی۔ اس جانکاہ سانحہ پر ہم حضرت ولی عصر، امام مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف، مراجعِ عظام، حوزاتِ علمیہ، بیت معظم لہ، تلامذہ و شاگردان، متعلقین و محبین اور پوری امتِ مسلمہ کی خدمت میں دلی تعزیت و تسلیت پیش کرتے ہیں۔ بارگاہ رب العزت میں دست بہ دعا ہیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنی وسیع رحمت و مغفرت سے نوازے، ان کی علمی و دینی خدمات کو شرفِ قبولیت عطا فرمائے، انہیں حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آلِ طاہرین علیہم السلام کے جوارِ رحمت میں مقام عطا کرے، ان کے درجات کو علیین میں بلند فرمائے اور ان کے علم، عمل، تقویٰ اور خدمتِ دین کو ان کے لئے ذخیرہ آخرت قرار دے۔ اللہ تعالیٰ اس عالمِ ربانی پر اپنی بے پایاں رحمت نازل فرمائے، ان کے درجات بلند فرمائے اور انہیں محمد و آلِ محمد علیہم السلام کے ساتھ محشور فرمائے۔

سیلاب متاثرہ ہتماپور کا جمعیت علماء کے وفد کا دورہ

بارہ بنکی (پریس ریلیز): سیلاب ایک قدرتی آفت ہے، جس سے نہ صرف انسانی زندگی متاثر ہوتی ہے بلکہ آبادیوں، املاک اور مذہبی و تعلیمی اداروں کو بھی شدید نقصان پہنچتا ہے۔ ایسے حالات میں متاثرین کی امداد و راحت رسانی کے ساتھ مساجد، مدارس اور دیگر عبادت گاہوں کے تحفظ اور بازآبادکاری پر بھی توجہ دینا ضروری ہے۔ ان خیالات کا اظہار جامعہ دارالرشاد کے مہتمم اور جمعیت علماء بارہ بنکی کے نائب صدر مولانا سید عبدالحمید قاسمی نے سیلاب سے متاثرہ گاؤں ہتماپور کے دورے کے موقع پر کیا۔ قومی صدر جمعیت علماء ہند مولانا سید محمود اسعد مدنی کی قیادت میں کام کرنے والی جمعیت علماء کے ایک وفد نے مولانا سید عبدالحمید قاسمی کی سرپرستی اور جمعیت علماء بارہ بنکی کے جنرل سیکریٹری مولانا محمد جمال قاسمی کی قیادت میں گھاگھرا ندی کی کٹان سے متاثرہ علاقوں کا دورہ کیا۔ وفد نے سیلاب سے متاثرہ آبادی کا جائزہ لینے کے ساتھ مقامی لوگوں سے ملاقات کر کے ان کے مسائل اور مشکلات بھی دریافت کیں۔ اس موقع پر مقامی احباب سے گفتگو کرتے ہوئے مولانا محمد جمال قاسمی نے کہا کہ سیلابی صورتحال معمول پر آنے کے بعد، ان شاء اللہ، جمعیت علماء کی نگرانی میں اصحابِ خیر کے تعاون سے متاثرہ مسجد کی بازآبادکاری کے لیے بھرپور کوشش کی جائے گی۔ انہوں نے کہا کہ قدرتی آفت سے متاثرہ

علاقوں میں انسانی ہمدردی اور اجتماعی تعاون کی اشد ضرورت ہے۔ وفد میں جمعیت علماء بارہ بنکی کے سیکریٹری مولانا سید محمد اظہر قاسمی، ناظمِ تعلیمات جامعہ دارالرشاد، ناظمِ تنظیم مولانا محمد شاداب قاسمی، مہتمم مدرسہ شہاب العلوم شہاب پور، جمعیت علماء تحصیل فتح پور کے صدر مولانا محمد صابر قاسمی، ضلع جمعیت کے قانونی مشیر احمد سعید ایڈووکیٹ، محمد اسلم ایڈووکیٹ، سہیل خان اور محمد ریاض کے علاوہ مقامی علماء میں مولانا محمد عمر مظاہری، مہتمم مدرسہ انوار العلوم رائے شین پور، مولانا عبدالکریم قاسمی رمواپور، مولانا محمد ساجد قاسمی لال پور، مولانا مجیب الدین مظاہری، حافظ واصف کچھاپور اور حافظ جمال سمیت دیگر افراد موجود رہے۔

ماحولیاتی تحفظ کے لیے شجرکاری کو تحریک کی شکل دینا ہوگی: ڈاکٹر آشیش شاہی

لکھنؤ: خواجہ معین الدین چشتی لینگویج یونیورسٹی کے کیمپس میں 'سیوا سنکلپ ابھیان' کے تحت وائس چانسلر پروفیسر اجے تنیجا کی رہنمائی میں شجرکاری مہم کا انعقاد کیا گیا۔ مہم میں یونیورسٹی کیلیگل اسٹڈیز کے اساتذہ اور طلبہ و طالبات نے جوش و خروش کے ساتھ حصہ لیتے ہوئے کیمپس کے مختلف مقامات پر پودے لگائے۔ شجرکاری مہم کا مقصد طلبہ میں ماحولیات کے تحفظ، شجرکاری کی اہمیت و افادیت اور پودوں کی باقاعدہ نگہداشت کے تئیں بیداری پیدا کرنا تھا۔ اس کے ساتھ ہی طلبہ کے اندر موجود فطرت دوست اور ماحولیات کے تحفظ سے متعلق شعور کو مزید مہمیز کرنا بھی مہم کا اہم مقصد تھا۔ اس موقع پر طلبہ نے نہ صرف

پودے لگائے بلکہ ان کی دیکھ بھال اور تحفظ کی ذمہ داری نبھانے کا عہد بھی کیا۔ شجرکاری سے قبل ڈاکٹر آشیش شاہی نے درختوں کی اہمیت اور ماحولیاتی توازن کے قیام میں شجرکاری کے کردار پر تفصیلی اظہار خیال کیا۔ انہوں نے کہا کہ موجودہ دور میں انسان فطرت سے مسلسل استفادہ کر رہا ہے اور فطرت کے وسائل کا استعمال اس حد تک بڑھ چکا ہے کہ اب یہ محض ضرورت نہیں بلکہ کئی صورتوں میں فطرت سے جبری حصول کی شکل اختیار کر گیا ہے۔ انسان اپنی ضروریات اور سہولتوں میں مسلسل اضافہ کرتا جا رہا ہے لیکن اس کے مقابلے میں فطرت کو واپس دینے اور اس کے تحفظ کے لیے مطلوبہ اقدامات نہیں کیے جا رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ تیزی سے بڑھتی ہوئی شہری آبادی اور بے ہنگم تعمیرات کے نتیجے میں فطری علاقوں اور جنگلات کی جگہ کنکریٹ کے جنگل پھیلتے جا رہے ہیں۔ درختوں کی کٹائی، سبز علاقوں میں کمی اور قدرتی وسائل کے بے دریغ استعمال نے ماحولیاتی توازن کو متاثر کیا ہے۔ دوسری جانب جدید ٹیکنالوجی پر بڑھتا ہوا انحصار اور تعیش پرستانہ طرزِ زندگی بھی ماحول پر اضافی دباؤ پیدا کر رہا ہے۔ ایسے حالات میں شجرکاری محض ایک رسمی سرگرمی نہیں بلکہ وقت کی اہم ضرورت بن چکی ہے۔ ڈاکٹر یوسف ایاز نے کہا کہ صرف پودا لگانا ہی کافی نہیں ہے بلکہ اس کی باقاعدہ نگہداشت، آبیاری اور حفاظت بھی ہماری ذمہ داری ہے۔ ایک پودا اس وقت حقیقی معنوں میں درخت بنتا ہے جب اسے مناسب دیکھ بھال، تحفظ اور نشوونما کے لیے سازگار ماحول فراہم کیا جائے۔ انہوں نے طلبہ سے اپیل کی کہ وہ ہر پودے کو اپنی ذمہ داری سمجھیں اور اس کی حفاظت کو اپنی روزمرہ زندگی کا حصہ بنائیں۔ اس موقع پر ڈاکٹر ڈاکٹر پیوش ترپاٹھی، اسسٹنٹ پروفیسر ڈاکٹر کرشن مکندز اور ڈاکٹر بھانو پرتاپ کے علاوہ دیگر اساتذہ اور کثیر تعداد میں طلبہ نے شرکت کی۔

علی گڑھ کے مدرسہ چچا نہرو میں 159 واں مفت یونانی طبی کیمپ

علی گڑھ: مدرسہ چچا نہرو، علی گڑھ میں آل انڈیا یونانی طبی کانگریس کی جانب سے 159 ویں مفت یونانی طبی کیمپ کا انعقاد ایڈووکیٹ شاہ

جبیں قاضی کی سربراہی میں کیا گیا، جس میں ماہر اطباء اور ڈاکٹروں نے مریضوں کا معائنہ کر کے انہیں ضروری طبی مشورے فراہم کیے اور مفت میں دوائیں بھی فراہم کی گئیں۔ اس موقع پر مدرسہ چچا نہرو کے ہونہار طلبہ کی حوصلہ افزائی کے لیے القاضی اردو اکیڈمی اینڈ کوچنگ ٹرسٹ کی جانب سے میڈل اور سرٹیفکیٹ بھی پیش کیے گئے۔

کیمپ میں ڈپارٹمنٹ آف نسواں و قبالت، اے کے طبیہ کالج، علی گڑھ مسلم یونیورسٹی سے وابستہ ڈاکٹروں کے علاوہ سی سی آر یو ایم کے سینئر سائنٹسٹ ڈاکٹر ایم۔ یو۔ اظہر، ڈاکٹر ذکی الدین، (سابق ڈپٹی ڈائریکٹر CCRUM)، ڈاکٹر شہناز پروین (سابق کنسلٹنٹ یونانی، ڈاکٹر رام منوہر لوہیا اسپتال، نئی دہلی)، حکیم نعیم رضا، حکیم محمد مرتضیٰ دہلوی، ڈاکٹر روضی خاں، ڈاکٹر بشریٰ فراز، ڈاکٹر بشریٰ ملک، ڈاکٹر اریشہ خالد، ذیشان قاضی اور اسرار احمد اجینی وغیرہ نے اپنی اعزازی خدمات پیش کیں۔

اس موقع پر ڈاکٹر شاہد ملک (ڈائرکٹر ریجما سنٹر، علی گڑھ) کی معیاری خدمات کو بھی سراہا گیا۔ کیمپ کا افتتاح مسز سلمیٰ حامد انصاری صاحبہ نے کیا۔ انہوں نے خدمت خلق کی اہمیت پر روشنی ڈالی اور کہا کہ آل انڈیا یونانی طبی کانگریس کی جانب سے مسلسل مفت یونانی میڈیکل کیمپ کے ذریعہ نہ صرف عوام الناس کی خدمت کی جا رہی ہے بلکہ طب یونانی کی افادیت سے بھی لوگوں کو آگاہ کیا جا رہا ہے، یہ بہت موثر طریقہ ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ طب یونانی صدیوں سے رائج ہے اور یہ سستا، ہر ایک کی پہنچ اور بہت کارگر طریقہ علاج ہے۔ اس موقع پر آل انڈیا یونانی طبی کانگریس کے سکریٹری جنرل ڈاکٹر سیّد احمد خاں نے کہا کہ طب یونانی دور حاضر میں منسٹری آف آیوش، حکومت ہند کے قیام کے بعد بہت تیزی سے ترقی کر رہی ہے۔ کئی ممالک میں بھارت سرکار کی طرف سے شاخیں کھولنے کے لیے سمجھوتا بھی ہو چکا ہے۔

آیت اللہ العظمیٰ الحاج سید موسیٰ شبیری زنجانی کی رحلت پر تعزیت کا اظہار

لکھنؤ: دنیائے تشیع کے عظیم مذہبی رہبر (مرجعِ عالی مقام)، عالمِ ربانی اور فقیہِ جلیل القدر حضرت آیت اللہ العظمیٰ الحاج سید موسیٰ شبیری زنجانی (قدس سرہ) کی رحلتِ پرملال کی خبر سامنے آئی ہے۔ ان کے انتقال سے پوری ملتِ اسلامیہ، عالمِ تشیع اور حوزاتِ علمیہ میں غم و اندوہ کی لہر دوڑ گئی ہے۔ آیت اللہ شبیری زنجانیؒ کی پوری زندگی تعلیماتِ اہل بیت (علیہم السلام) کی ترویج و اشاعت، فقہ و اصول کی تدریس و تحقیق، تشنگانِ علم کی تربیت اور حوزہ علمیہ کی سائنسی و روحانی روایات کی پاسداری کے لیے وقف رہی۔

ان کی گراں قدر علمی و دینی خدمات اور تصانیف ہمیشہ عالمِ تشیع کے لیے باعثِ فخر رہیں گی۔ اس عظیم سانحے پر 'مرکزِ فقہ و فقاہت' (دفترِ نمائندگی حضرت آیت اللہ العظمیٰ وحید خراسانی) نے گہرے رنج و غم کا اظہار کیا ہے۔ دفتر کی جانب سے جاری کردہ تعزیتی بیان میں حضرت ولیِ عصر (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف)، مراجعِ عظام، حوزاتِ علمیہ، مرحوم کے شاگردوں، عقیدت مندوں اور سوگوار خاندان کی خدمت میں تسلیت و تعزیت پیش کی گئی ہے۔ بیان کے اختتام پر بارگاہِ الٰہی میں دعا کی گئی ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم آیت اللہ زنجانیؒ کو محمد وآلِ محمد (علیہم السلام) کے جوارِ رحمت میں اعلیٰ درجات عطا فرمائے اور تمام پس ماندگان، تلامذہ اور محبانِ اہل بیت کو صبرِ جمیل اور اجرِ جزیل عنایت فرمائے۔

کوچنگ سے واپسی کے دوران طلبہ پر حملہ

سنت کبیر نگر، (ڈاکٹر عنبر بستوی): خلیل آباد کوتوالی علاقے میں کانٹے گاؤں کے باہر پیر کی صبح لڑائی ہوئی۔ 10 ویں جماعت کے دو طالب علموں پر کوچنگ سے گھر لوٹتے پر حملہ کیا گیا اور ہوا میں گولیاں چلائی گئیں۔ واقعے کی ویڈیو سوشل میڈیا پر وائرل ہونے کے بعد پولیس نے تفتیش شروع کر دی ہے۔ اطلاعات کے مطابق راج پور سرایا گاؤں کا 10 ویں جماعت کا طالب علم رمن یادو پیر کی صبح تقریباً 6 بجے اپنے دوست ہریوم گوتم کے ساتھ کانٹے کے کوچنگ سینٹر گیا تھا۔ دونوں طالب علم تقریباً 15:7 بجے اپنی پڑھائی مکمل کرنے کے بعد بائیک پر گھر واپس جا رہے تھے۔ بتایا جاتا ہے کہ جیسے ہی وہ کانٹے گاؤں سے کچھ فاصلے پر پہنچے تو تین بائک پر سوار چھ نوجوانوں نے ان کی بائک روک دی۔ ان نوجوانوں نے اپنے چہرے کپڑے سے ڈھانپ رکھے تھے۔ الزام ہے کہ جیسے ہی بائک رکی، انہوں نے دونوں طالب علموں کو مارنا شروع کر دیا۔ اچانک حملے نے انہیں خوفزدہ کر دیا۔ طلباء کو بچانے کے لیے

آس پاس کے لوگ جائے وقوعہ پر پہنچے تو صورتحال مزید بگڑ گئی۔ عینی شاہدین نے بتایا کہ لوگوں کو قریب آتے دیکھ کر ایک ملزم نے پستول نکالا اور ہوا میں فائرنگ کی۔ گولیوں کی آوازیں سن کر جائے وقوعہ پر خوف و ہراس پھیل گیا اور لوگ حفاظت کے لیے بھاگنے لگے۔ فائرنگ کے بعد ملزم نوجوان فرار ہونے لگے۔ اس دوران طلباء اور گاؤں والوں نے ایک نوجوان کو پکڑ لیا۔ اطلاع ملنے پر کانٹے تھانے کی پولیس جائے وقوعہ پر پہنچی اور گرفتار نوجوان کو حراست میں لے لیا۔ پولیس وائرل ویڈیو کی بنیاد پر معاملے کی تحقیقات کر رہی ہے۔

ڈاکٹر عمار رضوی کی ہمشیرہ سیدہ بانو رضوی کا انتقال

لکھنؤ (پریس ریلیز) ڈاکٹر عمار رضوی، سابق کارگزار وزیر اعلیٰ اتر پردیش، کی ہمشیرہ سیدہ بانو رضوی کا بروز دوشنبہ مختصر علالت کے بعد انتقال ہو گیا۔ وہ لکھنؤ کے میکس سپر اسپشلٹی ہسپتال میں زیر علاج تھیں۔ مرحومہ گورنمنٹ گرلز انٹر میڈیٹ کالج، محمود آباد میں بحیثیت لیکچرر خدمات انجام دینے کے بعد سبکدوش ہوئی تھیں۔ وہ نہایت منکسر المزاج، غریب پرور اور بلند اخلاق کی حامل خاتون تھیں۔ پابندِ صوم و صلوٰۃ ہونے کے ساتھ ساتھ محب اہلِ بیت تھیں۔ وہ وقفِ حسینیہ سید علی حسن رمال مرحوم کی مینیجنگ متولی کے فرائض بھی نہایت ذمہ داری اور خلوص کے ساتھ انجام دے رہی تھیں۔ سیدہ بانو رضوی کے انتقال کی خبر سے عزیز و اقارب میں سوگ کی لہر دوڑ گئی۔ ڈاکٹر عمار رضوی نے کہا کہ مرحومہ کی موجودگی سے گھر میں بڑی رونق رہتی تھی۔ ان کے انتقال سے جو خلا پیدا ہوا ہے، اس کی تلافی مشکل ہے۔ مرحومہ کی تدفین 22 ستمبر 2026، بروز سہ شنبہ، صبح 11 بجے کربلا، محمود آباد میں عمل میں آئے گی۔ پسماندگان میں ان کے فرزند یاسر رضوی شامل ہیں۔

تسلیم شدہ سیاسی جماعتوں کے ساتھ ڈی ایم کی میٹنگ

بہرائچ: (نامہ نگار) اتر پردیش قانون ساز کونسل کے تحت گورکھپور-فیض آباد ڈویژن ٹیچر انتخابی حلقے کے ممکنہ انتخابات 2026 کے لیے پولنگ اسٹیشنوں کی تجویز کے سلسلے میں اتوار کی دیر شام کلکٹریٹ کے کانفرنس ہال میں ضلع مجسٹریٹ/ضلعی انتخابی افسر راجیش کمار پانڈے کی صدارت میں تسلیم شدہ سیاسی جماعتوں کے عہدیداروں کے ساتھ ایک اجلاس منعقد ہوا۔ سب سے پہلے ضلعی انتخابی افسر نے تسلیم شدہ سیاسی جماعتوں کے نمائندوں سے تعارف حاصل کیا اور بتایا کہ گورکھپور-فیض آباد ڈویژن ٹیچر انتخابی حلقے کے تحت ضلع بہرائچ میں اس وقت کل 1358 ووٹروں کے لیے 07 پولنگ اسٹیشن/ووٹنگ مراکز قائم ہیں۔ ضلعی انتخابی افسر نے ضلع کے پولنگ اسٹیشنوں/ووٹنگ مراکز کے بارے میں معلومات دیتے ہوئے بتایا کہ یہ علاقائی پنچایت بھون، مہسی پوروا؛ تحصیل بھون، نانپارہ؛ علاقائی پنچایت دفتر کی عمارت، مہسی؛ علاقائی پنچایت دفتر کی عمارت، رسیا؛ تحصیل دفتر، بہرائچ؛ تحصیل دفتر، قیصر گنج؛ اور تحصیل دفتر، پیاگ پور میں واقع ہیں۔ جناب پانڈے نے بتایا کہ تمام پولنگ اسٹیشن تحصیل دفاتر اور بلاک ترقیاتی دفاتر میں قائم ہیں اور تمام پولنگ

اسٹیشنوں پر بنیادی سہولیات دستیاب ہیں۔ انہوں نے سیاسی جماعتوں کے عہدیداروں سے کہا کہ اگر پولنگ اسٹیشنوں کے سلسلے میں کسی بھی قسم کی تجویز یا اعتراض ہو تو وہ اپنے تحریری مشورے/اعتراضات پیش کر سکتے ہیں، تاکہ اسی کے مطابق موقع پر تصدیق کر کے پولنگ اسٹیشنوں کی تجویز بھیجی جا سکے۔ اجلاس میں موجود تسلیم شدہ سیاسی جماعتوں کے نمائندوں نے بتایا کہ پہلے سے مقررہ پولنگ اسٹیشنوں پر بہت عرصے سے ٹیچر انتخابات ہوتے چلے آ رہے ہیں۔ ووٹروں کی تعداد بہت کم ہونے کی وجہ سے کسی بھی قسم کی تجویز یا اعتراض کی ضرورت نہیں ہے۔ ضلعی انتخابی افسر نے سب ڈویژنل مجسٹریٹس کو ہدایت دی کہ تمام پولنگ اسٹیشنوں کی موقع پر تصدیق اور اے ایم ایف (یقینی بنیادی سہولیات) کی دستیابی کے سلسلے میں اپنی رپورٹ فراہم کریں۔ جبکہ عارضی اسٹرانگ روم کے لیے جگہ کی نشاندہی کرنے کی ہدایت ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ (فنانس و ریونیو) کو دی گئی۔ اجلاس کی کارروائی ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ ارون کمار نے چلائی۔ اس موقع پر سماج وادی پارٹی کے ضلعی نائب صدر ظفر اللہ خاں، بی جے پی کے ضلعی جنرل سیکریٹری سنیل شری واستو، انڈین نیشنل کانگریس کے دفتر سیکریٹری سہیب احمد، عام آدمی پارٹی کے ضلعی صدر فیروز حیدر اور جی جی آئی سی قاضی پورہ کے پرنسپل پنکج کمار پانڈے موجود رہے۔

سنت کبیر نگر میں اراضی کنسلڈیشن میں بے ضابطگیوں کا الزام

سنت کبیر نگر، (ڈاکٹر عنبر بستوی): دھنگھٹہ علاقے کے کسانوں نے زمین کو یکجا کرنے کے عمل میں بے ضابطگیوں کا الزام لگایا ہے۔ پیر کو کھیو سیہا تپا شیو بکری گاؤں کے کسانوں نے سیٹلمنٹ آفیسر سے کارروائی کا مطالبہ کیا۔ کسانوں نے اراضی کو اکٹھا کرنے کے دوران اپنے مسائل کی اطلاع عہدیداروں کو دی تھی، لیکن ان کے اعتراضات پر کوئی کارروائی نہیں کی گئی۔ الزام ہے کہ دریا کے اس پار کی ریتلی زمین مخصوص افراد کو الاٹ کی گئی تھی، جبکہ چھوٹے کسانوں کی زمین دریا کے دوسرے کنارے پر الاٹ کی گئی تھی۔ اس سے انہیں اپنی زمین تک رسائی اور کاشت کرنے میں دشواری ہو سکتی ہے۔ کسانوں کے مطابق فارم 23 حاصل کرنے کے بعد بھی وہ حکام کے پاس جاتے رہے۔ انہوں نے اپنا مسئلہ متعلقہ اہلکار کے سامنے پیش کیا اور حل کا مطالبہ کیا لیکن کوئی مستقل حل نہیں نکلا۔ اس کے بعد، یہ الزام ہے کہ گاؤں کے دوسرے حصوں میں بھی دریا کے اس پار زمین دی گئی تھی۔ سیٹلمنٹ آفیسر کو اپنی

درخواست میں، کسانوں نے کہا کہ موجودہ چک نظام چھوٹے کسانوں کے لیے روزی روٹی کا بحران پیدا کر سکتا ہے۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ کھیو سیہا تپا شیو بکری گاؤں میں اے سی او کی سطح پر تیار کردہ چک سسٹم کو منسوخ کر کے نیا چک بنانے کا حکم جاری کیا جائے۔ اس سے کسانوں کی زمین کی مناسب ایڈجسٹمنٹ کو یقینی بنایا جائے گا اور ان کے مسائل حل ہوں گے۔ دوپہر دو بجے کے قریب کسان کلکٹریٹ پہنچے اور ضلع مجسٹریٹ کو میمورنڈم سونپا۔ دو درجن سے زیادہ کسانوں نے رپورٹ کیا کہ زمین کے استحکام کے دوران، ان کی زرعی زمین کو گاؤں سے دور دریائے کوانو کے پار منتقل کر دیا گیا تھا۔ اس سے چھوٹے اور غریب کسانوں کے لیے ایک سنگین زرعی بحران پیدا ہو گیا ہے۔ کسانوں رام آسرے، رام عدالت اور موتی لال نے کہا کہ انہوں

مردم شماری میں میری زبان اردو ہے لکھوانے کے لئے مہم تیز کرنے کی اپیل

ایودھیا (نامہ نگار) اردو بچاؤ تحریک کے تحت رانا ماربل سعادت گنج میں ایک میٹنگ مولانا محمد شفیق کی صدارت میں منعقد ہوئی جس کی نظامت مزمل فدا (مشہور شاعر) نے کی میٹنگ کو خطاب کرتے ہوئے محمد ضمیر رانا نے کہا کہ اردو ہماری جان ہے ہماری پہچان ہے اور اردو کو اور اردو کے مستقبل کو سنوارنے کے لئے اور اس کو ترقی کے راستے پہ ڈالنے کے لئے بہت اچھا موقع ارہا ہے اپ کے دروازے پر جب مردم شماری کرنے والے آئیں اور اپ سے کئی سوالات پوچھیں گے ان میں سے ایک سوال پوچھیں گے کہ آپ کی مادری زبان کیا ہے تو اگر ہم اردو والے جتنے بھی پورے اتر پردیش میں کم سے کم 10 کروڑ ہیں اگر یہ کہہ دیں گے میری مادری زبان اردو ہے اور 10 کروڑ لوگ اپنی مادی زبان اردو بتا دیں گے تو اردو کو ترقی دینے سے کوئی روک نہیں سکتا ہے اس موقع پر تحریک کے سربراہ ماسٹر

ارشاد ربانی نے خطاب کرتے ہوئے کہا ابھی وقت ہے اس وقت کا اچھا فائدہ اٹھایا جا سکتا ہے کاش کی ہمارے جتنے اردو سے جڑے ہوئے لوگ جو کہ اردو کی روزی روٹی کھا رہے ہیں ان کا ضمیر جاگ جائے اور وہ اردو کے لیے اپنے اپ کو پیش کریں دامے درمے قدمے سخنے یہ کوشش کریں کہ ہر ایک جو اردو بول رہا ہے اردو سمجھ رہا ہے وہ مردم شماری کے وقت اپنی مادری زبان اردو لکھوا دے اگر اس میں کامیاب ہو گئے ہم لوگ تو انے والے وقت میں ہزاروں اردو ٹیچر اور اردو مترجم کی بھرتی نکلنے سے کوئی روک نہیں سکتا ہے اردو صرف پرائمری میں ہی نہیں جونیئر اور انٹر کالج اور ڈگری کالج میں بھی نظر انے لگے گی کاش کی اردو کے روزی روٹی سے جڑے لوگ اردو کی روزی روٹی کی بدولت اپنا اسٹیٹس اچھا کرنے والے لوگ اردو کا بھی اسٹیٹس اچھا کرنے کی فکر کرلیں وہ اردو کے اسٹیٹس کو سدھارنے کے لئے کاش کہ وہ بیدار ہو جائیں اسی مقصد سے یہ میٹنگ بلائی گئی۔

غزہ میں قابض صہیونی فوج کی بمباری اور فائرنگ سے پانچ فلسطینی شہید، متعدد زخمی

غزہ کی پٹی کے مختلف علاقوں میں پناہ گزینوں کے خیموں اور نشانہ بننے والے مقامات پر قابض فوج کی مسلط کردہ فائرنگ اور توپ خانے کی بمباری کے نتیجے میں ایک بچے اور ایک خاتون سمیت پانچ فلسطینی شہید اور دیگر کئی زخمی ہو گئے۔ شہری دفاع کے عملے نے جبالیہ پر سابقہ اسرائیلی بمباری میں شہید ہونے والے فؤاد اَبو قمر کی لاش نکال لی۔

جنوبی غزہ پٹی میں خان یونس شہر کے وسط میں واقع سکہ کے قریب قابض اسرائیل کے ایک مسلح ڈرون کے حملے کے نتیجے میں موسیٰ اَبو معروف نامی فلسطینی شہید ہوگیا۔

مقامی ذرائع نے اطلاع دی ہے کہ شمالی غزہ کی پٹی میں کواڈ کاپٹر ڈرون کی فائرنگ سے زخمی ہونے والا نوجوان محسن اَحمد مصطف※ب※ جہ زخموں کی تاب نہ لاتے ہوئے شہید ہوگیا۔ اسی طرح جنوبی پٹی میں مواصی رفح کے علاقے میں قابض فوج کی طرف سے شہریوں پر چلائی جانے والی گولی سینے میں لگنے سے بچہ اسماعیل البردویل شہید ہوگیا۔

دریں اثنا وسطی غزہ میں نصیرات کیمپ کے مشرق میں صلاح الدین روڈ پر آج صبح قابض فوج کی گولیوں سے شدید زخمی ہونے والی فداء خضر طوطح زخموں کی تاب نہ لاتے ہوئے شہادت نوش کر گئیں۔

زخمیوں کے واقعات اور پناہ گزینوں کو نشانہ بنانا

غزہ شہر کے مغرب میں واقع الشاطی کیمپ پر قابض فوج کی گن بوٹس کی فائرنگ کے نتیجے میں تین شہری زخمی ہو گئے۔ خان یونس کے شمال میں سٹی حمد اور اس کے گردونواح میں قابض فوج کی گاڑیوں کی فائرنگ سے تین شہری زخمی ہو گئے، جبکہ خان یونس کے مغرب میں حی الأمل کے علاقے میں واقع الأخرس میں پناہ گزینوں کے خیموں کو نشانہ بنانے والی توپ خانے کی بمباری کے نتیجے میں دو دیگر افراد زخمی ہو گئے۔ وسطی غزہ میں برید اور مغازی کیمپوں کے درمیان صلاح الدین روڈ پر پھیلے ہوئے پناہ گزینوں کے خیموں پر قابض فوج کی گاڑیوں کی فائرنگ سے ایک خاتون اور ایک بچہ زخمی ہوگیا۔

مزید برآں، البریج کیمپ کے مشرق میں واقع بلاک 12 میں ابوالروس خاندان کے گھر پر اسرائیلی توپ خانے کا گولہ گرنے سے لگنے والی آگ کے نتیجے میں دو شہری زخمی ہو گئے۔

پٹی کے طول و عرض میں مسلسل بمباری

البریج کیمپ کے مشرقی علاقوں میں اسرائیلی توپ خانے کی بمباری جاری رہی، جبکہ خان یونس کے مشرقی اور جنوبی علاقوں کو بھی توپ خانے کی گولہ باری کا نشانہ بنایا گیا، اور اسی کے ساتھ پناہ گزینوں کے خیموں پر اندھا دھند فائرنگ بھی کی گئی۔ رفح کے شمال میں واقع علاقہ الشاکوش میں قابض ٹینکوں نے خان یونس کی مواصی میں واقع علاقے فش فرش میں پناہ گزینوں کے خیموں پر شدید فائرنگ کی۔

اس کے علاوہ جنوبی پٹی کی فضائی حدود میں اسرائیلی مسلح ڈرون نیچی پروازیں کرتے رہے۔ غزہ شہر کے شمالی علاقوں میں توپ خانے سے گولہ باری کی گئی، جبکہ فضا میں مسلح ڈرون طیاروں کی مکثف پروازیں بھی جاری رہیں۔ نہایت مشکل انسانی حالات کے سائے میں غزہ پٹی کے مختلف علاقوں پر قابض اسرائیل کی جارحانہ کارروائیاں، شہریوں اور بے گھر افراد کے خیموں پر توپ خانے سے حملے اور فائرنگ کا سلسلہ ہنوز جاری ہے۔

راس الاحمر کا مسلسل محاصرہ، قابض اسرائیل کی طرف سے 47 خاندانوں کو محصور کر دیا گیا

قابض اسرائیلی فوج نے مسلسل ساتویں روز بھی شمالی وادی اردن میں طوباس کے جنوب مشرق میں واقع خربہ راس الاحمر پر شدید محاصرہ جاری رکھا ہوا ہے، جب اس نے علاقے کی طرف جانے والا آخری راستہ بند کر کے ایک خندق کھود دی جس نے شہریوں اور گاڑیوں کی نقل و حرکت میں رکاوٹ ڈالی، جس کے نتیجے میں 47 فلسطینی

خاندان محصور ہو گئے ہیں، جبکہ پانی، چارے، زرعی اراضی اور روزگار کے ذرائع تک رسائی میں بڑھتی ہوئی مشکلات کا سامنا ہے۔ یہ اقدامات اس وقت سامنے آئے ہیں جب قابض فوج ان 'یکجہتی کارکن' پر سختی کر رہی ہے جو علاقے تک پہنچنے اور محصور مکینوں کو امداد فراہم کرنے کی کوشش کر رہے ہیں، دوسری طرف وادی اردن میں فلسطینی وجود کو خطرے میں ڈالنے والے بڑھتے ہوئے اقدامات کے فریم ورک کے اندر کھدائی، مسماری اور پانی و زراعت کے تنصیبات کو تباہ کرنے کے کام جاری ہیں۔ عاطوف اور راس الاحمر کی ویلیج کونسل کے سربراہ عبداللہ بشارات نے بتایا کہ قابض فوج گزشتہ کئی دنوں سے علاقے کے راستوں کو بند کیے ہوئے ہے اور ایک خندق کھود رہی ہے جو شہریوں اور گاڑیوں کی آمدورفت کو اندر اور باہر جانے سے روکتی ہے۔ انہوں نے واضح کیا کہ ان اقدامات نے شہریوں کی اپنی زمینوں اور املاک تک رسائی میں رکاوٹ ڈالی ہے، خاص طور پر کسانوں اور مویشی پالنے والوں کو متاثر کیا ہے، جو اپنی چراگاہوں اور مویشیوں تک پہنچنے اور اپنی بنیادی ضروریات کو پورا کرنے کے لیے روزانہ کی نقل و حرکت پر انحصار کرتے ہیں۔ مقامی ذرائع کے مطابق پچھلے سات دنوں کے دوران محاصرہ اس وقت کافی حد تک شدید ہو گیا، جب قابض فوج نے اس خندق کو راس الاحمر تک پہنچنے کے لیے دستیاب آخری راستے پر کھود دیا، جو اس کی طرف جانے والے کچے راستوں کی بندش کے دو ماہ سے زیادہ عرصے کے بعد کیا گیا۔ علاقے کے ایک مکین ثائر بشارات نے بتایا کہ محاصرہ تقریباً تین ماہ قبل شدید ہونا شروع ہو گیا تھا، لیکن حالیہ دنوں میں یہ ایک زیادہ خطرناک مرحلے پر پہنچ گیا، جب آخری راستہ خندق کے ذریعے بند کر دیا گیا۔ راستے کی بندش نے علاقے میں رہنے والے تقریباً 47 خاندانوں کو الگ تھلگ کر دیا ہے جو بنیادی طور پر مویشی بانی اور زراعت پر انحصار کرتے ہیں، جبکہ چارہ، پانی اور بنیادی ضروریات داخل کرنے میں مشکلات کا سامنا ہے۔ مقامی ذرائع کا کہنا ہے کہ محاصرہ صرف مکینوں کی نقل و حرکت پر پابندی تک محدود نہیں رہا، بلکہ چراگاہوں اور زرعی اراضی تک پھیل گیا، کیونکہ مکینوں کو وسیع رقبوں تک رسائی سے محروم کر دیا گیا جن پر وہ مویشی چرانے کے لیے انحصار کرتے تھے۔ مقامی بیانات کے مطابق اس علاقے کی طرف سے استعمال ہونے والی چراگاہوں کا رقبہ تقریباً 360 ہزار دونم ہے، جبکہ قابض فوج کے اقدامات اور نقل و حرکت پر عائد پابندیوں کی وجہ سے اس کے تقریباً 90 فیصد حصے تک رسائی ناممکن ہو چکی ہے۔ اس طرح مویشی پالنے والوں پر دباؤ بڑھ گیا ہے، جو راستوں کی مسلسل بندش اور نقل و حرکت پر پابندیوں کے سائے میں چارہ اور پانی فراہم کرنے اور اپنے ریوڑ کی دیکھ بھال کرنے میں مشکلات کا سامنا کر رہے ہیں۔ محاصرہ صرف علاقے کے مکینوں تک محدود نہیں رہا، کیونکہ قابض فوج نے ان غیر ملکی 'یکجہتی کارکن' پر بھی پابندیاں عائد کر دیں جو حالات کا جائزہ لینے اور انہیں امداد فراہم کرنے کے لیے راس الاحمر تک پہنچنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ کچھ غیر ملکی 'یکجہتی کارکن' اتوار کے روز علاقے میں پہنچے اور مکینوں سے ملاقات کی اور ان کے حالات کا جائزہ لیا، اس کے علاوہ انہوں نے خوارکی اشیاء اور پانی پر مشتمل امداد بھی فراہم کی۔ بشارت نے کہا کہ 'یکجہتی کارکن' نے اگلے ہفتے کے دوران دوبارہ واپس آنے اور قابض اسرائیل کی کنیست کے ارکان کو مکینوں کے حالات اور جن سختیوں کا انہیں سامنا ہے، کا میدانی جائزہ لینے کے لیے ساتھ لانے کے لیے کام کرنے کا وعدہ کیا۔

صہیونی فوج کی فول پروف سکیورٹی میں مسجد اقصیٰ پر 458 یہودی آبادکاروں کے دھاوے

قابض اسرائیلی فوج کے سخت سکیورٹی اور القدس کے پرانے شہر اور مسجد کے اطراف میں قابض فوج کی بھاری نفری کی تعیناتی کے دوران مبینہ یہودی تہوار 'یوم کپور' کی مناسبت سے آج پیر کی صبح 458 یہودی آبادکاروں نے مقبوضہ بیت المقدس میں مسجد اقصی کے مبارک صحنوں پر دھاوا بول دیا۔ مقامی ذرائع نے اطلاع دی ہے کہ سیکڑوں یہودی آبادکاروں نے قابض پولیس اور اس کے اسپیشل دستوں کے تحفظ میں گروہوں کی شکل میں مسجد الاقصی پر دھاوا بولا اور اس کے صحنوں میں اشتعال انگیز چکر لگائے۔ یہ دھاوے ایک ایسے وقت میں سامنے آئے ہیں جب قابض فوج نے شہر القدس میں اپنی کارروائیوں کو سخت کرتے ہوئے پرانے شہر اور مسجد اقصی کے اطراف میں پولیس اور اسپیشل یونٹس کے اراکین کی بڑی تعداد تعینات کر دی ہے، اس کے علاوہ فلسطینیوں کی نقل و حرکت پر بھی پابندیاں عائد کی گئی ہیں۔

قابض فوج نے مسجد اقصی کے دروازوں پر بھی اپنی کارروائیاں سخت کر دیں، نمازیوں کو تلاشی اور ان کے شناختی کارڈ کی جانچ پڑتال کے مراحل سے گزارا، اور مسجد تک فلسطینیوں کے پہنچنے پر پابندیاں عائد کیں، ایسے وقت میں جب اس نے یہودی آبادکاروں کو سخت سکیورٹی حصار میں اس پر دھاوا بولنے کی اجازت دی۔ یہ دھاوے یہودیوں کے نمایاں ترین تہواروں میں سے ایک نام نہاد 'یوم غفران' یا 'یوم کپور' کے ساتھ مطابقت رکھتے ہیں، جس میں یہودی مذہبی رسومات، عبادات اور روزے کا اہتمام کرتے ہیں، جبکہ آبادکار تنظیمیں مسجد الاقصی پر اپنے دھاووں کو تیز کرنے کے لیے ان مواقع کا استغلال کرتی ہیں۔ اس سے قبل اتوار کے روز یہودی تہواروں کے سیزن کے موقعے پر مسجد اقصی میں بڑے پیمانے پر دھاوا بولا گیا تھا، جس میں قابض فوج کے تحفظ میں قابض اسرائیل کے وزیر قومی سلامتی ایتمار بن گویر اور سیکڑوں یہودی آبادکاروں نے مسجد اقصیٰ میں گھس کر تلمودی تعلیمات کے مطابق مذہبی رسومات ادا کیں۔ یہودی تہواروں اور مناسبتوں کے دوران مسجد الاقصی پر قابض اسرائیل کے دھاوے تیز ہو جاتے ہیں، جبکہ مسجد میں نئے حقائق مسلط کرنے اور اس کی تاریخی اور قانونی حیثیت کو تبدیل کرنے کی کوششوں کے خلاف فلسطینیوں کی طرف سے خبردار کیا جا رہا ہے۔ قابض فوج اقصی کے اطراف میں موجود نمازیوں اور مرابطین پر سخت پابندیاں عائد رکھے ہوئے ہے، ایسے وقت میں جب مسلسل دھاووں کا مقابلہ کرنے کے لیے مسجد کی طرف سفر کرنے اور اس کے دفاع کی فلسطینی دعوتیں تیز ہو رہی ہیں۔

فلسطینی عوام کی بھاری اکثریت انتخابات میں حصہ لینے کے خواہاں، جبکہ قومی اتفاق رائے کا فقدان بے توجہی کی بڑی وجہ

مرکز برائے سیاسی ترقیاتی ویژن کے تیار کردہ فلسطینی رائے عامہ کے ایک استطلاع سے یہ بات سامنے آئی ہے کہ 4.57 فیصد فلسطینی آئندہ پارلیمانی اور صدارتی انتخابات میں حصہ لینے کا ارادہ رکھتے ہیں، جبکہ 3.24 فیصد کا ارادہ شرکت کرنے کا نہیں ہے، اس کے برعکس 3.18 فیصد نے تاحال اپنا موقف واضح نہیں کیا ہے۔ یہ سال 2026ء کے شمارہ نمبر (9) کی حامل ہے 28 اگست سے 7 ستمبر سنہ 2026ء کے دوران منعقد کی گئی، جس میں مغربی کنارے اور غزہ پٹی سے تقریباً 370,1 افراد نے حصہ لیا، اور اس کا مقصد و صدارتی انتخابات کے انعقاد اور اس کی تیاریوں سے متعلق فلسطینی عوام کے موقف کا جائزہ لینا تھا۔

غزہ پٹی میں لسٹوں کے مابین سخت تقابل

غزہ پٹی کے حوالے سے نتائج نے ظاہر کیا کہ اگر انتخابات منعقد ہوں تو وہاں کی اہم لسٹوں کے مابین نسبتاً قریبی مسابقت موجود ہوگی، جہاں تحریک فتح نے ووٹوں کی نیت کے تناسب سے 9.29 فیصد حاصل کیے، جبکہ اسلامی تحریک مزاحمت 'حماس' کا تناسب 2.25 فیصد رہا۔ رائے عامہ کے مطابق آزاد اور ماہرین کی لسٹوں کی متوقع تائید کا تناسب 0.17 فیصد ریکارڈ کیا گیا، جبکہ محمد دحلان کے دھڑے کی لسٹوں کو 2.14 فیصد ووٹ ملے، جو اس بات کی عکاسی کرتا ہے کہ پٹی میں اہم انتخابی آپشنز کے درمیان گہرا تقابل پایا جاتا ہے۔

تحریک فتح کی لسٹوں میں مروان البرغوثی آگے

تحریک فتح کے اندر مختلف لسٹوں کے سینیئر یوز پیش کیے گئے تو مروان البرغوثی کی قیادت والی ایک متوقع لسٹ 0.31 فیصد کے ساتھ سرفہرست رہی، جبکہ محمود عباس کی قیادت والی سرکاری فتح لسٹ کو 3.20 فیصد ووٹ ملے، اس کے علاوہ محمد دحلان کی لسٹ کی متوقع تائید کا تناسب 9.17 فیصد رہا۔

آزاد امیدوار اور سول سوسائٹی ترجیحات میں سب سے آگے

شرکا میں سے 5.68 فیصد نے ایسی لسٹوں کی حمایت کا اظہار کیا جن میں آزاد افراد، سرگرم کارکنان اور سول سوسائٹی کے اداروں کے نمائندے شامل ہوں، اس کے مقابلے میں 8.70 فیصد نے ایسی لسٹیں بنانے کی مخالفت کی جو محض خاندانی بنیادوں پر انحصار کرتی ہوں۔ سروے نے یہ بھی دکھایا کہ 7.56 فیصد شرکا سیاسی جماعتوں کی شرکت کے بغیر سابقہ سیاسی شخصیات، تعلیمی نخبہ اور آزاد افراد پر مشتمل لسٹ کو ووٹ دینے کے لیے تیار ہیں۔ جہاں تک عریض قومی لسٹ کے سینیر یو کا تعلق ہے، تو اس کے لیے متوقع ووٹنگ کا تناسب 8.41 فیصد رہا، جبکہ 5.44 فیصد نے کہا کہ وہ اس کو ووٹ نہیں دے سکتے۔

حماس کا موقف

انتخابات میں اسلامی تحریک مزاحمت 'حماس' کی شرکت کے اختیارات کے حوالے سے، ماہرین، اکادمی ماہرین اور نخبہ افراد پر مشتمل ایک تنہا لسٹ نے 0.48 فیصد کے ساتھ سب سے زیادہ تائید حاصل کی۔ حماس کے محمد دحلان کے دھڑے اور بائیں بازو کی نیز قومی طاقتوں کے ساتھ اتحاد کے سینیر یو کو 7.41 فیصد تائید ملی، جبکہ محمود عباس کے مخالف فتح کے رہنماؤں کے ساتھ اتحاد کی متوقع تائید کا تناسب 9.33 فیصد ریکارڈ کیا گیا۔

قومی اتفاق رائے کا فقدان شرکت کی راہ میں بڑی رکاوٹ

انتخابات میں شرکت کو خطرے سے دوچار کرنے والے عوامل کے حوالے سے، قومی اتفاق رائے کی حامل لسٹ کا غیاب 8.62 فیصد کے ساتھ سرفہرست وجو※ات میں شامل رہا، اس کے بعد امیدواروں کی لسٹوں پر عدم اعتماد 8.60 فیصد کے ساتھ دوسرے نمبر پر رہا۔ فصائل اور جماعتوں پر عدم اعتماد کا تناسب 0.60 فیصد ریکارڈ کیا گیا، جو استطلاع کے نتائج کے مطابق اس امر کی غمازی کرتا ہے کہ انتخابی لسٹوں کی شکل اور انتخابی استحقاق سے قبل ابھرنے والی اتحادوں کی نوعیت ووٹنگ کے توازن اور شرح اقبال کو طے کرنے میں کلیدی کردار ادا کرتی ہے۔

سروے کے نتائج تشریعی اور صدارتی انتخابات کے لیے پیش کیے جانے والے سینیر یوز پر فلسطینی عوام کے خیالات کی عکاسی کرتے ہیں، بالخصوص جب لسٹوں، اتحادوں اور فصائل، آزاد افراد نیز سیاسی و سماجی طاقتوں کی شرکت سے متعلق کثیر الجہتی اختیارات زیر بحث ہوں۔

حرم ابراہیمی کو مسلمانوں کے لیے بند کرنا اس کے تقدس اور شناخت پر حملہ ہے: حماس

اسلامی تحریک مزاحمت 'حماس' نے کہا ہے کہ قابض اسرائیلی حکام کی طرف سے الخلیل شہر میں حرم ابراہیمی کو یہودی تہواروں کے موقع پر مسلمان نمازیوں کے لیے بند کرنا اور اسے یہودی آباد کاروں کے لیے مذہبی رسومات اور تقریبات کی ادائیگی کے لیے کھولنا حرم کے تقدس اور اس کی شناخت پر ایک صریح حملہ ہے۔ حماس نے ایک بیان میں کہا ہے کہ حرم کی بندش اس عمل کے دائرے میں آتی ہے جسے اس نے اسلامی مقدسات کو نشانہ بنانے والی اور ان پر نئے حقائق مسلط کرنے کی کوشش کرنے والی ایک سوچی سمجھی پالیسی قرار دیا ہے۔ 'حماس' نے مقدسات کے خلاف صیہونی خلاف ورزیوں کے تسلسل سے خبردار کیا ہے، جن میں سرفہرست مسجد اقصیٰ المبارک اور حرم ابراہیمی ہے، عرب لیگ، اسلامی تعاون تنظیم، عرب اور اسلامی ممالک کی موثر قوتوں سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ انہیں روکنے، مقدسات کے تحفظ اور مسلمانوں کی وہاں رسائی اور اپنی عبادات کی ادائیگی کو یقینی بنانے کے لیے فوری اقدامات کریں۔ حماس نے اس بات کی تصدیق کی کہ اسرائیلی اقدامات اسلامی اور مسیحی مقدسات کی شناخت کو تبدیل نہیں کر سکیں گے، اور فلسطینیوں کے اپنی زمین، مقدسات اور خود ارادیت کے حق پر جڑے رہنے پر زور دیا۔

بار بار بندش اور اذان پر پابندی

'حماس' کا یہ مؤقف ایسے وقت میں سامنے آیا ہے جب قابض فوج نے یہودی تہواروں کے تناظر میں کل اتوار کی دوپہر سے لے کر آج پیر کی رات 10 بجے تک حرم ابراہیمی کو مسلمان نمازیوں کے لیے مسلسل بند رکھا ہے، اس کے بعد کہ انہوں نے حرم کے نگرانوں اور اوقاف کے ملازمین کو اسے خالی کرنے پر مجبور کیا۔ ٭موجودہ بندش ایک ہفتے سے بھی کم عرصے میں حرم کی دوسری بندش ہے، کیونکہ قابض فوج نے 16 ستمبر سے اگلے دن کی شام تک یہودی تہواروں کے موقع پر اسے بند کیا تھا اور اس کے اطراف میں اپنے عسکری اقدامات سخت کر دیے تھے اور پرانی بلدہ کے بازاروں کی طرف جانے والے راستوں، چیک پوسٹوں اور الیکٹرانک دروازوں کو بند کر دیا تھا۔ ان اقدامات کے نتیجے میں طلباء اور تدریجی عملے کے دونوں سکولوں تک پہنچنے کی دشواری کی وجہ سے تعلیمی عمل مکمل طور پر رک گیا۔ حرم ابراہیمی پر عائد پابندیاں تہواروں کے اوقات تک محدود نہیں ہیں؛ جیسا کہ فلسطینی وزارت اوقاف و مذہبی امور نے گزشتہ روز اتوار کے روز بتایا کہ قابض حکام مسلسل نویں دن بھی حرم میں اذان دینے پر پابندی جاری رکھے ہوئے ہیں، اس کے ساتھ ساتھ مسلمان نمازیوں کی وہاں رسائی پر بھی پابندی عائد ہے۔ اذان پر مسلسل پابندی کا سلسلہ گزشتہ 21 جون کو شروع ہوا تھا، رواں ستمبر کے آغاز میں وزارت اوقاف نے بتایا کہ مسلسل پابندی کے پہلے 70 دنوں کے دوران جن نمازوں میں اذان دینے سے روکا گیا، ان کی تعداد 350 اوقات سے تجاوز کر گئی تھی۔ صرف گزشتہ ماہ اگست کے دوران وزارت نے حرم ابراہیمی میں 155 اوقات میں اذان دینے پر پابندی کی دستاویز بندی کی، جو ان اقدامات اور پابندیوں کے سلسلے کا حصہ ہے جنہوں نے حرم، نمازیوں اور اس میں کام کرنے والے کارکنوں کو متاثر کیا۔ رواں برس کے دوران حرم اور اس کے اطراف میں صیہونی اقدامات میں تیزی آئی ہے، اور یہ اب اذان پر پابندی یا تہواروں کے دوران اس کی بندش تک محدود نہیں رہے، جیسا کہ اسلامی اوقاف نے مشرقی دروازے کی بندش، مرمت اور دیکھ بھال کے کاموں پر پابندیوں، اور اوقاف کے ملازمین اور نمازیوں پر تنگی کرنے کے ساتھ ساتھ مقام کے اندرونی اور بیرونی حصوں میں پانی اور بجلی کے انتظام سے متعلق اقدامات اور تبدیلیوں کا انکشاف کیا ہے۔

رواں جولائی کے دوران، حرم کے اندر کھلے صحن میں لوہے کے پلوں کی تنصیب اور اس پر چھت ڈالنے کی کوششوں نے سرکاری فلسطینی اعتراضات کو جنم دیا، کیونکہ حرم کی انتظامیہ اور بلدیہ الخلیل نے اس بات کا ادراک کیا کہ یہ کام مقام کے تاریخی آثار اور اس کی نگرانی کرنے والے فلسطینی اداروں کے اختیارات کو متاثر کرتے ہیں۔

جنگ بندی کی خلاف ورزی سے متعلق قابض ریاست کے دعوے باطل اور جارحیت میں شدت لانے کا بہانہ ہیں

اسلامی تحریک مزاحمت 'حماس' کے ترجمان حازم قاسم نے جماعت کے ارکان کی طرف سے جنگ بندی کے معاہدے کی خلاف ورزی کرنے سے متعلق قابض اسرائیلی ریاست کے دعووں کو باطل اور بے بنیاد قرار دیا ہے۔ انہوں نے اس بات پر زور دیا ہے کہ یہ تمام الزامات قابض ریاست کی طرف سے اپنی خلاف ورزیوں کو جواز فراہم کرنے اور اپنی جارحیت میں مزید شدت لانے کے مذموم مقاصد کے تحت گھڑے گئے ہیں۔

حازم قاسم نے ایک بیان میں اس عزم کا اعادہ کیا کہ اسلامی تحریک مزاحمت 'حماس' جنگ بندی کے معاہدے کی مکمل پاسداری کر رہی ہے، جبکہ اس کے برعکس قابض ریاست مسلسل اس معاہدے کی پامالیوں میں مصروف ہے۔

حماس نے ایک بار پھر اس امر پر زور دیا کہ معاہدے کی خلاف ورزی سے متعلق اسرائیلی دعوے کسی بھی حقیقت پر مبنی نہیں ہیں، جماعت کے مطابق یہ ہتھکنڈے اسرائیلی جرائم کو جواز بخشنے اور جارحیت میں مزید تیزی لانے کے لیے پردہ پوشی فراہم کرنے کے دائرے میں آتے ہیں۔

واضح رہے کہ اسرائیلی میڈیا کے مطابق، شمالی غزہ پٹی میں قابض فوج کی ایک انجینئرنگ گاڑی کو نشانہ بنانے والے دھماکہ خیز مواد کے دھماکے کے بعد پیر کی شام قابض اسرائیلی جنگی طیاروں نے غزہ شہر کے مشرق میں واقع محلہ التفاح پر فضائی حملوں کا ایک سلسلہ شروع کیا۔

قابض فوج کے ریڈیو نے دعویٰ کیا کہ "فوج غزہ پٹی پر فضائی حملے کر رہی ہے جو دھماکے کے واقعے کا جواب ہیں"۔ اس نے اشارہ دیا کہ "اسلامی تحریک مزاحمت 'حماس' کے افراد نے پٹی کے شمال میں ایک انجینئرنگ گاڑی کے خلاف بم دھماکہ کیا"۔

پیر کی صبح غزہ پٹی کے مختلف علاقوں میں پناہ گزینوں کے خیموں اور نشانہ بننے والے مقامات پر مسلط کردہ فائرنگ اور توپ خانے کی بمباری کے نتیجے میں ایک بچے اور ایک خاتون سمیت پانچ فلسطینی شہید اور دیگر کئی زخمی ہو گئے۔ اس نسل کشی کے نتیجے میں دو لاکھ 48 ہزار سے زائد فلسطینی شہید اور زخمی ہو چکے ہیں، جن میں اکثریت خواتین اور بچوں کی ہے، جبکہ 11 ہزار سے زائد افراد لاپتہ ہیں۔ اس کے علاوہ لاکھوں افراد جبری نقل مکانی کا شکار ہیں، بھوک نے بچوں سمیت متعدد جانیں نگل لی ہیں، اس کے ساتھ ساتھ تباہ کن بربادی نے پٹی کے بیشتر شہروں اور علاقوں کو نقشے سے مٹا ڈالا ہے۔

روزنامہ صحافت اردو ویب ایڈیشن برمنگھم (یو۔کے۔) کو پبلشر نغمہ امیر نے ٹیڈنگٹن گروپیری بار برمنگھم بی۔42 آئی آر جی یو۔کے۔ سے شائع کیا۔ پروپرائٹر و گروپ ایڈیٹر: امان عباس، ریزیڈینٹ ایڈیٹر: امیر مہدی، بیورو چیف: نغمہ امیر، ای۔میل: Naghmaamir@rediffmail.com، موبائل نمبر: 386368 7897 44+
قارئین کو مشورہ: "صحافت" میں چھپے ہوئے مضامین اور مراسلات میں ظاہر کئے گئے خیالات سے ایڈیٹر، نیوز ایڈیٹر، پرنٹر، پبلشر، پروپرائٹر کا متفق اور جواب دہ ہونا ضروری نہیں ہے۔ صحافت میں شائع ہونے والے کسی بھی اشتہار کے مواد اور دعوؤں کے بارے میں ادارہ صحافت ذمہ دار نہیں ہوگا، اس کی کل ذمہ داری اشتہار دہندہ کی ہوگی۔